

اردو لکھنے، اردو بولنے

اردو سیکھنے
اردو سے بہار کبھنے
اردو کو فروغ دینے
اس لئے کہ
اردو ماں بولی انا ہے
اردو ماں بولی زبان ہے

چیف ایڈیٹر

محمد طاہر فیاض قادری

ایڈیٹر

صہب خان قادری

ایگزیکٹو ایڈیٹر

محمد صدیق حبیب

Mustafai News

ماہنامہ مُصطفائی

جلد نمبر 02 فروری 2009 شمارہ نمبر 14

اس شمارے میں

- | | | | |
|----|-------------------------------------|----|-------------------------|
| 1 | فروغ فکر قرآن | 2 | اداریہ |
| 2 | اعلیٰ حضرت کا منہج انقلاب | 3 | علامہ سید ریاض حسین شاہ |
| 3 | اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ ہوشیار باش | 4 | سرور مہر راؤ |
| 4 | داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ | 5 | ڈاکٹر ظفر اقبال نوری |
| 5 | دعوت اسلامی کی کوششیں | 6 | محمد آصف عطاری |
| 6 | گنگو، سید راشد علی گروہی | 7 | ادارہ |
| 7 | گمراس میں گنتی ہے محنت زیادہ | 8 | ڈاکٹر ظفر محمود قادر |
| 8 | جج 2008 کیس بار؟ | 9 | نواز رضا |
| 9 | دانتوں کے دشمن | 10 | طارق ضیاء |
| 10 | ایک شام خیابان چوراء شریف میں | 11 | عطاء الرحمن |
| 11 | گدھ منڈلار ہے ہیں | 12 | بیگ راج |
| 12 | اطلاعات | 13 | حافظ محمد جنید |
| 13 | خواتین کا صفحہ | 14 | ڈاکٹر عفت |
| 14 | بچوں کا صفحہ | 15 | عبدالباسط |
| 15 | تک دتاز | 16 | ادارہ |
| 16 | خونیں انقلاب کے آثار | 17 | انور غازی |
| 17 | بدی کا جج اور اچھائی کی توقع | 18 | قاضی یاسر سعید |

مباحثات

- علامہ جمیل احمد فیضیائی
- ڈاکٹر محمد شریف سیالوی
- پروفیسر رافا القاضی حسین اشرفی
- نوخیز انور صدیقی
- جاوید مصطفائی
- انجینئر اورینٹل غفار
- ڈاکٹر ظفر اقبال نوری
- ڈاکٹر جلال الدین نوری
- ڈاکٹر حمزہ مصطفائی
- محمد اسلم الوری
- پروفیسر ریاض نوری
- ممتاز احمد ربانی ایڈوکیٹ

مباحثات

- مفتی محمد عاصم نیروی ○ محمد معین نوری
- مولانا محمد ذاکر صدیقی ○ عبدالعزیز موسیٰ
- پروفیسر عابد میر قادری ○ سعید النبی خان
- حافظ عبدالواحد ○ نعمان رحمانی
- ڈاکٹر خالد اقبال ○

علم و ادب

- | | | | |
|-----------------|---------------------|-----------------|----------------------|
| نور و چہل لاہور | ساجد الرحمن سلیمانی | گوجرانوالہ | حافظ قاسم مصطفائی |
| اسلام آباد | جاوید خان | فیصل آباد | بارون رشید |
| گجرات | عبداللہ مصطفائی | منڈی بہاؤ الدین | ڈاکٹر ارشد قادری |
| حیدر آباد | سلیم اختر غوری | مٹان | عاشق عقیل میرانی |
| پشاور | رفیق قریشی | ایبٹ آباد | محمد حنیف عباسی |
| پکوال | گل احمد | راولپنڈی | مولانا عبدالکبیر میر |

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں

قانونی مشیران: شوکت علی کھوکھر، ارشد محمود بھٹی

گپ و رنگ و گرائف سب اب احمد صدیقی

Contact: 0300-8234458/0321-8234458/0345-2229903/0321-2229903

Email: -mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com

Website: -www.mustafai.com

مقام اشاعت: 03 مصطفائی ہاؤس مجرمین قاسم روڈ عذائیں ایم لا مکان چورنگی، کراچی 74000 پاکستان

پتہ ترسیل: ذمہ دار ماہنامہ مصطفائی نیوز پی او بکس نمبر 7300 جی پی او صدر کراچی

پرنٹر محمد صدیق حبیب نے مصطفائی پبلیشنگ سے شائع کیا



روزِ شنبه

نعت رسول مقبول (صلی اللہ علیہ وسلم)



مَوْعِدُكَ قَاتِلٌ

قرآن پڑھیں.....قرآن سمجھیں.....قرآن پر عمل کریں

سورة الانفال

الناظر في علم الخوارزمي

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا
ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا
تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

تیرہ سالہ کی زندگی میں رسول اکرم ﷺ اہل مکہ کو دعوت حق دیتے رہے دوران دعوت آپ کو آ کر پہنچنے والی ساری باتیں اور
ساتھیوں کو کفار کے دشمنانہ انداز سے بھی دوچار ہونا پڑا یہ سلسلہ جب دروازہ بھٹکا چلا گیا تو اللہ پاک نے اپنے نبی ﷺ اور
آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ہجرت کا حکم فرمایا۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ پہنچے تو رسول رحمت ﷺ نے سب سے
پہلے انصار و مہاجرین میں رشتہ اخوت (برادری) کو قائم فرمایا یہ ایک ایسا مثالی اور لاجانی کارنامہ ثابت ہوا کہ دنیا کی تاریخ آج
تک ایسا واقعہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ ادھر مسلمانوں نے ذرا سکھ کا سانس لیا تھا کہ اب مکہ والوں کی غیبتوں سے محفوظ ہو گئے
ادھر کفار مکہ کو مسلمانوں کا آرام سے بیٹھنا کانٹے کی طرح پیچھے رہا تھا آخر انہوں نے بہانہ کر کے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے
جنگ شروع کی بالاخر ایک ہزار جنگجوؤں کے لشکر جمعیاروں سے لیس گانے بجانے والی عورتوں کے ساتھ دشمن خدا اور رسول الوجود
کی سربراہی میں میدان بدر میں فروغش ہوا۔ رسول اکرم ﷺ نے بھی مسلمانوں کو جہاد کا حکم فرمایا اور تین سو تیرہ جانثار سپاہی
اپنے سے تین گنا زیادہ باطل کی قوت سے ٹکرانے کے لئے تیار ہو گئے لیکن مجاہدین اسلام کے پاس سامان حرب اور ساریاں بھی
نہیں تھیں۔ ہذا جب مسلمان میدان بدر میں پہنچے اور سردو عالم ﷺ نے دیکھا کہ مسلمانوں کی تعداد کافروں کے مقابلے میں
بہت کم ہے تو آپ ﷺ نے مجاہدین کو وصف ارکار کے بعد سے جس جا کہ رب العالمین کی یاد رکھو وہیں بڑے مجرمانہ انداز کے ساتھ دعا
کیا۔ اللہ! یہ سامنے قریش ہیں جو تکبر و غرور سے تمام سامان سے لیس ہو کر آئے ہیں تاکہ میرے رسول کو بھٹائیں اے اللہ! اب
آج آنے والی حمزہ زید و محمد جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے اے اللہ اگر ان مٹی بنے مسلمانوں کی جماعت ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر حمزہ
عبادت نہ ہوگی۔ ہذا رمضان المبارک کی شاندار تاریخ جسے کائناتِ حق و باطل کا ایسا رن پڑا کہ باطل کو اپنی تمام تر قوتوں کے باوجود
جزیرت افغان پناہی حق کا یکل بال ہوا۔ آج دنیا میں جہاد اسلام کی روشنی پھیلی ہوئی ہے یہی معرکہ حق کا نو ہے۔ ہذا اس صورت میں
مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے کہ فتح کا میابی تعداد و کثرت یا محض قوت بازو کا کمال نہیں تا نیدہ ہیادی کا کرشمہ ہے۔ مسئلے اسباب کا رفع
کرنا تو لازمی ہے لیکن کامیابی محض اللہ کی تائید سے حاصل ہوتی ہے۔ ہذا مال نیست کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے تاکہ مسلمانوں
میں کسی قسم کا تنازع پیدا نہ ہو۔ ہذا صلح و جنگ کے متعلق معاہدہ کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔ تاکہ یہ امت امن و جنگ دونوں
حالات میں اخلاق حسنہ کی طہر دار رہے۔ ہذا صورت کے آخر میں خاتم الانبیاء ﷺ کے جائدادوں میں سرفروش قرآن کے اولین
خطیب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قربانیوں، جانبازیوں، جدوجہد و اخلاص و ایثار اور صداقت کا بیان فرمایا جن کی کاوشوں
سے ملت اسلامیہ کو رونق نصیب ہوتا کرتے والے قومیں ان کے مجاہدانہ طریق کو اپنانے والے ہیں۔

یقین محکم عمل حکیم محبت فتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں = مردوں کی شمشیریں

غزہ کے معصوم شہیدو!..... ہم شرمندہ ہیں

غزہ فلسطین میں ایک کر بلائے تازہ پناہ ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیوا بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کو وقت کا بڑا بے درلغ ذبح کر رہا ہے۔ چالیس کلومیٹر لمبی اور تقریباً 6 کلومیٹر چوڑی اس کرب و بلا کی پٹی پر بسنے والے انسانوں پر پانی، بجلی، خوراک اور ادویات کے تمام راستے بند کر دیئے گئے ہیں۔ خوراک اور پانی سے تو وہ محصورین محروم تھے ہی، صبح و شام بموں کی بارش نے ان کی فضاؤں کو بھی مسموم کر دیا ہے تاکہ ان کا سانس لینا بھی دشوار تر کر دیا جائے۔ ساڑھے نو سو کے قریب نیتے لوگ شہید ہو چکے ہیں، جن میں 20 فیصد بچے ہیں۔ سلامتی کونسل نے جنگ بندی کی قرارداد منظور کی ہے، مگر اسرائیل اس کو خاطر میں نہیں لارہا۔ امریکہ اور یورپ کی حکومتیں جو دنیا بھر کو جمہوریت اور انسانی حقوق کا درس دیتے نہیں تھکتیں یہاں فلسطینی عوام کی منتخب نمائندہ جماعت حماس کو ہی قصور وار ٹھہرا رہی ہیں اور بار بار یہ اعلان دہرا رہی ہیں کہ اسرائیل کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ کیسی اندھیر گری ہے۔ یہ دنیا نہیں درندوں کا بھٹ اور وحشیوں کا جنگل ہے۔ جہاں قانون، انصاف، اخلاق، انسانیت نام کی کوئی قدر باقی نہیں رہی۔ ممبئی دھماکے افسوسناک تھے مگر وہاں جانی نقصان ہوا تو انڈیا سے لے کر امریکہ تک سارا عالمی میڈیا چیخ پڑا اور کئی روز تک چلتے ہوئے تاج محل کے شعلے دکھاتا رہا، مگر غزہ کے دودھ پیتے بچوں اور بوڑھی عورتوں کے کٹے پھٹے لاشے، باپوں کے ہاتھوں میں بیٹوں کے لاشے اور ماں باپ کی لاشوں پر روتی پکارتی بچیاں کسی مغربی چینل کو نظر نہیں آرہیں۔ یورپ اور امریکہ کے عام شہری کو کچھ شہ نہیں کہ اسرائیل کیا کھیل کھیل رہا ہے۔ ایسے لگتا ہے مغربی ٹی وی چینلوں کے کیمروں کی آنکھیں پھوٹ گئی ہیں یا انہوں نے ایسے لینز چڑھائے ہیں جن میں سے صرف حماس کے میزائل تو (جو کسی شہری کو زخمی بھی نہیں کرتے) نظر آتے ہیں مگر اسرائیل کے فاسفورس بم گرتے نظر نہیں آتے قارئین! یہ عہد حاضر کا بہت بڑا انسانی المیہ اور سانحہ ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے، مگر آج کے انسان نے جیسے دیکھنا، محسوس کرنا اور سوچنا چھوڑ دیا ہے۔ مغربی ذرائع ابلاغ کی جانبداری اور خاموشی سمجھ میں آتی ہے، اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کی اقوام کی بے حسی باعثِ شرم ہے۔ یہ کالم لکھنے سے پہلے میں نے انٹرنیٹ پر پاکستان کے بہت سے اخبارات کے کالم پڑھے، مگر سوائے اکا دکا کالم نویسوں کے باقی سب کو پاکستان میں نئی نئی جمہوریت اور اس کے چونچلوں سے فرصت نہیں ہے۔ قومی اسمبلی میں متفقہ قرارداد کا پاس ہونا حوصلہ افزا سہی مگر ہم اس فلسطینی صحافی کے سوال کا کیا جواب دیں گے جس نے حامد میر صاحب کے پروگرام کپٹل ٹاک میں انکشاف کیا کہ فلسطینی اتھارٹی کے سفارتخانے نے حکومت پاکستان کو ادویات فراہم کرنے کی درخواست کی تھی مگر حکومت 17 ویں ترمیم، 18 ویں ترمیم، قومی سلامتی آئی ایس آئی، صوبائی حکومتوں کے اکھاڑ پچھاڑ اور خود تعریفی کے منصوبوں میں اس قدر مصروف ہے کہ اس نے ہاں یا ناں میں جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا ہے۔ پھر اس غمزدہ فلسطینی صحافی، جس کا اپنے ماں باپ سے کوئی رابطہ نہیں رہا، کے لہجے کی مایوسی اور چہمن کا کیا کیا جائے، جب وہ کہتا ہے کہ وہاں اسرائیل میزائل پہ میزائل مار رہا ہے اور یہاں صرف چھوٹے چھوٹے مظاہرے ہو رہے ہیں۔

قارئین! آخری خبریں آنے تک اسرائیلی جارح افواج غزہ شہر میں داخل ہونے کے قریب ہیں اور اسرائیلی حکومت اعلان کر رہی ہے کہ وہ آخری فتح کے قریب ہے۔ اس مشن کی کامیابی کے بعد مشرق وسطیٰ میں دیرپا امن قائم ہو جائے گا۔ دوسروں کے گھروں کو آگ لگا کر اپنے گھر کو محفوظ و مامون سمجھنے والوں کو احق نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے۔ ہو سکتا ہے اسرائیل اپنے مقابلے میں کہیں کم تر عددی اور عسکری صلاحیت رکھنے والے فلسطینیوں کا غزہ کی پٹی سے صفایا کرنے کا خواب دیکھ رہا ہے جو کسی صورت انشاء اللہ پورا نہیں ہوگا لیکن پھر بھی جس قدر انسانی جانیں وہاں جنگ کی بھینٹ چڑھ گئی ہیں اس کا خون بہا کون دے گا؟

ہر طاقتور سمجھتا ہے کہ وہ کمزور کو مٹا کر اپنی قوت میں اضافہ کر رہا ہے لیکن اسے خبر نہیں ہوتی کہ اس کے ظلم کی ہر کامیابی اسے اپنے زوال کے قریب کر رہی ہوتی ہے۔ ذہن میں سوال ابھرتا ہے کہ آخر ان بہتے بے قصور معصوم بچوں اور بوڑھوں کا قصور کیا ہے، انہیں کیوں مولیٰ گاجر کی طرح کاٹا جا رہا ہے اور ردی کاغذی کی طرح نذر آتش کیا جا رہا ہے۔ ایسے میں قرآن حکیم کی سورہ البروج میری سماعتوں میں گونجتی ہے اور مجھ پر ان مظلوم فلسطینیوں کا جرم آشکارا ہوتا ہے۔

(ترجمہ) ”قسم ہے آسمان کی جس میں برج ہیں..... اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے..... اور اس دن کی جو گواہ ہے اور اس دن کی جس میں حاضر ہوتے ہیں..... کھائی والوں پر لعنت ہو۔ اس بھڑکتی آگ والے، جب وہ اس کے کناروں پر بیٹھے تھے اور وہ خود گواہ ہیں جو کچھ وہ مسلمانوں سے کر رہے تھے اور انہیں مسلمانوں کا کیا برا لگا؟ یہی ناکہ وہ ایمان لائے اللہ عزت والے سب خوبیوں والے پر۔ کہ اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔“

گویا زمین اور آسمان کے بادشاہ کا نام لیوا ہونا ہی فرعونوں، نمرودوں اور یزیدوں کو ناگوار گزرتا ہے اور وہ ان حق کے پرستاروں پر ظلم کے پہاڑ توڑ کر اپنے تئیں سمجھتے ہیں کہ حق کا نام مٹ جائے گا، لیکن تاریخ بار بار ثابت کرتی ہے کوئی نافرود کسی ابراہیم کے پیغام کو مٹا نہیں سکتی اور کوئی صلیب کسی عیسیٰ کو ختم نہیں کر سکتی۔ کوئی یزید پلید کسی حسین کا سر کاٹ کر بھی اس کے مشن کو ناکام نہیں کر سکتا۔ تو کیا آج کے فرعون، نمرود اور یزید اپنے وحشیانہ مقاصد میں کامیاب ہو سکیں گے۔ تاریخ بتاتی ہے نہ ایسا پہلے کبھی ہوا ہے نہ اب ہوگا..... مگر تاریخ ہم جیسے تماشائیوں سے سوال ضرور کرتی ہے کہ وہ دیکھیں، سوچیں اور فیصلہ کریں کہ وہ ظلم ہوتا دیکھ کر خاموش کیوں ہو جاتے ہیں۔

صاحبو! ہمارے عہد کی تاریخ ہم سے ضرور سوال کرے گی، دودھ پیتے بچے جو شہید کر دیئے گئے، ہم سے ضرور سوال کریں گے۔ پانچ درجن سے زیادہ مسلم ممالک اور مسلمان کہلانے والے ایک بلین سے زیادہ انسان سب اس دھرتی پر موجود ہیں اور غزہ کے معصوم بچے شہید کئے جا رہے ہیں۔ میرے دل سے اک ہوک اٹھتی ہے، میرے حلق میں ایک پھانس اترتی ہے: اے غزہ کے معصوم شہیدو! ہم شرمندہ ہیں۔

اے کربلائے تازہ کے باسیو! تمہارا خدائے ذوالجلال ہی تمہارا سچا محافظ ہو۔

تمہارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی تمہارے حامی ہوں۔

یا حبیب اللہ اسمع قالنا

یا رسول اللہ انظر حالنا



علامہ سید ریاض حسین شاہ

اعلیٰ حضرت کا منہج انقلاب

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وسائل احمد رضا کی سواریاں بن کر منزل حسن کو قریب تر کرنے میں منہک تھے۔ احمد رضا علیہ الرحمہ بہت کچھ تھے۔ ان کے حسن کی عظمتوں کا بیان نیرنگی اسلوب کے جدید پیکروں میں ڈھل سکتا ہے۔ ان سے عقیدت رکھنے والا قلم بے تاب شوخیوں کے مارے تاریخ کے اوراق میں کھیر سکتا ہے۔ اور ان کی خوبیاں لکھنے والا مورخ فردوس حسن میں سائل رحمت اگا سکتا ہے لیکن فی الوقت دیکھنا یہ ہے کہ عالم احمد رضا..... فاضل احمد رضا..... محدث احمد رضا، مفسر احمد رضا، نعت گو احمد رضا، عارف احمد رضا، فقہی احمد رضا، محقق احمد رضا، مؤرخ احمد رضا، کس چشمہ حیات سے فیض یاب ہو چکا تھا۔ کس کی مستیوں نے اسے صاحب نگاہ انقلاب بنا دیا تھا۔ ایسا صاحب نگاہ جس کا سکوت تہور کلام بن گیا، جس کی خانقاہیت اجتماعیت کا شیرازہ ثابت ہوئی۔ جس کی صولت آواہ سے تاریخ کے بہرے کان کھل گئے۔ یاد رکھیے! احمد رضا نجی نہیں تھے، رسول نہیں تھے، صحابی نہیں تھے، اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبوت کے دعویدار کے منہ پر تھوکتے بھی نہیں تھے۔ لیکن اس کے باوجود ان پر افکار عالیہ کا نزول ہوتا تھا۔ انہوں نے خطرات کے سربستہ رازوں کو بے حجاب دیکھنے کا وسیلہ حاصل کر لیا تھا۔ وہ شبنم کے قطروں میں مقدس آیات کے جلوے دیکھنے والا راہی بن چکے تھے۔ ان کی مہم جوئیوں نے وہ آئینہ حاصل کر لیا تھا جس میں ماضی اور مستقبل دونوں کو بیک وقت دیکھا جاسکتا ہو۔ ان کی محدود زندگی نے معرفت کا وہ مرحلہ طے کر لیا تھا جہاں رنگ بے رنگ، جانیں بے جان، زمان اور مکاں دکھائی دیتے ہیں۔ عرفان کی دلیرانہ احمد رضا نے اپنی گود میں رمتوں کے وہ پھول چنے کہ مستانہ وار جہوم جہوم کراپے پیچھے آنے والوں کو آواز دی آنے والو! بے حوصلہ نہ ہونا یہی صراط مستقیم ہے۔ یہ منہاج حقیقت ہے، اسی سے تغیر کائنات کی جاسکتی ہے۔ اسی سے دشت مسائل عبور کیا جاسکتا ہے۔ اور پھر پیار سے اپنی مساعی حیات کا ظرف انسانیت کی جھولی میں اڈیل دیا۔

احمد رضا نے کیا دیا اور تاریخ نے کیا دیکھا یہ اہم عنوان ہے جس پر بڑی دقت سے کام ہونا چاہیے۔ امام الشاہ

آسانیں موجود ہیں لیکن انسان مسلسل کرب اور اضطراب کا شکار ہے۔ فکری صلاحیتیں منتشر ہیں۔ وثوق علم تک رسائی صبر اور مصاہرہ ہردو سے محروم ہے۔ اپنے آپ کو محفوظ بنانے کی حرص میں ہر ایک کو غیر محفوظ بنا دیا ہے۔ قیادتیں بہت ہیں لیکن قیادت کا فقدان ہے۔ مفکرین ان گنت ہیں لیکن فکر عفا ہے۔ علماء ریت کے ذروں کی طرح ہیں۔ لیکن علم سدرۃ المنتہی سے بھی جیسے ماوراجا چکا ہے۔ ادعا اور دعویٰ جیسی ساری تاریکیاں اسی نفوس بارود کے پھٹنے سے پھیلی ہوں۔ لائبریریاں کتابوں سے بھری جا رہی ہیں لیکن سکون کم ہوتا جا رہا ہے۔ مادیت کا جنون چڑھیلیں بن کر انسانیت کو چمٹ چکا ہے۔ اگر یہ کچھ بجائے تو یقین جانیجے یہ آج کسی کل کا نتیجہ ہے اور ہر آج کسی کل کا بیٹا اور بیٹی ہوا کرتا ہے۔ گزرے ہوئے کل اور آنے والے کل کو آج سے صحیح طور پر مربوط کرنا ہی انقلاب ہوا کرتا ہے اگر کوئی شخص ان الفاظ کو آج کے کسی جہرہ کے میں محاصرانہ حسد کی آہ سرد تصور نہ کرے تو سوچ کر بہت سوچ کر بیسویں صدی کے حوالے سے وقت کے دامن میں بڑی احتیاطیں سجا کر لکھ دوں کہ امام انقلاب اور قائد انقلاب ایسے خوبصورت القاب بر صغیر پاک و ہند کے اسی سپوت کو سزاوار ہیں۔ جس کا نام احمد رضا بریلوی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ چودھویں صدی ہجری کے ایک بے مثل عبقری تھے۔ آپ کو تیرہ سال کی عمر میں فتویٰ نویسی کی ابتداء کرنے والے نابغہ عظیم ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ ایک ہزار سے زیادہ کتابیں لکھنے کا اعزاز بھی آپ رکھتے تھے۔ ایک با عظمت اور باوقار خاندان سے تعلق کی سعادت حاصل تھی۔ دینی اور دنیوی علوم پر انہیں مکمل دسترس حاصل تھی۔ طباع اور ذہین شاعر ہونے کی شہرتیں بھی آپ کے حصے میں آئی تھیں۔ زہد و اتقاء کے رنگ بھی آپ کی آنکھوں نے دیکھے تھے۔ عرفان و مغفرت کی بے گنگلوں نے بھی آپ کی حیات رحمت فروغ میں مستیاں بانی تھی۔ آپ کے مہم جوئے علوم و فنون کے ناقابل شکست ابواب کھولے تھے۔ آپ کی زبان حق آگاہ نے ان گنت ایوانوں میں لرزہ طاری کیا تھا۔ آپ کی فکر رسا نے بحر بصارت سے اُمول موتی اکٹھے کئے تھے۔ دشت کائنات میں علوم و معارف کے تیز رفتار

انقلاب انسانی زندگی کی معاشرتی ضرورت ہے اور ہر وہ بذاد خود اس امر کا متقاضی رہا ہے کہ اس معاشرتی ضرورت کی تکمیل کیلئے کچھ ذہن متحرک ہوں تاکہ انسانی اعلیٰ قدریں جو شجر کی طرح نامیاتی وجود رکھتی ہیں کہیں سوکھ کر مر نہ جائیں۔ فطرت کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ انسانوں کی روحانی اور مادی ترقی و ارتقاء عروج اور معراج کیلئے فعال روحانی الذہن لوگ ہمہ دم اپنی بہترین صلاحیتوں کی روشنی میں کام کرتے رہیں۔ تاریخ کے رگ و پے میں خون کی طرح متحرک رہیں۔ حسن کے اس آسان پران گنت ستارے درخشاں دکھائی دیتے ہیں۔ مہد فکر و نظر ان نور مآب موتیوں سے مالا مال دکھائی دیتی ہیں۔ وجود کائنات اس آفاقی حقیقت کو خوشبو سے مہک رہا ہے۔ زمانہ خود جستجوئے انقلاب کے سر پر پھول چھاؤں کر رہا ہے۔ وہ لوگ کتنے مقدس دکھائی دے رہے ہیں جو سماج کے تیرہ و تار شپ و روز سے فردوس کشید نے کی فکر میں ہیں۔ ان لوگوں کے عزم و ہمت کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے انقلابی کردار سے انسانیت کو عرفان ہستی عطا کرتے ہیں ان کی سیرت و دلیرانہ آدیت پر نت نئے جہاں پیدا کرتی ہے۔ البتہ ایسے عظیم لوگ پودوں کی طرح نہیں اگتے، زمانہ خاک چھانتا ہے تو پھر کوئی در شہوار ہاتھ لگتا ہے۔ نسیم طلب کی آفاق پینائیاں نبھانے کتنے چکر کاٹی ہیں تو پھر حسن منزل کے جلوے دکھائی دیتے ہیں۔ ہزاروں انسان آتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ زمانہ انہیں تیوروں میں محفوظ کر لیتا ہے۔ تاریخ ان کے نام کی مالا جھتی ہے، دل انہیں اپنی دھڑکنوں میں آباد کر لیتے ہیں۔ روشنیاں انہیں مہر درخشاں بنا دیتی ہیں۔ ذہن ان کا ورد کرتے ہیں اور فطرت انہیں اتنا ابھاردیتی ہے کہ زندگی اور موت ہردو سے ماوراء وجود موجود اور حاضر و شہود کے ہرافق سے ان کا حسن دیکھنے کیلئے جھانکا جاسکتا ہے۔ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ انہی عظیم انسانوں میں سے ایک جلیل القدر انسان تھے۔ مولانا یوں تو مفسر بھی تھے اور محدث بھی..... متقن بھی تھے اور مفتی بھی، محقق بھی تھے اور ادیب بھی..... شاعر، خطیب مورخ نبھانے قسام ازل نے انہیں کن کن خوبیوں سے نوازا تھا۔ لیکن اس دور میں جبکہ انہیں زندگی کی تمام

محبت ہی میں کھونا ہوا کرتا ہے۔ احمد رضا سچے تھے، کوئی حلقہ اگر ان کا تصور یہ سمجھتا ہے کہ وہ دودھ میں کھیاں ڈالنے والوں کو طہارت کی سند کیوں نہیں دیتے، آفتاب کے سامنے بدبودار ہاتھ رکھ کر اسے بے نوری کا الزام دینے والوں کو ماہ کامل کا لقب کیوں نہیں دیتے اور اپنی ناک سے گندگی ٹھٹھینے والے کیڑوں کو رشک جگنو نہیں مانتے تو انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ احمد رضا کی مجبوری ہے کہ وہ سچے ہیں ان سے ہو نہیں سکتا کہ وہ جھوٹوں کے بحر ظلمات میں اپنے آپ کو پھینکیں، تاریخ کو یہ کڑوا گھونٹ کسی وقت اپنے گلے سے اتارنا ہی پڑے گا۔ کہ تسلیمہ نسرین اور رشدی سے محبت کا مطلب ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ احمد رضا بہت پیٹھے اور اونچے بندے تھے۔ کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور گستاخی کرنے والوں کو کبھی قابل معافی تصور نہ فرمایا۔ دین کا مسلمہ اصول ہے کہ تکبر کرنے والے سے تکبر صدقہ ہوتا کرتا ہے۔ اچھے والوں سے الجھنا یہ بزدلی ہوا کرتی ہے۔ اور پھر خود سوچئے جو جان کا نجات سے الجھے اسے دور جدید کا لبرل ازم ممکن ہے معاف کر دے لیکن احمد رضا نے تو سرخ سامراج اور نہ سفید ظلمتوں کسی سے ڈرا اور پوٹھ لئے تھے اس مظلوم تاریخ کا جرم فقط اتنا تھا کہ اس کا یہ عقیدہ منجم تھا۔

کروں مدح اہل دول رضا
پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا
میرا دین پارہ ناں نہیں

ایمان و محبت کے بعد نبوی منہاج انقلاب کی دوسری بنیاد تعلیم اور علم ہے۔ جتنا بڑا انقلابی ہوگا اس کا تعلق علم اور تعلیم سے تنہا ہی زیادہ گہرا ہو گا۔ قرآن مجید کا پہلا پیغام ”اقراء“ اس راز سے پردہ ہٹا کر مسلمانوں میں ترویج علم کی طرح ڈالتا ہے۔ یاد رکھئے! علم ڈگریوں کا نام نہیں۔ علم وافر معلومات اکٹھی کر دینے کا نام نہیں مگر نہ کمپیوٹر کو سب سے بڑا فاضل ماننا پڑے گا۔ علم صرف یادداشتیں محفوظ رکھنے کا نام بھی نہیں بلکہ سچی بات یہ ہے کہ سچا علم لائبریریوں اور مطالعہ ہر دو سے بے نیاز ہوتا ہے۔ حقیقی علم کسی ایسی ذات کے سامنے اپنے آپ کو مشاہدہ کیلئے وقف کر دیتا ہوتا ہے۔ جہاں پائیدار کردار کی تدوین جنم دی جاتی ہو۔ احمد رضا کو یہ نعمت میسر تھی آپ جانتے تھے کہ زندگی کا حسن بدلنا ہوتا ہے اور کتاب کا حسن نہ بدلنا ہوتا ہے۔ ان دونوں میں اتصال کوئی ایسی ذات ہی پیدا کر سکتی ہے جس کے ہاتھ میں زندگی بھی ہو علم بھی ہو اور علم کا خزانہ بھی وہ رکھتا ہو، احمد رضا علم میں اس لئے بہت آگے بڑھ گئے کہ ان کے علم کا استاد عشق رسول ٹھہرا، ان کی کتابوں میں نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنیوں نے انہیں وہ دوام عطا کر دیا ہے کہ وہ رہتی دنیا تک دعوت انقلاب دیتی رہیں گی۔

بہت سے لوگ اس دنیا میں ایسے ہیں جن کا ایمان بڑا عجیب ہے وہ ”الہ کوالہ“ مانتے ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بھی مانتے ہیں لیکن ان کی زبان سے اگر چند جملے لفظ نکل جائیں اور ان کا قلم آوارہ ہو جائے اور ان کے خیال وادی نیت میں بہک جائیں تو بھی ان کا ایمان ایمان رہتا ہے۔ لیکن احمد رضا گویا پل صراط سے گزر رہے ہوں اور جیسے پل صراط سے بھی وہ اکیلے گذر رہے ہوں اس لئے وہ جسے رب کہتے ہیں منزہ عن العیب کہتے ہیں اور جسے رسول کہتے ہیں اسے معصوم عن الخطاء کہتے ہیں ان کا علم، ان کی صلاحیتیں، ان کی شاعری اور ان کا ادب، ان کا قلم اور ان کی زبان پھر اسی عقیدے کے پر چار کیلئے وقف ہو جاتی ہے۔

احمد رضا کا ایمان اندر سے خالی ہے۔ وہ محض مابعد الطبیعات اور الہیات کی کتابوں کا اندازہ نہیں رکھتا۔ اس کے ہاں ایمان کا پیٹ محبت سے خالی ہو تو وہ ڈھول کی تھاپ اور سرگی کی کیوں کیوں ہے۔ احمد رضا کے نزدیک انقلاب کا جو ہر حقیقی محبت اور عشق ہے وہ سمجھتے ہیں کہ کارگاہ حیات کا نظم محبت سے ہے۔ محبت نہ ہو تو پھر کچھ بھی نہ ہو۔ یہ رنگ تعمیر بھی اور آہنگ معمار بھی۔ اگر حسن میں ناز اور جمال میں ناگہن ہے تو وہ بھی اسی لئے کہ کوئی چاہے اور کوئی محبت کرے۔ گویا پھولوں کی لطافت روشنیوں کی چمک، چمنستان کی آرائش، آسمانوں کی پنہائی سب کچھ محبت کا ترپا اظہار ہے۔ ریاضت، سجدے، رکوع، اور سعی و طواف سے محبت ہی کی بے تائیاں ہیں۔ احمد رضا نے محبت کے اس جوہر انقلاب تک رسائی حاصل کر لی تھی۔ اس لئے وہ محبت کرتے بھی تھے اور محبت کی دعوت بھی دیتے تھے۔ ان کی حدائق بخشش، ان کا فتاویٰ رضویہ، ان کے رسائل اور ان کی سینکڑوں کتابیں ان جذبہ صادق کو ہمیز لگتی نظر آتی ہیں۔ اس عشق کی پائیدار قدروں نے زندگی کو احمد رضا کے ہاں اتنا مقدس بنا دیا کہ عشق رسالت مآب ﷺ سے مزین زندگی رشک آیات نظر آتی ہیں۔ احمد رضا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار بھی دیکھتے ہیں۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ ان کی نگاہیں قلب پر رہتی ہیں۔ وہ ایک ادائے رحمت سے کرم کا فخر ملاحظہ کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ادائے دلخواہ انہیں اس کا روان نور میں لاکھڑا کرتی ہے۔ جہاں امن اور پیار، حسن اور سلامتی کے قاسم عبدالقادر جیلانی، حسن بصری، جلال الدین سیوطی، اور خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہم کھڑے دکھائی دیتے ہیں، انقلاب کے وہ داعین جو انسانیت کے دائروں میں بارود، دھواں، کالک، وحشت، خون اور انسانی یونٹیاں تقسیم کر رہے ہیں کیا ان کیلئے احمد رضا کی محبت، عشق، لگن اور غلامی رسول مشعل راہ ثابت نہیں ہوتی؟

ممکن ہے احمد رضا سے بعض حلقوں کو شدت مزاحی کا شکوہ ہو لیکن انہیں جاننا چاہیے کہ کلمہ طیبہ بھی الا اللہ کے اثبات سے پہلے ”لا الہ“ کی نفی سے شروع ہوتا ہے، نفرت محبت کا دوسرا عکس ہوتی ہے۔ جس کو محبوب کے دشمن سے دشمنی کرنی نہیں آتی وہ اپنی

احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جس دور میں جی رہے تھے اس دور کا اصل مسئلہ یہ تھا کہ دماغ اور دل اور عمل کرنے والے اعضاء اپنے اصل و نفعیہ حیات سے محروم ہو جانے کی بنا پر فاسد ہو چکے تھے۔ اس دور کا منہاج انقلاب یہی ہو سکتا تھا کہ دل اور دماغ اور قوائے عمل صحیح فکر، مناسب تعلیم، حقیقی عشق اور تقدیر بدل عمل کو منزل بنا کر اپنا رخ اس سمت موڑ دیتے بظاہر یہ تصور حسین اور لطیف ہے۔ لیکن حقیقت میں جبکہ انگریزی دور حکومت نے ربی درسا ہوں کو تباہ کر کے رکھ دیا تھا۔ مسلمانوں کا اپنے ماضی کی تاریخ سے ارتباط کمزور پڑ چکا تھا جدید درسگاہوں میں اسلامی روایات کے خلاف طوفان بد نظمی پھا تھا۔ علماء کی ایک خاصی تعداد انگریز کی خوشامد کو اپنا ایمان بنا چکی تھی۔ اسلامی احکام پر ادیبوں کے لہجے معذرت خوانہ بن چکے تھے۔ اس دور کی صحافت ایک مخصوص دائرہ میں محدود ہو کر رہ گئی تھی ایسے میں احمد رضا ملت کے آگن میں شہنشاہ کی طرح اترے۔ ان کی فکر بکلیوں کی طرح کوندی، ان کی سیرت نے وحش کی طرح رنگ باٹنے، ان کا فیض ساون کی طرح برسا۔ احمد رضا کا انقلابی کام افلاطونی طرز پر تھا۔ نہ ہی ارسطوئی انداز میں ڈھلا تھا بلکہ یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ دنیا کے اکثر انقلابی اگر واپس دنیا میں آ جائیں تو وہ اپنے کئے ہوئے کام سے توبہ کر لیں۔ لیکن احمد رضا اگر دنیا میں واپس آ جائیں تو یہ دیوانہ وار مستانہ وار اپنے ایک ایک کام، ایک ایک بات بلکہ ہر اقدام کو مکرر بجالائیں اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ دیا تھا وہ تلمیذ النفس بن کر نہیں دیا تھا۔ بلکہ ان کی راتیں، ان کے دن اور ان کی سیرت و کردار سب کچھ اس حسن کے ڈھلے تھے۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ امام احمد رضا کا عقیدہ انقلاب سادہ سا ہے لیکن اسے تاریخی تسلسل کی نعت حاصل ہے۔ ”احمد رضا“ کے وجدان و شعور میں یہ بات حرکی ہمت بن کر داغ ہو چکی تھی کہ ”ایمان“ کے بغیر ہر انقلاب بے جان اور بے روح رہتا ہے۔ احمد رضا کی زبان سے کروڑوں حروف صادر ہوئے۔ احمد رضا کے قلم نے ہزاروں اشقوں کے نقوش نذر قرطاس کئے۔ ان کی زندگی میں لمحے اور گھڑیاں ستارے بن کر چمکے۔ لیکن احمد رضا ایمان کو نہ بھول سکے۔ ان کی انقلابی فکر جغرافیائی، مدو جزر اور نشیب و فراز کو خاطر میں نہیں لاتی۔ بلکہ ان کا ایمان راستے تیار کرتا ہے۔ منزلوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ وطن عطا کرتا ہے، اقتدار کی چابیاں ہاتھ میں تھما دیتا ہے۔ بڑی سادہ سی بات ہے کہ دریاؤں اور سمندروں میں غوطہ زنی کرنے والوں کے جسم پر میل نہیں رہ سکتی۔ اور تلمیذ رسول کی فکر اور اس کا راستہ غلط نہیں ہو سکتا۔ احمد رضا کا ایمان انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلیز نور پر رکھتا ہے۔ گویا وہ سلیمیل جنت کے کنارے بیٹے ہیں اسی لیے ان کا منہاج، منہاج حق اور ان کی منزل، منزل حسن، ان کی راہ راہ مستقیم اور ان کا مسلک مسلک ربانی رہتا ہے۔ احمد رضا چونکہ رب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں اس لئے ان کی توحید بھی غلطی نہیں کھاتی۔ ان کا الہ جہاں ایک رہتا ہے بے نیاز ہوتا ہے وہاں وہ جھوٹ نہیں بولتا، خلف و عیدہ سے منزہ رہتا ہے۔

اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ.....

ہوشیار باش

سرور میراؤ

وقت شدید زلزلے کی زد میں آ سکتی ہے۔ اس نے مزید لکھا کہ دارالحکومت بنانے کی صورت میں اس علاقے میں پانی کی قلت کا سامنا بھی ہو سکتا ہے۔ اس نے یہ بھی تجویز کیا کہ اگر اس علاقے کو دارالحکومت بنانا ہی ہے تو کسی بھی طرح تین منزل سے زیادہ اونچی عمارتیں تعمیر نہ کی جائیں کیونکہ اس سے زیادہ اونچی عمارت کو مضبوط بنانے کیلئے عمارت کی بنیادیں اس پٹھوہاری زمین میں ضروری گہرائی تک نہیں لے جانی چاہئیں گی۔ تحقیقی رپورٹس کے مطابق ایک یونانی ماہر تعمیرات A.Doxiadis جس نے اسلام آباد کا ڈائریکشن تیار کیا نے بھی کہا تھا کہ دارالحکومت کیلئے جو خطہ منتخب کیا گیا وہ زلزلوں کے رینجن میں ہے۔ اس لئے یہاں بلند عمارتیں نہ بنائی جائیں۔ گھروں اور عمارتوں کے ساتھ لان اور کھلی جگہ ضرور چھوڑی جائے۔ تاکہ زلزلے کی صورت میں لوگوں کو محفوظ پناہ گاہیں حاصل ہو سکیں۔ گھروں کی تعمیر کے وقت بھی یہ خیال رکھا جائے کہ ایک مکان سے دوسرے کے درمیان کم از کم دس فٹ کا فاصلہ ہو۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ زون اب پوری طرح Active ہو چکا ہے۔ انڈین اور یوریشین پلیٹ کی یہ باڈری زلزلے کے اعتبار سے Subducted یعنی انتہائی خطرناک شاکر کی جاتی ہے۔ اس لائن میں دونوں قسم کے زلزلے آ سکتے ہیں۔ یعنی کم گہرائی والے بھی اور زیادہ گہرائی والے بھی۔ ماہرین نے اس Active Fault Line اسلام آباد کے شمالی حصے ہزارہ سے ہوتی ہوئی مشرق میں آزاد کشمیر اور بھارتی مقبوضہ کشمیر کے کچھ حصوں سے گزرتی ہوئی مغرب میں چترال تک چلی جاتی ہے۔ چترال سے یہ لائن افغانستان کے کچھ حصوں سے گزرتی ہوئی کوہ ہندو کش کے پہاڑی سلسلے میں داخل ہوتی ہے۔ جہاں سے یہ Fault لائن مغربی بلوچستان سے ہوتی ہوئی کوئٹہ پہنچتی ہے۔ کوئٹہ کے بعد وسطی بلوچستان سے گزرتی ہوئی یہ خطرناک لائن بلوچستان کے ساحلی علاقوں سے شمالی بحیرہ عرب میں داخل ہوتی ہے پاکستان میں زلزلوں کی اعتبار سے اب تک جو حقائق سامنے آئے ہیں۔ ان کے مطابق پاکستان میں وسطی پنجاب، جنوبی پنجاب، اور سندھ کے میدانی علاقے Major Fault Line پر نہیں ہیں۔ پنجاب اور سندھ کے ریگستانی علاقے قتل، چولستان اور تھر زلزلوں سے محفوظ ہیں۔

ماہرین ارضیات نے زمین کی بناوٹ اور زلزلوں کی آمد کے حوالے سے جو بھی سائنسی تحقیق کی اور اندازے لگائے ہیں اس کے باوجود دنیا بھر کے سائنس دان اس پر متفق ہیں کہ زلزلوں کی وجوہات طے کرنے کے باوجود یہ قیاس آرائی یا پیش گوئی نہیں کی جاسکتی کہ زلزلے کب کہاں اور کس وقت آئیں گے یہ علم صرف اللہ تعالیٰ کی قادر مطلق ذات ہی کو ہے کہ زلزلہ کب، کس وقت اور کہاں آئے۔

ہے کہ زلزلوں کے خطرات کے اعتبار سے اسلام آباد اور مظفر آباد کا شمار پہلے زون چار میں ہوتا تھا۔ پھر یہ علاقہ زون تین اور دو کے درمیان شمار کیا جانے لگا۔ اور آٹھ اکتوبر 2005ء کے بعد اسلام آباد کا شمار زون ون میں ہونے لگا ہے۔ انہیں ذرا رخ کا کہنا ہے کہ اس وقت آزاد کشمیر، ماسکو، پٹھوہار، شمالی علاقہ جات اور خصوصاً چترال کا شمار زون ون میں ہوتا ہے۔

پٹھوہار کے جس علاقے میں وفاقی دارالحکومت اسلام آباد تعمیر کیا گیا ہے وہ تھرست زلزلوں کے زون میں ہے۔ دارالحکومت بنانے کیلئے جب فیصلہ اسلام آباد کے حق میں ہوا تو دوسرے پہلوؤں کے ساتھ ساتھ پٹھوہار کے علاقے کی جیالوجیکل ہیست کا تجزیہ کرنے کیلئے بین الاقوامی ماہرین سے بھی رابطہ کیا گیا۔

غیر ملکی ماہرین اور خاص طور پر امریکن اور یونانی ماہرین نے جو رپورٹ دی اسکے مطابق انہوں نے اسلام آباد کی مجوزہ جگہ کو زلزلے کی Fault Line پر قرار دیا۔ دارالحکومت کے حوالے سے تحریر کی جانے والی تین جلدوں کی رپورٹ میں اس بات کا ذکر خصوصی طور پر ہے کہ اسلام آباد کی منصوبہ بندی، تعمیر اور ترقی کے وقت اس امر کا خیال رکھا جائے کہ یہ علاقہ اگر کبھی شدید زلزلوں کے زون میں آ جائے تو اس کیلئے احتیاطی اور حفاظتی تدابیر ضرور کی جائیں۔ اس رپورٹ میں امریکہ کے ماہر ارضیات Edward Stone ایڈورڈ سٹون نے لکھا کہ دارالحکومت کی مجوزہ جگہ زلزلوں کی Fault Line پر ہے اور یہ جگہ کسی بھی

اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ آئندہ سال اسلام آباد اور پشاور میں شدید زلزلہ آ سکتا ہے۔ جس کی شدت ریکٹر اسکیل پر 8 تک ہو سکتی ہے۔ اور چار سال بعد کراچی میں مد آف ارتھ کو ٹیک آنے کا امکان ہے۔ جس کی شدت ریکٹر اسکیل پر 9.2 ہو سکتی ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ان شہروں میں بڑی تباہی ہوگی۔ یہ پیش گوئی ایک ماہر ارضیات سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبد الرزاق یمن نے کی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اب دنیا میں ایسی برقی مقناطیسی آلات ایجاد ہو چکے ہیں جو زلزلہ آنے سے تین منٹ پہلے پیش گوئی کر دیتے ہیں۔ ان کے مطابق امریکہ میں 77 مقامات پر ایسے سٹیشن قائم کئے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر عبد الرزاق کا کہنا ہے کہ ابھی وقت ہے کہ ہم حفاظتی اور احتیاطی تدابیر کر لیں تاکہ ایسی صورت حال پیدا ہونے کی صورت میں کم سے کم نقصان ہو۔ انہوں نے اس خدشے کا اظہار بھی کیا ہے کہ کراچی میں عمارتیں بلند اور قریب قریب بنائی گئی ہیں۔ گراؤنڈ اور کھلی جگہ نہ ہونے کی وجہ سے چند سیکنڈوں میں سارا شہر تباہ ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ زلزلے کا پہلا شاک وارننگ ہوتا ہے جب پہلا شاک محسوس ہو تو گھروں سے باہر نکل آنا چاہیے خاص طور پر بچے گھروں میں بالکل قیام نہیں کرنا چاہیے۔ پہلے شاک کے بعد دوسرے شاک میں بڑا زلزلہ آتا ہے۔ اور پھر آفٹر شاکس آتے ہیں۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر گھروں کی بنیادیں مضبوط بنانی چاہئیں۔ گھروں میں الماریوں کے اوپر وزنی سامان نہیں رکھنا چاہیے۔ گیس کو فوراً بند کر دینا چاہیے۔ جیولوجی کے ماہرین کا کہنا

جمال حرمین ٹریول اینڈ ٹورز

حج و عمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ماسٹر ٹرینڈ جماع (منظور شدہ وفاقی مذہبی امور)

Contact

021-2215027

0300-2278625

چیف ایگزیکٹو الحاج محمد اسماعیل غازیانی

آفس نمبر 11 ساہیہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

حج و عمرہ

کے بہترین

پیکج

کیسٹ

☆

کی کنیت ابو الحسن ہے، عالم و عارف تھے، شیخ ابو الفضل بن حسن خلجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں اور اس کتاب میں بہت سے لطائف و حقائق کو جمع کیا ہے (نجات الانس)

شہزادہ دارا شکوہ نے لکھا ”آپ کا تمام خاندان زہد و تقویٰ کیلئے مشہور تھا۔ آپ کی تصانیف بے شمار ہیں، کشف النجب زیادہ مشہور ہے اور کسی کو اس کتاب کے مندرجات پر کوئی اعتراض نہیں۔ یہ کتاب درحقیقت ایک کامل رہنما ہے اور کتب تصوف میں ایک مرشد کامل، فارسی کتاب میں ایسی کامل کتاب تصنیف نہیں ہوئی“ (سفینۃ الاولیاء)

کشف النجب کے انگلش مترجم نکلسن نے لکھا:

Its object is to set forth a complete system of Sufism, not to put together a great number of sayings by different Shaykhs, but to discuss and explain the doctrines and practices of the Sufis.

”اس (کشف النجب) کے مقصود یہ ہے کہ تصوف کو ایک مکمل نظام کی صورت میں مدون کر دیا جائے اور مختلف شیوخ کے بہت سارے اقوال جمع کرنے کی بجائے صوفیاء کے افکار معمولات کی تشریح و توضیح کی جائے“

مولانا عبد الماجد دریا آبادی لکھتے ہیں ”اس کتاب کے تقریباً ہم عمر امام ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عربی رسالہ ”القشیریہ“ ہے موضوع اس کا بھی تصوف ہے دونوں کے طرف تصنیف میں فرق یہ ہے کہ امام موصوف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زیادہ تر حقائق کے اقوال و حکایات کے نقل کر دیے پر اکتفاء کیا ہے۔ بر خلاف اس کے مخدوم جویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک محققانہ و مجتہدانہ انداز سے اپنے ذاتی تجربات، مکاشفات، واردات، مجاہدات وغیرہ بھی قلم بند کرتے ہیں اور مباحث سلوک پر دو قرح کرنے میں تامل نہیں کرتے۔ اس لئے ان کی کتاب کی حیثیت محض ایک مجموعہ روایات کی نہیں بلکہ ایک محققانہ تصنیف کی ہے“ (تصوف اسلام)

سید صاحب الدین عبد الرحمان لکھتے ہیں ”ہم تک ان کی پر صرف کشف النجب بچتی ہے جو ہر زمانہ میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے بے مثل سمجھی گئی ہے۔ فارسی زبان میں تصوف کی یہ پہلی کتاب ہے“ (بزم صوفیہ)

اردو انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ نگار نے لکھا ”مصنف تحقیق پسند تھے اور تحقیق کا بھی بہت بلند پایہ مجتہدانہ معیار ان کے پیش نظر تھا۔ تمثیلات میں اخلاق، الہیات کے معارف بکھرے پڑے ہیں۔ اسی طرح جگہ جگہ نفس انسانی کی وہ کوتاہیاں بھی منظر عام پر لائے ہیں۔ جن تک بزرگان دین باعمل ہی کی نگاہ پہنچ سکتی ہے۔

ایم اے مجید یزدانی اعتراف کرتے ہیں ”کشف النجب میں سادگی و بلاغت کا بڑا حسین استخراج نظر آتا ہے۔ اس

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور ان شہرہ آفاق تصنیف ”کشف المحجوب“

ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

نے اپنے انداز میں بارگاہ گنج بخش میں ہدیہ عقیدت پیش کیا ہے: سید حجور مخدم امم مرقداو پیر سنجرا حرم بندھانے کو ہمارا آسان گسیخت در زمین ہند تخم سجدہ ریخت عہد فاروق از جمالش تازہ شد حق زحرف او بلند آوازہ شد پاسبان عزت ام الكتاب از نگاہش خانہ باطل خراب خاک پنجاب از دم او زندہ گشت صبح ما از مہر او تابندہ گشت

سید علی جویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قوموں کے مخدوم ہیں اور ان کی قبر انور پیر بنجر (خولجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کیلئے حرم کی مانند ہے۔ وہ پھاڑوں جیسی رکاوٹوں کو آسانی سے تورتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور یہاں کی سر زمین میں بھدوں کا بیج کاشت کیا۔ ان کے (وجود نور اور روحانی افکار کے جمال عہد فاروقی (رضی اللہ عنہ) تازہ ہو گیا اور ان کی دعوت و تبلیغ سے دین حق کو سر بلندی حاصل ہو گئی، آپ ناموس قرآن کے محافظ و نگہبان تھے۔ آپ کی ایک نگاہ قاہرانہ نے باطل کو بر باد کر دیا۔ پنجاب کی سر زمین ان کے دم قدم سے زندہ ہوئی اور ہمارے صبح انہی کے آفتاب کے جلوؤں سے چمک اٹھی۔ جہاں ہر دور کے عارف و عابد اور شاہ و گدا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوتے رہے ہیں۔ وہاں ہر عہد کے اہل علم اور ارباب تحقیق ان کی معرکہ آرا تصنیف ”کشف النجب“ کے بارے میں بھی رطب اللسان رہے ہیں۔“

حضرت محبوب الہی خولجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ”کشف النجب حضرت شیخ علی جویری قدس اللہ روحہ والعزیز کی تصنیف ہے۔ اگر کسی کا پیر نہ ہو جب وہ اس کتاب کا مطالعہ کرے گا اسے حیر مل جائے گا۔ میں نے اس کتاب کا تمام و کمال مطالعہ کیا ہے“ (در نظامی)

مولانا جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ”آپ

”تاریخ اسلام میں بارہا ایسے مواقع آئے ہیں کہ اسلام کے کلچر کا شدت سے مقابلہ کیا گیا ہے لیکن بایں ہمہ وہ مغلوب نہ ہو سکا۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ تصوف یا صوفیاء کا انداز فکر فوراً اس کی مدد کو آ جاتا اور اس کو اتنی قوت و توانائی بخش دیتا کہ کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی“

یہ الفاظ معروف مستشرق پروفیسر ایچ اے آر گب کے، جو ان باب تصوف کے ذکر کر رہے ہیں۔ جن کی مساعی دور زوال میں بھی مسلمانوں کے لئے قوت بخش ہوتی ہے۔ اور اسلامی تمدن کو مغلوب ہونے سے بچائے رکھتی ہے۔ ان سطور میں ہم ایک ایسے ہی صاحب نظر، پاک دل، پاک باز، خیر بخش، دور نش خدا مست کا ذکر خیر کریں گے جنہوں نے اپنے علم و عرفان، زہد و تقویٰ، اخلاص و ایثار اور سعی و عمل سے اسلام کو ایسی توانائی بخشی کہ خطہ ہند میں ایک ہزار سال کے بعد بھی اس کا علم لہرا رہا ہے۔ یہ انقلاب پرور، عہد ساز شخصیت حضرت داتا گنج بخش علی جویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں۔ جن کے فیض کا دریا صدیوں سے جاری و ساری ہے۔ آپ کی ولادت 400ھ یا 401ھ میں افغانستان کے شہر غزنی میں ہوئی اور آپ نے 485ھ کے لگ بھگ لاہور میں وصال فرمایا۔ سلطان محمود غزنوی کے پوتے سلطان ابراہیم بن مسعود غزنوی نے مزار مبارک تعمیر کروایا۔ سلطان محمد غوری، سلطان شمس الدین التمش، سلطان بلبن، شاہان مظاہر اکبر، جہانگیر، شاہجہان اور شہزادہ دارا شکوہ جیسے حکمران حاضر درگاہ ہوتے رہے۔ ہر دور کے جید علماء اور اولیاء ان کے مزار اقدس کی حاضری کو شرف سمجھتے رہے۔ خولجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو حاضر ہو کر ان کے جوار نور میں چلہ کشی کی اور فیض یاب ہونے کے بعد ایسا خراز عقیدت پیش کیا جو آج تک زبان زد خاص و عام ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ناقصاں را پیر کامل، کاملان را راہنما حکیم الامت علامہ اقبال کا بھی معمول رہا کہ فجر کی نماز کے مسجد داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ادا کرتے اور حضرت علیہ الرحمہ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے۔ انہوں

کنز الایمان کے سو سال

اور دعوت اسلامی کی کوششیں

ابوداؤد محمد آصف عطاری

(رکن مجلس المدینۃ العلمیۃ عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی)

میں منتقل کرنے کے لئے اُن الفاظ و محاورات کا خصوصیت کے ساتھ استعمال کیا جو آپ کے دور میں رائج تھے۔ ترجمے کا مقصد، مُراد حکم کو واضح کرنا ہے نہ کہ محض ایک زبان کے جملے کو دوسری زبان میں بدل دینا، کنز الایمان اس حُسن معنوی سے بخوبی آراستہ ہے۔ اپنے تو ایک طرف رہے غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے کہ اول تا آخر ترجمہ کنز الایمان میں ایک بھی لفظ خلاف شریعت نہیں بلکہ اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ جب آیت میں اللہ رب العزت کا ذکر آیا تو ترجمہ کرتے وقت اس کی عظمت و کبریائی پیش نظر رہی، اور جب انبیاء علیہم السلام کا ذکر آیا تو مقام رسالت کے شایان شان الفاظ لکھے گئے۔

ترجمہ کنز الایمان کب اور کیسے؟

کنز الایمان سے پہلے تقریباً 13 اردو تراجم موجود تھے، ان میں سے ایک لفظی ترجمہ تھا جس سے عوام کام مستفید ہونا دشوار ترین تھا، دوسرا اگرچہ با محاورہ تھا لیکن زبان و بیان کی قدامت کے باعث عوام کی ذہنی سطح سے قدرے بلند تھا علاوہ ازیں ایک بد مذہب گروہ نے ان ترجموں میں اپنے عقائد کے مطابق کہیں تصرف بھی کر دیا تھا جس کی وجہ سے اصل تراجم مفقود تھے، تیسرا ترجمہ ایک ملحد کا تھا جس میں اس نے اپنے نیچری خیالات کو بھی داخل کر دیا تھا، اس ترجمے کو پڑھنا ایمان کے لئے زہر قاتل تھا۔ چنانچہ صحیح اور غلط سے مُبصر احادیث نبویہ و اقوال ائمہ کے مطابق ایک ترجمہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ کے مُرید و خلیفہ صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ القوی نے غالباً ۱۳۳۰ھ میں ترجمہ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزۃ کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ”یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ بلاضوکا بیوں کو لکھنا، بلاضوکا بیوں اور خرفوں کی تصحیح کرنا اور صحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب غلطی یا غلطیوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وقت بلاضور ہے، بغیر وضو نہ خھر کو چھوئے اور نہ کانٹے، خھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو

قرآن مجید فرقان حمید اللہ رب العزت کا ایسا عظیم الشان کلام ہے جس کا ایک حرف پڑھنے پر 10 نیکیوں کے ثواب کا وعدہ جلیلہ ہے۔ قرآن پاک کا نزول عربی زبان میں ہوا لہذا دیار عرب کے باشندوں کو اس کا پیغام سمجھنے کے لئے کسی مترجم کی حاجت نہ تھی۔ لیکن جب اسلام کا پیغام عرب کی سرحدوں کو عبور کرتا ہوا دنیا بھر میں عام ہونا شروع ہوا تو عربی زبان سے ناواقف قوموں کو اسے سمجھنے کے لئے مادری زبان کا سہارا لینا پڑا، چنانچہ فارسی زبان سے تراجم قرآن کا سلسلہ شروع ہوا جو تا دمِ تحریر اُردو، انگلش، فرانسیسی، ہنگر، سندھی، گجراتی، پشتو، پنجابی سمیت 100 سے زائد زبانوں تک پھیل چکا ہے۔ کئی زبانیں تو ایسی ہیں کہ ایک سے زائد تراجم موجود ہیں، اُردو ہی کو لیجئے تو اب تک متعدد تراجم مصنف شہود پر آپکے ہیں۔ ان تراجم میں جو فضل و کمال چودھویں صدی ہجری کے مجددِ دین و ملت، امام اہلسنت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمہ قرآن موسوم بہ ”کنز الایمان“ کو حاصل ہے، اسی کا حصہ ہے۔ ترجمہ کرنا اتنا آسان نہیں جتنا سمجھا جاتا ہے کیونکہ ترجمہ اصل کتاب کا گویا وجود ثانی ہوتا ہے۔ پھر کتاب اللہ کا ترجمہ کرنا تو اور بھی مشکل ہے۔ ترجمہ قرآن کو معتبر قرار دینے کے لئے عموماً اُن امور کو پیش نظر رکھا جاتا ہے: (۱) مترجم کی وجاہت علمی (۲) انداز بیان کی سلیسگی (۳) حق ترجمانی کی ادائیگی (۴) شریعت کی پاسداری۔ الحمد للہ عزوجل کنز الایمان میں یہ سب باتیں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ صاحب کنز الایمان اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن عقائد، کلام، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، تصوف، سلوک، ادب، لغت، تاریخ، مناظرہ، تفسیر، توقیت، یتیم جیسے 55 سے زائد علوم پر غور رکھنے والے ماہر عالم و مفتی اور فقیہ تھے کہ درجنوں نقلی اور عقلی علوم و فنون پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، آپ کی تصانیف مبارکہ میں آپ کی علمی طبیعت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ ”فتاویٰ رضویہ“ تو خیر فقہ میں غوطہ لگانے والوں کے لئے آسین کا کام دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ترجمہ کنز الایمان میں قرآن پاک کے مطالب و معانی کو اردو زبان

سے درمیانہ درجے کے تعلیم یافتہ لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ اور علماء و صوفیاء بھی اسلامی تربیت رکھنے والے اس سے فیضیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ظاہر پرستوں کی قلبی بھی اسے کھل جاتی ہے۔ یہ کتاب اپنے وقت کی پکار ہے“ (گنج بخش بحیثیت عالم) غازی کشمیر مفسر قرآن علامہ ابوالحسنات قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ترجمہ کشف النجیب کے مقدمہ میں محققِ دوراں حضرت حکیم محمد موی امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں ”ان کے ارشادات گرام و افاضات عالی (کشف النجیب) بجائے خود مرشد کامل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ڈاکٹر ظہور الدین نے لکھا ”کشف النجیب کا انداز بیان سادہ اور رقیق ہے۔ سب خراسانی کی خوبیوں کا حامل ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے جملے پورے در پورے چلے آتے ہیں۔ جن مسائل پر مصنف کو عبور ہے وہاں اسلوب بڑا صریح ہے جن عبارتوں میں واعظانہ رنگ ہے وہاں جوش و اخلاص زیادہ ہے جو کلام کا بارعب اور وزن دار بناتا ہے، کہیں سے کتاب کھولیں علم و حکمت سے لدی عبارتیں سامنے آتی ہیں۔“

وطن عزیز کے نامور محقق مولانا سید متین ہاشمی جن کی تصنیف ”سید جویز“ سے راقم نے ان سطور کیلئے استفادہ کیا ہے کشف النجیب کو حضرت علی جویہ کی زندہ و جاوید کرامت قرار دیتے ہیں۔ ان کے تاثرات ملاحظہ فرمائیے ”کشف النجیب جس طرح اپنے قاری کو گرفت میں لے لیتی ہے، کوئی کتاب اس انداز میں اپنی گرفت میں نہیں لیتی۔ کشف النجیب پڑھنے تو ایسا لگتا ہے کہ ایک رفیق سفر، ایک ہمدم و مساز، ایک شفیق چارہ گر، ایک ناصح مشفق اور ایک ایسا معالج ہم کلام ہے جس کا ہاتھ نفس انسانی کی نبض پر رکھا ہوا ہے۔ اس بناض سے آپ اپنے نفس کی کوئی برائی چھپا نہیں سکتے۔ وہ تجابات اٹھاتا چلا جا رہا ہے۔ مگر کسی لمحہ ناامید نہیں ہونے دیتا۔ ساتھ ہمت بھی بندھاتا جا رہا ہے راہ دشوار ضرور ہے مگر یہ راہ خلوص کی ایک قدم میں طے ہو سکتی ہے۔ آؤ میرا ہاتھ پکڑ لو، میری ہدایات پر عمل کرتے جاؤ تمہیں منزل پر پہنچا دوں گا“

صدیوں سے اہل علم سے خراج و وصول کرنے والی یہ عظیم کتاب بہت خفیم نہیں مگر اثر آفرینی میں سینکڑوں خفیم کتب پر بھاری ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے انسائیکلو پیڈیا کے مطابق ایک لاکھ الفاظ پر مشتمل اس کتاب میں حضرت مصنف علیہ الرحمہ نے 236 آیات قرآن 134 احادیث نبویہ اور 300 اقوال مشائخ نقل کئے ہیں۔ کتاب کے 39 ابواب ہیں اور گیارہ کشف تجابات ہیں۔ اسلوب تحریر متاثر کن ہے۔ اگر آپ اسلام کی روح، تصوف و طریقت کی حقیقت کو جاننا چاہتے ہوں، اصلاح نفس کے تمنائی ہوں، معرفت ذات اور معرفت رب کے آرزو مند ہوں، کسی روحانی مربی و مرشد کے متلاشی ہوں تو ایک بار کشف النجیب کا مطالعہ ضرور کیجئے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گنج بخشیں ان فیضان آپ کو محروم نہیں رکھے گا۔

حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن اپنے ظہرہ آفاق ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ میں اس کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں: ”اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا، اور یہی تہمت کہ تو معاف فرما دیتا ہے۔“ (بارہ ۲۵ الشوری آیت ۳۰)

علامہ ازیں آپ اپنے بیانات میں وقفاً فوقاً لوگوں کو کنز الایمان خریدنے کی بھی یوں ترغیب دلاتے رہتے ہیں کہ ”آپ ترجمہ قرآن لیں اور ضرور لیں مگر جب بھی لیں صرف کنز الایمان لیں کہ یہ ایک عاشق رسول اور ولی کامل کا ترجمہ ہے جس میں دربار الہی اور بارگاہ رسالت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و تقدس کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔“ الحمد للہ دعوت اسلامی کے مبلغین بھی آپ دامت برکاتہم العالیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسی طرح کنز الایمان کا ذکر کیا ہے جس میں سرگرم ہیں۔

تحریر کے ذریعے

کتاب، رسالہ، ماہنامہ، مقالہ یا کوئی مضمون لکھتے وقت تحریر کی جانے والی آیات کا ترجمہ، کنز الایمان سے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو اس قلمی کاوش کو پڑھنے والا ہر شخص ترجمہ کنز الایمان سے متعارف ہو جائے گا لیکن اس میں یہ بات پیش نظر رہے کہ ترجمہ کی ابتداء میں یا اس آیت کا حوالہ دیتے وقت ترجمہ کنز الایمان لکھ دیا جائے تاکہ پڑھنے والا آسانی سے سمجھ جائے کہ اس آیت کا ترجمہ کنز الایمان سے لیا گیا ہے نیز کنز الایمان کی اہمیت اور افادیت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے باقاعدہ مضامین کی اشاعت بھی بہت کارآمد ہے۔ قبلہ امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی دامت برکاتہم العالیہ کی کنز الایمان سے محبت صدمرحبا! تحریر میں بھی آپ کا دستور ہے کہ آیات قرآنیہ کا ترجمہ التزاماً کنز الایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور اسے واضح بھی کر دیتے ہیں۔ اسی طرح سنی علماء پر مشتمل دعوت اسلامی کے علمی، تحقیقی اور اشاعتی شعبہ ”المدینۃ العلمیۃ“ کی تمام کتب میں بھی آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے مع تصریح نام پیش کیا جاتا ہے۔ عنقریب ترجمہ کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان کی تسہیل و تخریج کے کام کا آغاز ہونے والا ہے۔ (الحمد للہ اس شعبہ کے تحت چھ شعبہ جات ہیں جن کی طرف سے 142 کتب طباعت کے مراحل سے گزر کر مقبول عام کا درجہ پا چکی ہیں جن میں جدالمتار علی رد المحتار اور بہار شریعت کی تخریج سرفہرست ہے اور 22 کتب عنقریب منظر عام پر آجائیں گی۔) (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)

انفرادی کوشش کے ذریعے

اپنے ساتھ تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں چاہے یہ تعلق رشتہ داری کے حوالے سے ہو یا تجارت کے حوالے سے دوست ہوں یا صرف شناسائی ہوں انہیں قرآن پاک کا ترجمہ کنز الایمان پڑھنے کی اہمیت بتا کر ترغیب دی جائے اس طرح کنز

ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ اس لئے جس سے جو بن پڑے احقاق حق کے لئے کوششیں کرے۔ آج کی دنیا دلائل کی دنیا ہے اس لئے ترجمہ کنز الایمان کے امتیازی اوصاف کا چرچا کیا جائے تاکہ لوگوں کے دل و دماغ میں ترجمہ کنز الایمان کی اہمیت راسخ ہو جائے۔ اہمیت کو عام کرنے کے ساتھ کنز الایمان کے نسخوں کو بھی عام کیا جائے، جن زبانوں میں کنز الایمان کا ترجمہ ہو چکا ہے ان کی بھی تشہیر ہونی چاہئے۔

کنز الایمان کو عام کرنے کے ذرائع

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمہ قرآن کنز الایمان کو عوام الناس تک پہنچانے اور ان میں مقبول عام بنانے کے لئے درج ذیل ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں: (1) بیان کے ذریعے (2) تحریر کے ذریعے (3) انفرادی کوشش کے ذریعے (4) مساجد میں رکھ کر (5) دیب سائنس کے ذریعے (6) تحفہ دے کر (7) جہیز میں دے کر (8) اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) میں عام کر کے (9) فتاویٰ کے ذریعے (10) نیل خانہ جات میں عام کر کے (11) ٹی وی چینل کے ذریعے (12) مکاتب میں۔

بیان کے ذریعے

مبلغین یا واعظین جب بھی بیان کریں تو دوران بیان پڑھی جانے والی آیات کا ترجمہ کنز الایمان سے پیش کریں اور یہ وضاحت بھی کر دیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کنز الایمان میں اس آیت کا ترجمہ کچھ یوں کرتے ہیں یا صرف اتنا کہہ دے کہ ”ترجمہ کنز الایمان“۔ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سننے والوں کو اس کا تعارف ہو جائے گا۔ اگر دوران بیان مختصر الفاظ میں کنز الایمان خرید کر پڑھنے کی ترغیب دلا دی جائے تو کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی اسے خرید ہی لیں گے یوں کنز الایمان کو عام کرنے میں مدد ملے گی۔

الحمد للہ عزوجل امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کا برہنہ برہس سے معمول ہے کہ اپنے بیانات میں آیات قرآنیہ کا ترجمہ بالالتزام کنز الایمان ہی سے پیش کرتے ہیں اور سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر اس انداز میں کرتے ہیں کہ سننے والے کے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے اور ترجمہ و تخریج کی اہمیت و عظمت اس پر روشن ہو جائے، ترجمہ بیان کرنے کا انداز یہ ہوتا ہے مثلاً اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ نمبر ۲۵ سورۃ الشوری آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا أَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيُغْفِرُ عَنْ ذُنُوبِكُمْ﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجتہد دین و ملت، حامی سنت، مانی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت،

جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔ آپ نے عرض کی: ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتظام کرے اور حقوق خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ کرنے کا ہم کو بڑا افسوس ہوگا۔“ آپ کے اس معروض کے بعد ترجمہ کا کام شروع کر دیا گیا۔ ترجمہ کا طریقہ یہ تھا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّةِ زبانی طور پر آیات کریمہ کا ترجمہ بولتے جاتے اور صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس کو لکھتے رہتے لیکن یہ ترجمہ اس طرح پر نہیں تھا کہ آپ پہلے کتب تفسیر و لغت کو ملاحظہ فرماتے بعدہ آیت کے معنی کو سوچتے پھر ترجمہ بیان کرتے بلکہ آپ قرآن مجید کا فی البدیہہ برجستہ ترجمہ زبانی طور پر اس طرح بولتے جاتے جیسے کوئی پختہ یادداشت کا حافظ اپنی قوت حافظہ پر بغیر زور ڈالے قرآن شریف روانی سے پڑھتا جاتا ہے۔ پھر جب حضرت صدر الشریعہ اور دیگر علمائے حاضرین اعلیٰ حضرت کے ترجمے کا کتب تفسیر سے تامل کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّةِ کا یہ برجستہ فی البدیہہ ترجمہ تفسیر معتبرہ کے بالکل مطابق ہے۔ بالفرض اسی قلیل وقت میں یہ ترجمہ کا کام ہوتا رہا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَالِیِّ صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مساعی جلیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور ایک سال سے بھی کم مدت میں ”ترجمہ کنز الایمان“ مکمل ہو گیا۔ یوں آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجْتَہِدِ و اعظم، امام اہلسنت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّةِ کے لکھے ہوئے قرآن پاک کے صحیح ترجمہ ”تسبیحہ کنز الایمان“ سے مستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدر الشریعہ) کی ممنون احسان ہے اور إِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

آج کی دنیا

آج دنیا میں ذرائع ابلاغ ایسے تیز رفتار ہو چکے ہیں کہ ساری دنیا ایک گہرائی کی مثل ہو گئی ہے، دنیا کے کسی گوشے میں کوئی واقعہ ہو، دُور دراز کے رہنے والے بھی اسی وقت اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں جیسے ایک گھر کے دو کمروں کا معاملہ ہو۔ صبح کے وقت پیدا ہونے والا فتنہ شام تک پل کر ایسا جوان ہو چکا ہوتا ہے کہ اس کا مقابلہ دشوار ہو جاتا ہے۔ ایسے حالات کہ جب اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام دشمن لوگ مسلمانوں کو ان کا دین سکھانے کے نام پر ایمان کی دولت لوٹنے اور کردار کی عظمت کو وادعا کرنے کی مذموم سی میں مصروف ہیں، قرآن مجید کے نام پر مسلمانوں کو قرآنی تعلیمات سے بہت دُور لے جا رہے ہیں، باطل کو مٹانے کے لئے حق کا اجالا پھیلانے کی جتنی ضرورت آج

کثرت ہوتی ہے جو عموماً قرآن و سنت کی تعلیم سے بے بہرہ ہوتے ہیں اسی وجہ سے نفس و شیطان کے بہکاوے میں آکر قتل و غارت، فائرنگ، دہشت گردی، توڑ پھوڑ، چوری، ڈکیتی، زنا کاری، منشیات فروشی، جوا اور نہ جانے کیسے کیسے جرائم میں مبتلا ہو کر بلا خر جیلوں میں مقید ہوتے ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے، الحمد للہ دعوت اسلامی کی ”مجلس فیضان قرآن“ کی کوشش ہے کہ ان قیدیوں میں اچھے اخلاقیات و نظریات فروغ پائیں۔ اس سلسلے میں بہت کم مدت میں اس مجلس نے پاکستان بھر کی 57 جیلوں میں مدنی حلقوں کو قائم کیا ہے یہ مجلس مختلف جیلوں میں بیروں اور مساجد کا قیام بھی عمل میں لاری ہے۔ ان مساجد اور بیروں میں مدرسۃ المدینہ بالغان اور مختلف کورسز مثلاً قاعدہ کورس، شریعت کورس، مدرس کورس وغیرہ ہیں جس میں تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنز الایمان کے حلقے لگائے جاتے ہیں جبکہ 47 جیلوں کے اندر ”المدینہ لائبریری“ کا قیام جن میں ترجمہ قرآن بھی رکھا گیا ہے۔

ٹی وی چینل کے ذریعے

میڈیا پر آنے والے علمائے کرام کو چاہئے کہ موقع کی مناسبت سے کنز الایمان کا تعارف کرواتے رہیں۔ الحمد للہ دعوت اسلامی کے ”منذنی چینل“ پر فیضان کنز الایمان کے نام سے ایک سلسلہ بھی پیش کیا جا رہا ہے۔

مکاتب میں

الحمد للہ اس وقت اہلسنت کے کثیر مکاتب ہیں جو کہ مختلف ناموں سے مارکیٹ میں متنوع موضوعات پر کتب شائع کرتے رہتے ہیں اور اپنی کتب کا دوسرے مکاتب کی کتب سے تبادلہ کرتے ہیں اگر کنز الایمان کو بھی اسی طرح تمام مکاتب میں رکھا جائے اور اپنی کتب کے ساتھ دیگر مکاتب میں روانہ کیا جائے تو اس سے بھی ترجمہ کنز الایمان عام ہوگا۔ الحمد للہ اس وقت دعوت اسلامی کے پاکستان میں 300 سے زائد مکاتب و بچتے (اسٹال) ہیں جن کے ذریعے کنز الایمان کے لاکھوں نسخے فروخت ہو چکے ہیں جبکہ بیرون ملک میں مکاتب المدینہ کی تعداد اور کنز الایمان کی فروخت اس کے علاوہ ہے۔ دعوت اسلامی کے ملک اور بیرون ملک ہزاروں ہفتہ وار اور کئی سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں جن میں کنز الایمان کو فروخت کرنے کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے، دعوت اسلامی کا بین الاقوامی اجتماع مدینہ الاولیاء لبنان میں ہوتا ہے اس میں اسمال کنز الایمان کے سینکڑوں نسخے فروخت ہوئے۔ آج کل کتب میلوں کا بھی رواج ہے، ایسے مقامات پر مکتبہ المدینہ کا بستہ (اسٹال) لگا کر کنز الایمان اور علماء اہلسنت کی کتب فروخت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔



دیا جاتا ہے، اگر کنز الایمان کے ترجمے والا قرآن پاک دیا جائے تو اس کی برکتیں بیٹی کے سرال والوں کو بھی ملیں گی۔ الحمد للہ اسلامی بہنوں میں مدنی کام کے سلسلے میں دعوت اسلامی کے دنیا بھر میں مدنی حلقے، ہفتہ وار اجتماعات اور متعدد جامعات المدینہ للبنات اور مدارس المدینہ للبنات قائم ہیں۔ ان کو منظم کرنے کے لیے اسلامی بہنوں کی مجلس مشاورت بھی ہے۔ جون 2008ء کی کارکردگی کے مطابق پاکستان میں تقریباً 136245 اجتماعات ہوتے ہیں اور شرکاء کی تعداد 136245 ہے جن میں ترجمہ قرآن کنز الایمان کا مطالعہ کرنے اور جہیز میں دینے کی ترغیب دلائی جاتی ہے۔

اسکولز و کالجز اور جامعات میں عام کرکے

با اثر شخصیات کو چاہئے کہ اسکولز و کالجز اور جامعات (یونیورسٹیز) کی لائبریریوں میں کنز الایمان رکھوانے کی ترکیب کریں۔ اسکولز و کالجز میں دعوت اسلامی کا مدنی کام کرنے والی ”مجلس شعبہ تعلیم“ ہے جو کہ پاکستان بھر میں قائم کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبہ و لکچرارز کو دعوت اسلامی کے بارہ مدنی کاموں سے متعارف کراتی ہے جس میں رات کو مدرسہ بالغان کا انعقاد بھی ہے جس کے ذریعے قرآن پاک صحیح قرأت کے ساتھ سکھایا جاتا ہے اور ترجمہ کنز الایمان کو کالج و یونیورسٹیز میں ہونے والے مختلف تقریبات میں متعارف کروایا جاتا ہے اور تحفے میں بھی پیش کیا جاتا ہے اس کے علاوہ پاکستان بھر میں درس نظامی کے لئے 112 سے زائد قائم جامعات المدینہ میں ہزاروں طلبہ و طالبات کو بالعموم اور درجہ ثانیہ والوں کو بالخصوص ترجمہ کنز الایمان پڑھنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

فتاویٰ کے ذریعے

مسلمانوں کی کثیر تعداد دینی مسائل میں شرعی رہنمائی کے لیے دارالافتاء سے رجوع کرتی ہے اور کثیر علمائے اہلسنت اپنے مراکز سے فتاویٰ جاری فرماتے ہیں۔ اگر ہمارے مفتیان کرام ان فتاویٰ میں قرآنی آیات کو پیش کرتے ہوئے انہیں ترجمہ کنز الایمان سے مزین کر دیں تو اس سے بھی کنز الایمان کے عام ہونے کو ترویج ملے گی۔ الحمد للہ دعوت اسلامی کے تحت پاکستان کے کئی شہروں میں دارالافتاء بنام دارالافتاء اہلسنت قائم ہیں جن میں جاری ہونے والے فتاویٰ میں قرآنی آیات کے تحت ترجمہ کنز الایمان بھی دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ تخصص فی الفقہ (مفتی کورس) کرنے والے علماء کے نصابی مطالعہ میں ترجمہ کنز الایمان مع تفسیر خزائن العرفان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

جیل خانوں میں عام کرکے

معاشی میں پائے جانے والے مختلف

طبقات میں ایک طبقہ جیلوں میں بند قیدیوں کا بھی ہے اور یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ جیلوں میں ایسے لوگوں کی

الایمان کا تعارف انتہائی مؤثر انداز میں ہوگا۔

مساجد میں رکھ کر

اہلسنت کی تمام مساجد میں ترجمہ کنز الایمان بھی ہو اس طرح نمازی اسلامی بھائی بھی کنز الایمان پڑھنے کی سعادتوں سے مشرف ہوتے رہیں گے۔ الحمد للہ عزوجل دعوت اسلامی کے منذنی ماحول میں ہر ذیلی حلقے میں ”المدینہ لائبریری“ کے قیام کا مدف ہے، اس لائبریری کی مجوزہ کتب میں سر فہرست کنز الایمان ہے کثیر علاقوں میں ان کا قیام بھی عمل میں آچکا ہے ذیلی حلقہ دعوت اسلامی کی اصطلاح ہے عموماً سنی مسجد کو کہا جاتا ہے جہاں مسجد نہ ہو وہاں کسی مکان یا دوکان کرایہ پر لے کر یا مالک کی اجازت سے مدنی کام کی ترکیب بنائی جاتی ہے صرف پاکستان میں 50 ہزار ذیلی حلقے بنانے کی کوشش ہے اکثر بن چکے ہیں۔ ہر ذیلی حلقے میں روزانہ نماز فجر کے بعد اجتماعی طور پر تین آیات کی تلاوت مع ترجمہ کنز الایمان و تفسیر خزائن العرفان ہوتی ہے۔

ویب سائٹ کے ذریعے

جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں انٹرنیٹ نے دنیا کو گلوبل ویلج بنا دیا ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنا پیغام انتہائی کم وقت میں دنیا کے کونے کونے تک پہنچا سکتے ہیں۔ کنز الایمان کی تفسیر کے لئے انٹرنیٹ کا استعمال بھی بہت مفید ہے۔ اس پر کچھ ایسی ویب سائٹس بنائی جائیں جن پر مکمل قرآن پاک کنز الایمان کے ترجمے کے ساتھ رکھا جائے یا ایسی ویب سائٹس کا لنک دے دیا جائے کہ جن پر ترجمہ کنز الایمان موجود ہے نیز ای میل کے ذریعے اپنے ساتھ وابستہ اسلامی بھائیوں کو کنز الایمان بھیجنا بھی اس کی اشاعت میں معاون ہوگا۔ الحمد للہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیض سے اس معاملے میں بھی دعوت اسلامی نے اچھی پیش رفت کی ہے دنیا بھر میں فیض رضا اور فیضان کنز الایمان کی دھومیں مچانے کے مقدس جذبے کے پیش نظر دعوت اسلامی نے اپنی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر کنز الایمان شریف اور خلیفہ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی کا تفسیری حاشیہ ”خزائن العرفان“ کو یونی کوڈ میں پیش کیا ہے۔

تحفہ دے کر

جب بھی کسی اسلامی بھائی کو خوشی کے موقع پر یا ویسے ہی تحفہ دینے کی ترکیب ہو تو اس میں تنہا یا دیگر تحائف کے ساتھ ترجمہ قرآن کنز الایمان بھی تحفہ میں دے دیا جائے اس طرح آپ کے ہمد اعمال میں نیکیوں کا خزانہ آنے کے ساتھ ساتھ کنز الایمان کا تعارف بھی ہو جائے گا۔

جہیز میں دے کر

ہمارے ہاں عموماً جہیز میں بیٹی کو قرآن پاک بھی

صدر انجمن: مجھے انجمن طلباء اسلام میں شامل ہونے چودہ سال گزر گئے۔ تنظیمی زندگی کا آغاز یونٹ ناظم سے کیا اور منتخب ہوتے ہوئے آج دوسری مرتبہ صدر منتخب ہوا۔ اس سارے سفر میں میں نے اپنے مشاہدات اور تجربات سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ انجمن طلباء اسلام کو چلانے والی کوئی روحانی قوت ہے ذمہ داران نہیں چلاتے بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہ راست نگاہ عنایت سے انجمن کا قافلہ رواں دواں ہے۔ تنظیم میں موجود

گفتگو

سید راشد علی گردیزی

مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام و متحدہ طلباء محاذ پاکستان



انجمن طلباء اسلام کے فوٹب مرکز صدر سید راشد علی گردیزی 1994 میں انجمن طلباء اسلام میں شامل ہوئے۔ تنظیمی زندگی کا آغاز یونٹ خازن سے کیا مرکزی صدر بننے تک ناظم یونٹ، ناظم کالج، ضلعی جنرل سیکریٹری، ضلع ناظم، پریس سیکریٹری پنجاب، جوائنٹ سیکریٹری پنجاب، نائب ناظم اول پنجاب، مرکزی جوائنٹ سیکریٹری، ناظم پنجاب کی ذمہ داریاں نبھاتے رہے۔ شاہ صاحب نے اپنی تنظیمی زندگی کے 14 سال انجمن طلباء اسلام کی خدمت کی سعادت حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو صوبہ پنجاب کا تین بار ناظم منتخب کیا گیا۔ اور بعد ازاں صدر انجمن کی ذمہ داری سونپی گئی آپ صدارت کے عظیم منصب پر فائز ہوئے ہی تھے کہ آپ کو متحدہ طلبہ محاذ کا صدر منتخب کیا گیا آپ کا آبائی گاؤں موہری فرمان شاہ ضلع پونچھ شیمیر میں ہے۔ جہاں ملتان شہر کے بانی سید شاہ یوسف گردیزی ملتانی علیہ الرحمہ کی اولاد سادات گردیزی آباد ہے۔ آپ نے تنظیمی مصروفیات کے دوران دو کتابیں بھی لکھی جو پورے ملک میں بے حد مقبول ہوئیں۔ صدر انجمن نے اس عظیم اعزاز کو اپنے والدین کی دعاؤں، اپنے بہن بھائیوں کے تعاون اور ممتاز روحانی اسکالر پروفیسر ڈاکٹر عبدالغنی کی تربیت کا نتیجہ قرار دیا۔

دوستوں کے درمیان اختلافات کا ہونا فطری ہے۔ کیونکہ اصل میں جو بارگاہ اس تنظیم کو چلا رہی ہے وہی اس کو سنبھالادے گی۔ بالکل ایسے ہی جیسے حضرت عبدالملک مطلب رضی اللہ عنہ نے ابراہام کے لشکر کو دیکھ کر اپنے اونٹ لے کر مکہ سے باہر چلے اور کہا کہ جس کا کعبہ ہے وہی خدا اپنے گھر کی حفاظت کرے گا۔ اللہ نے ابا تیل پرندوں کے ذریعے اپنے گھر کی حفاظت کی تھی۔ اور آج اگر لوگ انجمن طلباء اسلام کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں تو ہم اپنی روحانی قوتوں اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ استغاثہ پیش کرتے ہیں کہ ”یا رسول اللہ انظر حالنا“

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کے کام میں بہتری کیلئے آئندہ کیا لائحہ عمل ہے؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام کے کام کو آگے بڑھانے کا ایک ہی فارمولا ہے کہ جیسے بابائے قوم نے فرمایا کام کام اور صرف کام، تنظیمی زندگی میں ٹھہراؤ موت ہے زنگ لگ جاتا ہے ان کارکنان

بکھر جاتی ہے وہ قیادت جو پالیسی مرتب نہ کر سکے۔

کی صلاحیتوں کو جن کے پاس کرنے کو کچھ نہ ہو۔ مردہ ہو جاتی ہے وہ یونٹیں جہاں ہفتہ روزہ اجلاس نہ ہو۔ بکھر جاتی ہے وہ قیادت جو پالیسی مرتب نہ کر سکے۔ تنظیمی کام کو بڑھانا ہے تو ہمیں بروقت پالیسی بنانا ہوگی یونٹ سے لے کر شاخ اضلاع اور ڈویژن کو متحرک کرنا ہوگا۔ اگر تنظیم میں نامزدگیوں کے سلسلے کو ختم کر کے انتخابات کے نظام کو بحال کیا جائے جو کہ ہمارا عزم ہے تو تنظیم صحیح

امیدوں پر پورا نہ اتر سکوں تو دنیا میں مجھے دوستوں کے سامنے شرمندگی ہوگی اور آخرت میں بھی مجھے حساب دینا ہوگا۔ اس لئے

انجمن طلباء اسلام کو چلانے والی کوئی روحانی قوت ہے ذمہ داران نہیں چلاتے بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی براہ راست نگاہ عنایت سے انجمن کا قافلہ رواں دواں ہے۔

میں نے منتخب ہونے کے بعد اپنی تمام مصروفیات کو ختم کر کے صرف انجمن کے کام کیلئے دن رات وقف کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ مصطفائی نیوز: کیا یہ ذمہ داری آپ کو اپنے دوستوں گھر والوں اور تعلیم سے دور تو نہیں کر رہی؟

صدر انجمن: میں سمجھتا ہوں کہ انجمن کا کوئی بھی ذمہ دار اس وقت تک ایک اچھا مثالی کارکن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ تعلق کو مضبوط نہ کر لے۔ چونکہ تنظیمی مصروفیات کی بناء پر آپ کا گھر والوں کو ناظم دینا مشکل ہوتا ہے تاہم اگر آپ نے اپنے گھر والوں کو اپنی مصروفیات اور انجمن طلباء اسلام کے پیغام سے آگاہ کر رکھا ہے تو آپ یہ سمجھیں کہ آپ کے دوست اور گھر والے نہ صرف آپ سے مطمئن ہوں گے بلکہ آپ کے بہترین معاون اور مددگار ہوں گے مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کریں؟

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام میں کیسے شامل ہوئے؟
صدر انجمن: 1994ء میں جب میں 9th کلاس کا طالب علم تھا تو ہمارے محلے میں مفکر اسلام علامہ ریاض حسین شاہ صاحب کی سربراہی میں کام کرنے والے ادارہ تعلیمات اسلامیہ کے ذریعے انجمن طلباء اسلام کی یونٹ قائم ہوئی تو ناظم یونٹ راجہ محمد ادریس کی دعوت پر باقاعدہ مشورہ مطالعہ کرنے کے بعد شمولیت اختیار کی۔ یونٹ کی افتتاحی تقریب میں اس وقت کے ڈیڑھ مل ناظم امجد نذیر بھٹی سٹی ناظم احسان اکبر عباسی سٹی جنرل سیکریٹری الطہر محمود فاروقی اور ادارہ تعلیمات اسلامیہ کے طالب علم علامہ لیاقت علی شریک تھے۔ انجمن طلباء اسلام کی یونٹ کے قیام میں تنظیم الفلاح کے سر

میں سمجھتا ہوں کہ انجمن کا کوئی بھی ذمہ دار اس وقت تک ایک اچھا مثالی کارکن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ تعلیم کے ساتھ اپنے دوستوں اور گھر والوں کے ساتھ تعلق کو مضبوط نہ کر لے۔

پرست پیکر اخلاص حافظ سلامت علی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کے مرکزی صدر منتخب ہونے پر آپ کے کیا تاثرات ہیں؟

صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر مجھے اس بھاری ذمہ داری کی وجہ سے ایک ڈر کا احساس ہے کہ دوستوں نے جس محبت کے ساتھ مجھے صدر منتخب کیا ہے کہیں میں ان کی

متعصب اور اسلام دشمن ہے یہودی معاشی طور پر اتنے مضبوط ہیں کہ امریکہ میں حکومت میں نہ ہونے کے باوجود بھی ان کی پالیسیوں پر امریکن جو مذہبی طور پر عیسائی ہیں عمل کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے امریکہ اور یو این او کے ایماء پر فلسطین کے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر کے ناجائز اور غیر فطری ریاست قائم کر رکھی ہے جس کو آج تک پاکستان نے بطور ایک ملک تسلیم نہیں کیا۔ اس ریاست کے قیام کے شروع دن سے ہی پاکستان نے اس کی مخالفت کی لیکن بد قسمتی سے بعض مفاد پرست عرب ممالک تعاون کے تعاون سے انہوں نے اپنی ریاست کو دن بدن جغرافیائی طور پر بڑھانا شروع کر دیا اور اب کی بار اسرائیل نے غزہ پر گولوں کی بارش کر کے قلم کی انتہا کر دی مگر افسوس تمام ممالک خاموش ہیں یو این او نے چپ سادھ لی اور روزانہ معصوم بچے، خواتین اور لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ ہم شہدائے فلسطین کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ان کے جذبہ جہاد اور استقامت کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔ جنہوں نے بیت المقدس کی آزادی کا بیڑا اٹھا رکھا ہے فلسطین کے مسلمان عالم اسلام کے ترجمان بن چکے ہیں۔ کاش فلسطین اور پاکستان کی سرحدیں ملتی ہوتیں تو آج ہم اپنے بھائیوں کی مدد کر سکتے مہاجرین کو پناہ دے سکتے ان کے شانہ بشانہ اسرائیلیوں کے ساتھ لڑتے۔ اگر ہماری حکومت مخلص ہوتی تو یہ فاصلے مٹ سکتے تھے کیونکہ اگر پاکستان سے تعلق رکھنے والے قادیانی 600 کی تعداد میں اسرائیلی فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں فلسطین جاسکتے۔

مصطفائی نیوز: عالم اسلام کی نمائندہ تنظیم OIC کے کردار کے

ہم شہدائے فلسطین کو سلام پیش کرتے ہیں۔ ان کے جذبہ جہاد اور استقامت کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔

بارے میں آپ کیا کہیں گے؟
صدر انجمن: آپ کو کس نے کہا کہ آئی سی عالم اسلام کی نمائندہ تنظیم ہے، وہ تنظیم بھلا کیسے مسلمانوں کی نمائندگی کر سکتی ہے کہ جس نے کبھی بھی مسلمانوں کی ترجمانی کا حق ادا نہیں کیا۔ اس کو ختم کر دینا چاہیے۔

مصطفائی نیوز: مسئلہ کشمیر پر اقوام متحدہ کی قراردادیں بے عملی کا شکار کیوں ہیں؟

صدر انجمن: چونکہ اقوام متحدہ ان قراردادوں پر عمل کرتی ہے جن پر پانچ ممالک میں کوئی ایک بھی ویٹو کا حق استعمال نہ کریں بد قسمتی سے پاکستان کو تا کام خارجہ پالیسی کی وجہ سے پانچوں ممالک میں سوائے چین کے تعلقات اچھے نہیں۔ اور اب صدر زرداری نے

کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ مصطفائی تحریک کے ذمہ داران کو چاہیے کہ تمام سیاسی، مذہبی اور سماجی وابستگیوں سے علیحدہ ہو کر ایک نکاتی ایجنڈے یعنی سابقین کو منظم کرنا شروع کر

سابقین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منظم ہوں اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے عملی میدان میں قدم رکھیں اور اس نعرے کی تکمیل کریں۔

دیں۔ چونکہ رفقہ میں سے بہت سارے ایسے ہیں جو عمل سیاست میں حصہ لینے کے خواہاں ہیں اور مصطفائی تحریک ایک غیر سیاسی تنظیم ہے۔ سیاست میں دلچسپی رکھنے والے رفقہ کو مصطفائی تحریک کے تحت یا علیحدہ منظم ہونا ہو گا۔ تاہم مصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی نے بھی بڑی حد تک سابقین کو منظم کر رکھا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ضرورت اس امر کی ہے کہ سابقین کی تمام سماجی (مصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی) فلاحی، (مصطفائی تحریک) اور سیاسی تنظیمیں باہم مربوط ہونی چاہئیں۔ تاکہ معاشرے سے نظام حکومت تک کا مرحلہ مکمل ہو۔ میں اس موقع پر اس بات کی ضرورت وضاحت کرنا چاہوں گا کہ سیاست شعبہ ممنوعہ نہیں ہے، انجمن طلباء اسلام کا غیر سیاسی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انجمن طلباء اسلام کسی سیاسی جماعت کی ذیلی تنظیم نہیں ہے اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں کہ انجمن طلباء اسلام کے لوگ انتخابات میں ووٹ نہیں ڈالتے معاشرے میں تبدیلیوں سے کوئی سروکار نہیں رکھتے اس ایجنڈے پر رہبر کونسل کا اجلاس بلایا جاسکتا ہے۔

مصطفائی تحریک کے ذمہ داران کو چاہیے کہ تمام سیاسی، مذہبی اور سماجی وابستگیوں سے علیحدہ ہو کر ایک نکاتی ایجنڈے یعنی سابقین کو منظم کرنا شروع کر دیں۔

مصطفائی نیوز: غزہ پر اسرائیلی جارحیت پر آپ کیا کہتے ہیں؟
صدر انجمن: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر فرما دین کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہودی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو سب سے زیادہ

انداز میں منظم ہو جائے گی میرا یہ نگرش ہے کہ آئندہ جون میں سالانہ انتخابات کے موقع پر مرکز اور صوبوں کے الیکشن کے بعد ڈویژنل انتخابات موقع پر ہی منعقد ہوں۔ کیونکہ دستور میں بھی اسی بات کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس سے تنظیم اپنے نئے سیکشن کے آغاز سے ہی ایک نئے ولولے کے ساتھ آغاز سفر کرتے ہیں۔

مصطفائی نیوز: گھر سے کتب، کتب سے معاشرہ اور معاشرہ سے مصطفائی حکومت تک کی اصطلاح کی وضاحت کریں؟
صدر انجمن: انجمن طلباء اسلام نے 41 سالہ زندگی میں گھر سے کتب اور کتب سے معاشرے تک اپنی جدوجہد کا لوہا منوایا ہے تاہم معاشرے سے نظام حکومت تک ابھی سفر جاری ہے۔ جس کے لئے ابھی تک روڈ میپ کا تعین نہ سکا۔ تاہم تاہم اب بار بار فکر و دانش اس بات پر سر جوڑ رہے ہیں کہ انجمن طلباء اسلام اس آخری مرحلے میں کیسے قدم رکھیں، اور کس طرح ملک میں نظام مصطفیٰ کے لئے عملی طور پر کام کر سکیں۔ میرے خیال میں یہ سابقین کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منظم ہوں اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے عملی میدان میں قدم رکھیں اور اس نعرے کی تکمیل کریں۔

1991ء میں مصطفائی تحریک نے سابقین کو منظم کرنے کا بیڑہ اٹھا جو بڑی کامیاب کوشش رہی

مصطفائی نیوز: انجمن طلباء اسلام کا سرمایہ، رفقہ انجمن ہیں اس پر آپ کیا کہتے ہیں۔
صدر انجمن: اس میں کوئی شک نہیں کہ انجمن طلباء اسلام کی کل کمائی رفقہ انجمن ہیں۔ جن کو میں اکثر پھولوں کی خوشبو قرار دیتا ہوں۔ کیونکہ انجمن طلباء اسلام کے کارکنان پھول ہیں اور رفقہ خوشبو۔ جیسے پھول خوشبو کے بغیر ادھورا ہے ویسے ہی خوشبو پھول کے بغیر نہیں آ سکتی۔

مصطفائی نیوز: رفقہ انجمن کسی ایک پلیٹ فارم پر منظم نہ ہو سکے کیوں؟

صدر انجمن: چونکہ انجمن طلباء اسلام کا قیام 1968 میں لایا گیا اس کے بعد ایک بڑا عرصہ انجمن کے سابقین نے اپنی جماعت نہ بنائی جس کا نقصان یہ ہوا کہ رفقہ کی ایک کثیر تعداد مختلف فلاحی، مذہبی اور سیاسی جماعتوں میں منقسم ہو گئی، بعد ازاں 1991ء میں مصطفائی تحریک نے سابقین کو منظم کرنے کا بیڑہ اٹھا جو بڑی کامیاب کوشش رہی تاہم مصطفائی تحریک کے مرکزی عہدیدار بھی تا حال دیگر تنظیموں کے بھی عہدیدار ہیں اور جزوقتی مصطفائی تحریک کے لئے وقت نکالتے ہیں۔ اس لئے سابقین کو منظم

پیارے دوستو!

نئے سال کی آمد پر عہد کریں کہ ہم نے اس سال اپنے سابقین کو اور عزت دینی ہے انہیں آگے بڑھ کر ملنا ہے ان کا احترام کرنا ہے کیونکہ انہیں کے کارکنان پھول اور سابقین پھول کی خوشبو کی مانند ہیں جو معاشرے میں خوشبو کی طرح بکھر کر لوگوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

آخری بات:

تختیم کو نقصان پہنچانے والی عادت غیبت ہے اپنے دوست کی عدم موجودگی میں اس کی برائی کرنا انتہائی ناپسندیدہ فعل ہے خدا اس سال کی شروعات میں اپنے آپ سے عہد کریں کہ کسی کی برائی نہیں کریں گے، لوگوں کے عیب چھپائیں گے اللہ تعالیٰ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمارے عیب چھپائے گا۔

انہیں ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے۔ اگر ہم اپنی کارکردگی کا جائزہ لیں تو ہمیں احساس ہوگا کہ جتنی ہماری تختیم عظیم ہے اتنی عظمت ہم نہ حاصل کر سکے۔ فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضے ہم پورے نہ کر سکے، اپنے تمام رشتے داروں اور دوستوں کو انہیں کا پیغام نہ پہنچا سکے، جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مومن کا آج کل سے بہتر ہوتا ہے۔“

یہ لکھتے ہیں مومن کی نئی آن نئی شان

کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

تمام کارکنان غور و غوض کریں کہ ہم نے گزشتہ سال کتنے طلباء کو انہیں کا ہمدرد بنایا اور اس سال کیلئے عہد کریں کہ زیادہ سے زیادہ طلباء کو انہیں میں شامل کریں گے۔ پچھلے سال کی نسبت اس سال زیادہ پابندی کے ساتھ مسجد میں جائیں گے۔ آنے والے ہر دن میں کوئی ایک دن بھی ایسا نہ گزرے کہ جس میں قرآن پاک کی تلاوت نہ کی جائے۔

چین سے بنایا اعتماد کا رش بھی کھودیا ہے اس لئے یو این او کے ذریعے کشمیر کا مسئلہ حل کرنا ناممکن نظر آتا ہے۔ اب کشمیر اور پاکستان کی قیادت کو مل کر کوئی نئے راستے تلاش کرنے ہونگے۔ مصطفائی نیوز: سانحہ ممبئی کے پس پردہ حقائق کیا ہیں؟ صدر انجمن: یہ مشرف دور کی بیک ڈور ڈپلومسی کا نتیجہ ہے، اس میں ”را“ اور پاکستان دشمن عناصر ملوث ہیں پاکستان میں موجود مصطفائی نیوز: طلباء یونینز کے انتخابات کیلئے آپ کی کیا تیاریاں ہیں؟

صدر انجمن: طلباء یونینز کے انتخابات ہوتے نظر نہیں آ رہے تاہم بھرپور طریقے سے انتخابات لڑنے کیلئے تیار ہیں۔ حکومت یونین کے انتخابات کا اعلان کرے تا کہ ابہام ختم ہو۔ مشرف کی طرح اچانک اعلان کرنے سے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ حکومت اگر مخلص ہے تو بروقت یونینز کے انتخابات کا شیڈول دے تا کہ تمام تنظیمیں اپنی تیاری شروع کریں۔

مصطفائی نیوز: بطور مرکزی صدر طلباء محاذ آپ کا لائحہ عمل کیا ہے؟ صدر انجمن: میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ انجمن طلباء اسلام کو دس سال بعد متحدہ طلباء محاذ کی صدارت ملی ہے۔ اور میں اس اعزاز پر تمام طلباء برادری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور طلباء حقوق کیلئے اس عزم کا ارادہ کرتا ہوں کہ یونینز انتخابات سے قبل تمام طلباء تنظیمیں ایک مشترکہ ضابطہ تشکیل دیں گی تمام طلباء تنظیمیں اس پر سختی سے عمل کریں گی۔ تا کہ تمام تعلیمی اداروں کا امن برقرار رہے۔ اس سلسلے میں تمام تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی تشکیل کی جا چکی ہے جو تمام محرمات کا جائزہ لے گی۔

مصطفائی نیوز: کارکنان کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟ صدر انجمن: جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے ماہ و سال پوری رفتار کے ساتھ بھاگتے چلے جا رہے ہیں۔ حتیٰ کہ اب 2009 کا سال آ گیا۔ ہماری تختیم کو قائم ہوئے 41 سال بیت چکے ہیں۔ اور ہم سب اپنی اپنی ذریت کے بہترین ایام جوانی میں پہنچ چکے، اس موقع پر ذرا رک کر ہم نے اپنا اور اپنی تختیم کا جائزہ لینا ہے۔ کیا کھویا، کیا پایا، دیکھا جائے تو انجمن طلباء اسلام نے معاشرے میں انست نقوش مرتب کئے ہیں۔ اے فی آئی کی بازگشت مسجد کے محراب سے اسمبلی کے ایوان تک سنی جا رہی ہے۔ پاکستان کے ہر باشعور اور عام فرد کو انجمن کا تعارف حاصل ہو چکا ہے سب جانتے ہیں کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ، مقام مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کیلئے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تختیم کا نام انجمن طلباء اسلام ہے۔ اس کارکردگی پر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور ضرور سجدہ ریز ہونا چاہیے اور اس مقام کو دلانے میں شہدائے انجمن، غازیان انجمن، علماء کرام، مشائخ عظام، سابقین انجمن اور بے لوث کارکنان انجمن کے کردار کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اور

کرائے پر لینے ادینے کیلئے با اعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیمبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact: 0321-9241196 021-2214212

Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

A S R A
P R I N T E R S

Muhammad Ameen

2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph: 0212639532 Cell: 03219269425

مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

پروفیسر ڈاکٹر ظفر محمود قادری

مدد بھی شامل ہے۔ اسرائیل بھارت کو رقم مہیا کر رہا ہے تاکہ پاکستان کو ٹارگٹ بنایا جاسکے۔ بلوچستان میں بھارتی ایجنٹ پاکستان کو کھلے کھلے کرنے پر سرگرم عمل ہے۔

ایسے لوگ جن کا دین اور ایمان صرف اور صرف جیس ہے دشمنوں کے ناپاک عزائم کو کامیاب بنانے میں آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ اور اپنا یہ مشن خود کش حملہ آوروں کے ذریعہ پایہ تکمیل کو پہنچا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ظلم کی انتہا کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان میں ہر روز دہشت گردی کے حملے ہوتے ہیں۔ ہر روز افراد مرتے ہیں۔ عمارتیں تباہ ہوتی ہیں۔ جانیں تلف ہوتی ہیں۔ معیشت کو شدید دھچکا لگایا جاتا ہے۔ ہائے یہ مجبوری کہ ہم آہ بھی نہیں کر سکتے ہم اپنی زبان پر لفظ بھارت بھی نہیں لاسکتے یہ خود کش حملے، ٹارگٹ کٹنگ، قیمتی جانوں کا ضیاع اور افراد اتفری بے چینی اضطراب، پریشانی، مصائب آگ اور خون کا کھیل یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے۔ ہمارے اس ارض پاکستان میں۔ کیا بھارت کے علاوہ کسی اور کو پاکستان کو ختم کرنے میں دلچسپی ہے لیکن ہم اتنے بے بس کہ لب کشائی کرنے سے قاصر ہیں۔ اقوام متحدہ سے کوئی پوچھے، سلامتی کونسل کے مستقل ممبران

گیا مگر قرآن نے اس کو فتح مبین سے تعبیر کیا۔ اس وقت جنگ نہیں امن کی ضرورت ہے۔ اور پھر ہم نے یہ عہد کرنا ہے کہ یہ تیکواری جو ہمیشہ ہمارے وجود کو کاٹنے کیلئے تیاری رہتی ہے پہلے دو لخت کیا اب کھلے کھلے کرنا چاہتی ہے ہمارا ازلی دشمن بھارت اس سے دودھ ہاتھ کر لئے جائیں۔ Now or Never مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ۔ ہم نے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اسلامی اور پاکستانی بنانا ہے۔ قربانی دینا ہوگی، صحیح لیڈر شپ کا انتخاب کرنا ہوگا، ایسی قیادت جو صرف اور صرف پاکستان اور اسکے عوام کیلئے کام کرے جس کا ایجنڈا ”ڈانڈا اور جھنڈا“ نہ ہو بلکہ خدمت اور قربانی ہو اور جن کا مقصد حیات صرف اور صرف ”پاکستان“ ہو۔

عوام نے تعلیم کے شعبے میں ترقی کرنی ہے تاکہ ہماری معیشت اور سیاست مضبوط بنیادوں پر استوار ہو سکے یہ کوئی مشکل کام نہیں صرف اور صرف جذبہ صادق سے کام لیتے ہوئے اس جذبہ کو سامنے رکھتے ہوئے کہ پاکستان ہماری جان ہے کام اور صرف کام کرنا ہے قرآن مجید میں مسلمانوں کو دس کے مقابلے میں ایک مومن کو کافی گردانا ہے انڈیا تو صرف 3/4 گنا زیادہ ہے یہ کوئی مشکل کام نہیں۔ ہاں مشکل ہے تو صرف ”انسان“ بننا ہے۔

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا

آدمی کو بھی میسر نہیں انسان ہونا

میں بحیثیت معلم اپنا مقصد حیات یہی رکھا ہے کہ طالب علم کل کا قائد بنے بقول علامہ محمد اقبالؒ.....

اگر بنو تو درخشندہ آفتاب بنو

بجھے بجھے سے ستاروں کی زندگی کیا ہے

میں قوم سے درمنداں چل کرنا ہوں خدا کیلئے جاگ جائیں، یہ بحث و مباحثہ، مناظرہ، ایک دوسرے پر الزام تراشی کا وقت نہیں ہے۔ اگر زندہ رہنا ہے اور اپنے بچوں کو محفوظ فراہم کرنا ہے اور نئی نسل کی آبیاری کرنی ہے تو ہمیں اپنا آج، کل کیلئے قربان کرنا ہوگا۔

ہنودو یہود اور نصاریٰ کا منصفہ معاہدہ ہے جس کے تحت پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کی تباہی ضروری ہے۔ پاکستان پر بھارت کی بالادستی کے بعد امریکہ کو افغانستان تک کا راستہ بغیر کسی مزاحمت کے مل جاتا ہے اور امریکی مشین کی تکمیل اسی طرح ہی ممکن ہے اس سلسلے میں امریکی آشیر باد کیساتھ ساتھ اسرائیل کی مالیاتی

آجکل جنگ کی باتیں ہو رہی ہیں۔ جنگ کرنے کیلئے دو تین عوام کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ جس میں سب سے پہلے نظریاتی افکار، اسکے بعد معاشی اور سیاسی حالات، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں بڑھک مارنے سے جنگ نہیں لڑی جاسکتی۔ جو لوگ اس کے کرتا دھرتا ہیں۔ Those Who Matter ان کے مفاد اس ملک سے وابستہ نہیں ہیں۔ ان کا تن من دھن سب کچھ پاکستان سے باہر ہے۔

قربانی دینا ہوگی، صحیح لیڈر شپ کا انتخاب کرنا ہوگا، ایسی قیادت جو صرف اور صرف پاکستان اور اسکے عوام کیلئے کام کرے جس کا ایجنڈا ”ڈانڈا اور جھنڈا“ نہ ہو بلکہ خدمت اور قربانی ہو اور جن کا مقصد حیات صرف اور صرف ”پاکستان“ ہو۔

رہ گئے پتھارے لوگ اور بے سہارا عوام یہ جان دے سکتے ہیں۔ اپنا سب کچھ قربان کر سکتے ہیں۔ تاہم موجودہ صورتحال میں ہم بھارت کو شکست دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ جنگ تباہی و بربادی ہے۔ جنگ ہلاکت ہے، جنگ بہت بڑی لعنت ہے۔ ہندوستان کے پاس سب کچھ ہے سامان حرب و ضرب، مزید برآں ان کے ہاں راجپوت، سکھ، جاٹ اور گورکھا جیسے مرنے مارنے والے سپاہی ہیں۔ ہمارے پاس کیا ہے یہ سب کچھ تو نہ ہونے کے برابر ہے ہاں البتہ ایک قرآن، ایک رحمان اور ایک دین اور ایک رحمۃ اللعالمین ہے لیکن ہم اپنے اثاثہ سے محروم ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ 1965ء والا جذبہ آج ہم میں نہیں تاہم یہ پیدا ہو سکتا ہے مگر اس کیلئے کچھ وقت لگے گا۔

صلح حدیبیہ جس کو اس وقت کمزوری کی علامت سمجھا

ہنودو یہود اور نصاریٰ کا متفقہ معاہدہ ہے جس کے تحت پاکستان کے ایٹمی اثاثوں کی تباہی ضروری ہے

سے کوئی تو کہے امن اور تہذیب کے ٹھیکیداروں کے پاس کوئی توجہ کر فریاد کرے۔ ممبئی حملے ہوں تو پاکستان ذمہ دار، پاکستان کو ختم کیا جا رہا ہے۔ دہشت و بربیت کا روزانہ میدان لگایا جاتا ہے۔ کوئی منہ سے اف تک نہیں کرتا۔ کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رہ سکتی۔ یہ سب کیا ہے یہ سب کیوں ہے؟ ہماری غیرت اور حیثیت کو کیا ہوا۔ کہاں گئی۔ کیا 16 کروڑ عوام میں سے کوئی بھی آواز اٹھانے والا نہیں۔ ہم اپنی اپنی بولیاں بول رہے ہیں۔ اپنے مسائل کو اجاگر کیا جا رہا ہے۔ مگر میرے وطن کیلئے کہیں سے کوئی آواز نہیں آتی ہے۔ اسلامی ملک ہو یا اور آئی سی، پڑوسی دوست ممالک ہوں یا دوسرے ممالک کسی کو ہمارے جتنے کی خبر تک نہیں ہے۔ کسی نے ہمارے لئے کوئی ہمدردی کے بول نہیں بولے۔ ممبئی حملہ نے تمام دنیا کو اپنا ہٹا لیا ہے۔ مگر ہم کسی ایک کو بھی اپنی حمایت پر مجبور نہ کر سکے۔

کہیں 1971ء والا کھیل تو دوبارہ نہیں کھیلا جا رہا ہے جہاں ہم امریکہ اور چین کی امداد کے آخر تک منتظر رہے مگر ہم دوسروں کے محتاج بنیں اپنی جنگ خود کیوں نہ لڑیں۔

نواز رضا

حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد حجاج کی واپسی 12 دسمبر سے مکمل ہو چکی ہے، ریفٹ حجاج کمیٹی کے صدر ربابو شفیقت قریشی حجاج کے معاملات پر گہری نظر رکھتے ہیں۔ وہ 1979ء سے حجاج کی تربیت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ اور حج کے امور پر ایک اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہی۔ کم بیش اللہ تعالیٰ نے ان کو 30 بار فریضہ حج کی سعادت نصیب فرمائی اور اس دفعہ

بھی جج کی سعادت حاصل کر کے واپس آ چکے ہیں چنانچہ ان سے جب انتظامات جج کے بارے میں بات استفسار کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جج پالیسی کی حیثیت جج کے امور کے معاملے میں اس طرح ہوتی ہے جس طرح آئین کی حیثیت ایک مملکت کے لئے اہم ہوتی ہے۔ ہر سال جج کے امور کیلئے جج پالیسی وضع کی جاتی ہے جس سے واجبات جج کا تعین کرنے کے علاوہ جہاز کا کرایہ، ٹریٹل ٹیکس، سروس چارجز، وکیلسی نیشن چارجز، معلم کی فیس، ٹرانسپورٹ، خیمہ چارجز، کے علاوہ مکہ اور مدینہ منورہ کے رہائشی کرایہ کا بھی تعین کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی زر مبادلہ کا پرنٹل کوڈ جو تھاج کے 40 روزہ اخراجات کیلئے ضروری ہوتا ہے اس کا بھی اندازہ ذکر کر دیا جاتا ہے۔ اب تو جج پالیسی کی منظوری وفاقی کابینہ سے لینے کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ ایک سمری کے ذریعے وزیر اعظم سے منظوری حاصل کر کے جج پالیسی کاقاعدہ اعلان کر دیا جاتا ہے جس سے خدام المحاج، میڈیکل مشن

فروری ۲۰۰۹ء

سٹیرائیزڈ ٹوتھ پیسٹ

ایک زمانہ تھا جب دانتوں کی حفاظت اور صحت کے لئے بہت سادہ طریقے مروج تھے۔ گھر پر تیار کئے گئے منجن اور مسواک کو کافی خیال کیا جاتا ہے۔ زمانہ کی ترقی کے ساتھ ساتھ دانتوں کی عام صفائی و چمک دمک اور امراض کے علاج کے لئے بھانت بھانت کے ٹوتھ پیسٹ متعارف ہونے لگے۔ ٹوتھ پیسٹ اور دانتوں کی صفائی آج لازم و ملزوم ہیں۔ کسی بھی مارکیٹ میں چلے جائے آپ کو کئی قسم کے ٹوتھ پیسٹ مل جائیں گے۔ صارفین کی توجہ حاصل کرنے کیلئے تیار کنندگان اپنے برانڈ کو ایک ”جادوئی شے“ کی طرح پیش کرتے ہیں اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ صارفین گھر بیٹھے دانتوں کے جملہ امراض کا علاج یا آسانی کر سکتے ہیں۔ دانتوں میں درد کے لئے ایک ٹوتھ پیسٹ، مسوڑوں سے خون روکنے کے لئے ایک دوسرا ٹوتھ پیسٹ اور دانتوں کی حساسیت کو ختم کرنے کے لئے ایک تیسرا ٹوتھ پیسٹ موجود ہے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی اور آسان حل ممکن ہی نہیں۔ بعض کمپنیاں تو دانتوں کے تمام مسائل کا حل منٹوں میں کر دینے کا دعویٰ کرتے ہوئے اپنے ٹوتھ پیسٹ کو گھر کا ڈنٹل سرجن ثابت کرنے سے بھی نہیں چوکتی ہیں۔

کی جی تعریف انٹرنیشنل اسٹنڈرڈز آرگنائزیشن نے بھی متعین کی ہے۔

ٹوتھ پیسٹ سے متعلقہ قوانین:-

دوا اور غذا سے متعلق امریکہ کے قانون ساز ادارے کے مطابق ٹوتھ پیسٹ کا شمار دوا کے زمرے میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ دانتوں کو صاف ہی نہیں رکھتا بلکہ اس سے فلورائیڈ، کیلشیم اور ٹرائیگلوں جیسے اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں۔ جن کا شمار دوا میں ہوتا ہے۔

برطانیہ اور انڈیا میں میڈی کیڈ ٹوتھ پیسٹ کو دوا کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ لہذا ان کی تیاری اور مارکیٹ میں فروخت کے لئے مذکورہ مما لک کی صحت کی وزارتوں سے لائسنس لینا ضروری ہے۔

بدقسمتی سے ہمارے ہاں ریاستی سطح پر کوئی ایسا ضابطہ نہیں کہ جس کے ذریعے اشیاء کے معیار اور متعلقہ دعوؤں کو پرکھا جاسکے۔ اور صارفین کو اشیاء کے بارے میں صحیح معلومات فراہم کی جاسکیں۔ تاہم نجی سطح پر ایسی کوششیں ضرور کیا جاتی ہیں۔

کچھ عرصہ قبل فاطمہ جناح ڈنٹل کلج اور ڈاؤ میڈیکل کلج کراچی نے اس سلسلے میں صارف دوست اقدام

ٹوتھ پیسٹ کی اقسام:-

ٹوتھ پیسٹ کے مختلف برانڈز مختلف خصوصیات رکھتے ہیں۔ ان میں شامل کیمیکلز کی بنیاد پر انہیں دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک قسم عام ٹوتھ پیسٹ کی اور دوسری قسم میڈی کیڈ Medicated ٹوتھ پیسٹ کی ہے۔

عام ٹوتھ پیسٹ:-

یہ ٹوتھ پیسٹ دانتوں کی عام صفائی سے متعلق ہوتے ہیں ان کے اجزاء ترکیبی میں کیمیکلز کی بڑی قلیل مقدار شامل کی جاتی ہے۔ کھانے پینے سے جو ذرات دانتوں میں رہ جاتے ہیں انہیں نکالنے اور دانت صاف رکھنے کے لئے یہی عام ٹوتھ پیسٹ مناسب رہتے ہیں۔ لیکن ایسے ٹوتھ پیسٹ کے برانڈز کم ہیں۔

میڈی کیڈ ٹوتھ پیسٹ:-

میڈیسن کنٹرول انجینی برطانیہ کے مطابق اگر کسی ٹوتھ پیسٹ کو مارکیٹ میں یہ کہہ کر پیش کیا جائے کہ اس کسی مرض مثلاً دانتوں کی حساسیت کا علاج ممکن ہے یا اس میں کوئی ایسا جزو شامل کیا جائے جو کسی مرض کے علاج کیلئے استعمال ہوتا ہے تو ایسا ٹوتھ پیسٹ میڈی کیڈ تصور کیا جاتا ہے۔ میڈی کیڈ ٹوتھ پیسٹ

پالیسی کا حوالہ دے کر کمی نہیں کی گئی حالانکہ ٹیل کی قیمتیں گر کر نصف سے بھی کم ہو گئی تھیں تو اسی جج پالیسی سے انحراف کرتے ہوئے 1300 روپال کی بجائے کم کر کے 750 روپال پر سٹل کوٹہ کیوں دیا گیا۔ آج تک وفاقی وزیر مذہبی امور نے اس کی وجہ نہیں بتائی۔ ہمارا مستقبل جج مشن کا دفتر مکہ معظمہ میں پورا سال کھلا رہتا ہے جبکہ کسی دوسرے ملک کو یہ رعایت حاصل نہیں ہے۔ اس کے وجود پر ہائش حرم سے اس قدر دور لی گئیں کہ پیدل چل کر آنا نہ صرف محال تھا بلکہ ناممکن۔ العزیز یہ اور محکمہ کدنی انتہائی دور ہیں۔ بظاہر ٹرانسپورٹ سروس چلائی گئی ہے لیکن وہ ٹرانسپورٹ حرم شریف تک جج کے دنوں میں نہ پہنچ سکی کیونکہ اسے حرم تک آنے ہی نہیں دیا گیا اور ان کی تعداد اتنی کم تھی کہ ایک گاڑی کے بعد بمشکل دوسری نظر آتی تھی۔ اس کے برعکس شارع الحج، کبوتر چوک، شارع ابراہیم خیل، جیاد، جیاد المصافی، جیاد القریش میں عمارت خالی بھی رہ گئیں اور اچھی اچھی عمارت 2 ہزار روپال فی کس کرایہ میں باسانی ٹور اپریٹروں نے اپنے گروپوں کیلئے حاصل کر لیں۔ حرم کے قریب خالی رہ جانے والی عمارت نہ جانے ڈائریکٹر جنرل جج مکہ المکرمہ کو کیوں نظر نہیں آئیں حالانکہ ان میں ایسے ہوٹل بھی شامل ہیں جن میں دو دو لفٹ نصب تھیں۔ رہائشیوں، جج کرایہ اور دیگر انتظامات کے بارے میں اگر بھارت کی مثال دی جائے تو وفاقی وزارت مذہبی امور کے حکام ناراض ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھارت سے سعودی عرب جا کر جج انتظامات کرتے ہیں اور واپس چلے جاتے ہیں جبکہ ہمارے افسران پورا سال وہاں موجود رہتے ہیں پھر بھی ہنگی اور دور ہائش گائیں بمشکل کرایہ پر حاصل کرتے گویا وہ پاکستانی حجاج پر احسان کرتے ہیں۔ بھارت سے جدہ کا فاصلہ ہم سے زیادہ ہے۔ لیکن جج کرایہ کم ہے۔ وہ مذہبی تہواروں پر کرائے کم کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارے ہاں عمرے اور حج کے موقع پر کرائے بڑھادیئے جاتے ہیں۔ اور خسارہ کی رٹ لگنا شروع ہو جاتی ہے گویا دوسرے روٹوں کا خسارہ جدہ روٹ سے پورا کرنا ثواب سمجھا جاتا ہے۔

مصطفائی تحریک پاکستان کے ساتھی

شیخ طاہر انجم صاحب کے والد گرامی

شیخ دوست محمد

کے انتقال پر ہم گہرے غموں کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو ہر خیر عطا فرمائے۔

منجانب:-

علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری،

میاں فاروق مصطفائی، ڈاکٹر حمزہ مصطفائی، خواجہ مسعود نور،

محمد عابد فیاضی، ممتاز احمد بانی،

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا! جب میری امت میں چودہ شخصیتیں پیدا ہو جائیں گی تو اس پر مصیبتیں نازل ہونا شروع ہو جائیں گی۔

دریافت کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا

☆ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنالیا جائے

☆ امانت کو مال قیمت سمجھا جائے

☆ زکوٰۃ حرامان محسوس ہونے لگے

☆ شوہر بیوی کا مطلق ہو جائے

☆ چٹاں کا نافرمان بن جائے

☆ آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم ڈھائے

☆ مساجد میں شور مچایا جائے

☆ قوم کا زلیل ترین آدمی اس کا لیڈر ہو

☆ آدمی کی عزت اس کی برائی کے ذریعے ہونے لگے

☆ نشہ آور اشیاء بحکم کلام استعمال کی جائیں

☆ مرد و برہنہ بیٹھ لگیں

☆ آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے

☆ رقص و سرود کی مجلسیں سہائی جائیں

☆ اس وقت کے لوگ انگوں پر لعن طعن کرنے لگیں

تو لوں کو چاہئے کہ پھر وہ عذات الہی کے منتظر ہیں خواہ وہ سرخ

آندھی کی شکل میں آئے یا زلزلے کی شکل میں یا اصحاب سبت کی طرح صورتیں

منح ہونے کی شکل میں۔

ترجمہ: باب علامات السلاط

بول ارضی پاکستان

سیف الدین

نعرہ زن ہے دھج تانار ہم خاموش ہیں
لٹ رہا ہے مصر کا بازار ہم خاموش ہیں
اک ہمیں تھے جن کو قویٰ غن حق ہی بزم میں
ہم تھے مشرق کے لب گفتار ہم خاموش ہیں
نیل کے ساحل پہ اترے رہزوں کے قافلے
دیۃ اسلام ہے خوباز ہم خاموش ہیں
دم بخود ہیں ، غاصبوں اور قافلوں کے سامنے
کس اشارے پہ لب گفتار ہم خاموش ہیں
صف پہ صف بڑھتے چلے آتے ہیں افراگ دیود
ہر کوئی ہے در پے آزار ہم خاموش ہیں۔
آج کیوں کر مصلحت نے روک دی حیرتی زباں
آج کیوں اے جرات اظہار ہم خاموش ہیں
بول ارضی پاک! خاموشی کی یہ ساعت نہیں
طعن زن ہیں ہر طرف افکار ہم خاموش ہیں

بیماری کی علامت ہے۔ ایک ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے یہ علامات تو دب جاتی ہے لیکن بیماری اپنی جگہ موجود رہتی ہے۔ مریض علامات کے ختم ہونے سے یہ خیال کرتا ہے کہ بیماری نہیں رہی جبکہ بیماری اندر ہی اندر دانتوں کو بر باد کر رہی ہے۔

سٹیرائیڈز کے نقصانات:-

بیماری ہونے کے باوجود اس کی علامات کو معدوم کر دینا اور مریض کو یہ باور کرانا کہ اسے کوئی مسئلہ نہیں یہ سب سے بڑا نقصان ہے کیونکہ جب بیماری اپنی ابتدائی اسٹیج میں ہو مریض کو معمولی احتیاط اور علاج بڑے نقصان سے بچا سکتے ہیں۔ اس صورت میں مرض آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ دانت بالکل اکھاڑ پھینکنے کی نوبت آ جاتی ہے۔

اس کے علاوہ منہ پک جانا اور چھالے بن جانا بھی سٹیرائیڈز والے ٹوتھ پیسٹ کا ایک عام سائیڈ ایفیکٹ ہے۔ منہ میں فنگس سے ہونے والی بیماری Thrush کے واقعات بھی سٹیرائیڈز سے بڑھ جاتے ہیں۔ بہت زیادہ استعمال سے ٹوتھ پیسٹ کا کچھ نہ کچھ حصہ منہ کی جھلی سے جذب ہو کر دوران خون میں شامل ہو کر پورے جسم پر اپنے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

کرنے کے کام:-

ٹوتھ پیسٹ میں سٹیرائیڈز کا استعمال بذات خود ایک غیر اخلاقی اقدام ہے اس پر مستزاد کہ سٹیرائیڈز والے برانڈز کے لیبل پر اس کا ذکر نہ کرنا متعلقہ اتھارٹی کی فوری توجہ چاہتا ہے۔ اس معاملے کا تاریک ترین پہلو یہ ہے کہ ٹوتھ پیسٹ کے برانڈز پاکستان سینڈر رڈز اتھارٹی کی مانیٹرنگ فہرست میں شامل نہیں ہیں۔ ضرورت ہے کہ دانتوں کی صفائی کے پراڈکٹس کو ڈرگ ایکٹ کے تابع کر کے لائسنس کے حصول کا پابند بنایا جائے۔ ٹوتھ پیسٹ بنانے والی کمپنیوں کو اس بات کا بھی پابند کیا جائے کہ وہ اپنے برانڈز کی پیکنگ پر عربی حروف میں تمام اجزائے ترکیبی ضرور درج کریں۔ نیز وزارت صحت کے ماہرین ان اجزائے ترکیبی کی مقدار استعمال کرنے کے نتیجے میں صارفین کی صحت کو چھیننے والے ممکنہ نقصان کا راستہ بند ہو سکے۔

کرتے ہوئے پاکستان میں بکنے والے ٹوتھ پیسٹ کے میں معروف برانڈز کے اجزائے ترکیبی کا تجربہ پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ لیبارٹریز سے کروایا۔ (ٹوتھ پیسٹوں کے تجربہ اور نتائج پر مبنی مضمون پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے جریڈے JPMA (شمارہ اگست 2003) میں شائع کیا گیا ہے۔ اس لیبارٹری ٹیسٹ کے نتائج کم سے کم زبان میں فٹنک کہے جاسکتے ہیں۔ ۲۰ ٹوتھ پیسٹ برانڈز جو ٹیسٹ کئے گئے ان میں آٹھ میں "سٹیرائیڈز" موجود تھے۔ سٹیرائیڈز کا استعمال کتنا نقصان دہ ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا کے تقریباً تمام ترقی یافتہ ممالک نے مخصوص بیماریوں کے علاوہ ان کے استعمال پر پابندی عائد کی ہوئی ہے۔

سٹیرائیڈز کیا ہیں؟:-

سٹیرائیڈز کیا ہیں اور ٹوتھ پیسٹ میں سٹیرائیڈز کے استعمال کے کیا اثرات ہو سکتے ہیں؟ یہ سوال ہم نے متعدد ڈاکٹرز سے کیا۔ سٹیرائیڈز ایک ایسا کیمیائی جزو ہے جو مرض کی علامات کو ختم کر دیتا ہے۔ اور اپنی تاثیر کے اعتبار سے جسم کے نظام کو مفلوج کر دیتا ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو شہد کی مکئی نے کاٹ لیا تو مکی کے زہر کے مقابلہ میں جسم کا نظام مدافعت اپنا رد عمل ظاہر کرے گا اور اس جگہ پر سرخ دائرہ سا بن جائے گا۔ اور ارد گرد کی جگہ سوج جائے گی۔ کچھ دیر بعد ہلکی ہلکی خارش بھی ہونا شروع ہو جائے گی۔ یہ وہ علامات ہیں جو جسمانی نظام نے رد عمل کے طور پر ظاہر کیں۔ ان سے وقتی طور پر تکلیف ضرور ہوگی۔ لیکن زہر پورے جسم میں پھیل نہیں سکے گا۔ اگر اسی وقت سٹیرائیڈز کے انجکشن سے اس کا علاج کیا جائے تو یہ علامات تو فوراً ہی غائب ہو جائیں گی۔ تاہم اس کے نتیجے میں مدافعتی نظام دب جائے گا۔

دانتوں کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ امراض کی علامت کو ختم کرنے کی اسی خصوصیت سے ٹوتھ پیسٹ بنانے والوں نے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ اگر آپ غور کریں تو ان تمام ٹوتھ پیسٹ میں سٹیرائیڈز پایا گیا ہے جنہیں بنانے والے اپنی پراڈکٹ کو حساس دانتوں یا درد والے دانتوں میں علاج کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ دانتوں کا درد کرنا یا حساس ہونا ان کی کسی

چودھویں سالانہ داتا گنج بخش کانفرنسی

زیر صدارت:- محترم اسلام آباد سید شاہد اب الحق قادری	مقام بمقام النساء کلب، گلشن اقبال کراچی	اتوار 8 فروری 2009ء عصر تا عشاء منعقد ہوگی
خصوصی آراء:- حضرت سید حامد حسین شاہ مکی قمر شریف		دعوت گزار جنید احمد حقار (صدر نیشنل فاؤنڈیشن) سعید انبی خان (نیشنل انٹیلیجنٹ کمیٹی)
مہمان خصوصی:- جناب سید طاہر الحق مہدی وزیر تعلیم حکومت سندھ		
اعمالیہ خیالات:- حضرت علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی کا زوی		
استقبالیہ گفتات:- پروفیسر انوار احمد زئی		
مقدمہ قرآن مجید:- جناب محمد شام		
اطلاعیہ:- جناب نور محمد رضی خیر صاحب		

فون نمبرز:- 0300-2602050/03002-046462/0333-2192595/0301-2939749

عطاء الرحمن

ایک شام

خیابان چورا شریف میں

عریانی اور فحاشی کا سیلاب امڈنا چلا
آ رہا ہے اس کے آگے بن دنہ بندھا گئی تو
بہت کچھ بہا کر لیے جانیگا

جدید تعلیم یافتہ خواتین سے لیکر قصبات میں روایتی خواتین تک کے پاس گیا تا کہ ہر جگہ خواتین کے اندر جو کہ ہماری شاندار اسلامی تہذیبی روایات کی اصل پاسان ہیں اس شعور کو اجاگر کیا جائے۔ کہ حیاء ایک مسلمان عورت کا اصل زیور ہے۔ اور چادر اس کے تحفظ کی علامت ہے۔ مجھے ہر جگہ بے پناہ تعاون ملا۔ پڑھی لکھی خواتین نے اس تحریک کی پذیرائی میں غیر معمولی جذبہ کا مظاہرہ کیا۔ ایک قصبے میں ہم گئے ایک بوڑھی خاتون جیسا کہیں کی مدد سے آگے آئی اس نے کہا مجھے ان پڑھ مت سمجھو اس علاقے کی لڑکیوں کے سکول کی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹریں ہوں۔ عریانی اور فحاشی کا سیلاب امڈنا چلا آ رہا ہے اس کے آگے بندھ نہ بندھا گیا تو بہت کچھ بہا کر لیے جانیگا۔ پیر صاحب کہتے ہیں میں اس بزرگ خاتون کی گفتگو سے بہت متاثر ہوا۔ چادر اوڑھ کر تحریک کو مزید تیز کرنے کا ارادہ لیکر اس قصبے سے واپس آیا یہ پرویز شرف کی حکومت کے دن تھے۔ ہم نے 73000 چادریں اپنے خرچے

ہم نے 73000 چادریں اپنے خرچے سے

تقسیم کی ہیں۔ لا تعداد خواتین نے اپنے طور پر

از سرنو چادریں اوڑھنے کا عہد کیا

تقسیم کی ہیں۔ لا تعداد خواتین نے اپنے طور پر از سرنو چادریں اوڑھنے کا عہد کیا۔ اس کی پاسداری بھی کی۔ پیر کبیر علی شاہ پر اطمینان کی کیفیت طاری تھی۔ انہوں نے وقت کے آمر کے امر کی انجمنڈے کی تاریکیوں کو دور کرنے کیلئے اپنے حصے کی موم بتی کو جلائے رکھا۔

صوفیاء کرام کے سلسلہ ارشاد و سلوک نقشبندیہ کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ اس کے روحانی پیر و کاروں اور درویشوں نے جہاں خانقاہوں کے ذریعے رشد و ہدایت کی شمعوں کو روشن رکھا وہاں جب حالات متقاضی ہوئے مکہ حق بلند کرتے ہوئے باہر نکل کر رسم شیری ادا کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا۔

پیر کبیر علی شاہ صاحب پنجاب میں تصوف و سلوک کے ممتاز سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی درگاہ چورا شریف کے مسند نشین ہیں ان کے بزرگوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا تھا۔ قائد اعظم نے پیر صاحب کے دادا صاحب مرحوم سے خصوصی طور پر ملاقات کر کے انہیں ہندوستان بھر کا دورہ کر کے پاکستان کے مطالبے کے حق میں فضا پروان چڑھانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس خانوادے نے بھی دیگر مشائخ کی مانند مسلمانان برصغیر کیلئے علیحدہ مملکت کے حصول کی خاطر خدمات سر انجام دیں۔ گزشتہ دنوں کارکنان تحریک پاکستان کی تقریب میں پیر کبیر علی شاہ کے والد مرحوم پیر سید حیدر شاہ کو ایوارڈ دیا گیا۔ اپنے بزرگوں کے نام اور کام کو روشن رکھنے والے صاحبزادے موجودہ گدی نشین نے اسے وصول کیا۔ گزشتہ دنوں پیر کبیر علی شاہ نے لاہور میں اپنی قیام گاہ خیابان چورا شریف میں کچھ دوستوں کو جمع کر رکھا تھا۔ نظریہ پاکستان ٹرسٹ کے پروفیسر مظفر مرزا، سیکریٹری شاہد رشید صاحب اور دیگر احباب کے علاوہ نوائے وقت کے کالم نگار جناب توفیق بٹ اور علامۃ الدہر فی البر والبحر اصغر علی کوثر ڈانچ بھی موجود تھے۔ پیر صاحب نے راقم کو بھی یاد فرمایا۔ محفل میں تا دیر اسلامی روحانی اقدار کو فروغ دینے کے حوالے سے صوفیاء کے کردار پر گفتگو ہوتی رہی پیر صاحب کا کہنا تھا انہوں نے سیاست میں کم ہی حصہ لیا ہے لیکن جب جنرل شرف نے فوجی آمر کے سے حکم کے ساتھ یہ کہا ”جن لوگوں کو عورتوں کا ننگے سر کے ساتھ کھلے عام

حیاء ایک مسلمان عورت کا اصل زیور

ہے۔ اور چادر اس کے تحفظ کی علامت ہے

کھیل کود اور دوسری سرگرمیوں میں حصہ لینا پسند نہیں، اپنی آنکھیں بند کر لیا کریں، انہیں نہ دیکھیں میرے پروگرام پر لازماً عمل ہوگا“ تو میں نے فوراً چادر اوڑھ کر تحریک کا آغاز کر دیا۔ اپنے دوستوں اور مریدوں کے ساتھ مل کر پنجاب کے بیشتر شہروں اور کئی ایک قصبات کا دورہ کیا۔ ماؤں بہنوں، اور بچیوں کی خدمت میں چادریں پیش کیں۔ جناب مجید نظامی نے نوائے وقت کے ذریعے ہماری تحریک کی حوصلہ افزائی کی۔ میں شہروں کے اندر

برصغیر کے نامور نقشبندی بزرگ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے جو قائدانہ کردار ادا کیا اس نے جب اکبر کے دین الہی کی بنیادیں ہلا کر رکھ دیں۔ بعد میں ان کے اثرات نے اس خطے کے دو قومی نظریے کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالا۔ کئی صاحبان نظر تو قیام پاکستان کو بھی اس تحریک کا منتہا مقصود بتاتے ہیں۔ جس کا آغاز توحید پرور نظریہ وحدت الشہود کے اس بانی نے جہانگیر کے دربار میں سر جھکانے سے انکار کر کے اور قلعہ گوالیار کی نظر بندی قبول کر کے کیا۔ داعستان کے عظیم گوریلابجاہد امام شامل نے اپنے علاقے کو زار روس کی فوج کیلئے آتشیں بنائے رکھا۔ یہاں تک کہ طالستانی جیسا ناول نگار بھی ان کا ذکر کرنے اور اثرات محسوس کرنے پر مجبور ہوا۔ وہ بھی نقشبندی سلسلے کے چراغ تھے۔ وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں کے اندر جہاں کے عظیم صوفی بزرگ حضرت بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے نام اور کام سے یہ سلسلہ منسوب ہے۔ ان ریاستوں میں کیونزم کے تسلط کی پون صدی کے دوران جن لوگوں نے وہاں کے عوام اور خواص کے اندر دین حق کے ساتھ وابستگی کے جذبے کو برقرار رکھا وہ نقشبندی درویش ہیں جو خاموشی سے گھر گھر جاتے تھے۔ دینی تعلیمات سے آشنا کرتے تھے۔ کمیونسٹ حکومتوں کے تمام تر جبر کے باوجود وہ اس حکیمانہ طریقے سے تبلیغی مساعی کو بروئے کار لاتے تھے کہ آخر کار کیونزم کی موت واقع ہو گئی اسلام کا الاؤ پہلے کی مانند روشن ہے۔

دسمبر 1991ء اور جنوری 1992ء میں، میں نوائے وقت کی طرف سے کیونزم کے خاتمے اور سودیت یونین کے نکھر جانے کے واقعے کا مشاہدہ کرنے کیلئے ماسکو گیا وہاں سے تاشقند شرفقت، بخارا، اور دوشنبہ کا سفر کیا۔ کچھ دن بسر کر کے مجھے انداز ہوا کہ نقشبندی سلسلے کے صوفی بزرگوں کے اس سانچ پر اثرات کتنے گہرے اور دیر پا ہیں۔ یہاں کے جس مسلمان گھرانے میں، میں گیا میزبان نے وہاں کی روایات کے مطابق فوراً یہ کہتے ہوئے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے یا اللہ یہ جو مہمان ہمارے گھر میں آیا اس کی آمد کو ہمارے لئے رحمت و برکت کا باعث بنا۔ اس کے بعد تواضع کی جاتی اور پھر باتیں شروع ہوتیں۔ ازبکستان کے مفتی اعظم محمد یوسف صاحب سے ملاقات کیلئے ان کے دفتر میں داخل ہوا تو مجھے دیکھتے ہی پکار اٹھے تم پاکستان کے صحافی ہو۔ ابلا دسہلا میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں اب ہم آزاد ہیں، کھل کر باتیں ہوگی۔ مفتی صاحب نے اپنے گھر کھانے کی پر تکلف دعوت کا اہتمام کیا میں رخصت ہونے لگا تو بڑی محبت کے ساتھ تحفے کا ایک پیکٹ میرے ہاتھ میں دے دیا کہ ہمارے یہاں کسی مہمان کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے۔ پیر کبیر علی شاہ نے بھی اگلے روز اپنے یہاں کھانے پر بلایا تو ان کے جواں سال صاحبزادے نے ہماری گاڑیوں میں سردی میں اوڑھنے والے دھسے اور خوبصورت جائے



بیگ راج

گدہ منڈلا رہے ہیں

ہے کبے جاتے ہیں۔ اور حکومت ان کی ہاں میں ہاں ملائے جاری ہے۔ دہشت گردوں کے خلاف آپ کے ساتھ مل کر آگے بڑھیں گے۔ یہ ہماری جنگ ہے۔ بھارت کو ہم نے ہر طرح کے تعاون کی پیشکش کر دی ہے۔ آپ ہمارے مانی باپ ہیں۔ آپ مزید بھی جو مانگتے ہیں ہم دینے کو تیار ہیں۔ ہمیں اقتدار میں رہنے دو۔ آپ سرکار کے سوا کون ہے جو ہمیں بچا سکتا ہے۔“ آج اگر

جسے ٹھیک سے اپنی ناک صاف کرنا نہیں آتی وہ اسلام آباد میں اپنے جسم اور دل کی غلاظتیں دھوئے آنکلتا ہے

بھٹو زندہ ہوتے تو اپنے ان وارثوں کی کم از کم انگریزی گالیوں سے قواضیح ضرور کرتے اور اگر واقعی بھٹو جیسا ایک بھی لیڈر ہوتا تو پاکستان کو بھرموں کے کھڑے سے نکال کر مدعیوں کے چہوتے سے ٹھک پہنچا دیتا۔ کوئی ایک بھی نہیں جو پاکستان کو کمزور سمجھ کر چڑھائی کرنے والے ان دشمنی پہلوانوں کے گریباں پکڑ کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انہیں ان کی اوقات بتا دے۔ کوئی جرات مند قیادت ہوتی تو دنیا کو بتاتی کہ نا انسانی کرو گے تو سولہ کروڑ سارے کے سارے دہشت گرد ہیں مار سکتے ہو تو مار دیکھو۔ امریکہ ویلورپ اور ہماری اپنی فوجوں کا مشترکہ اتحاد میزائلوں اور راکٹوں کی روزانہ بارش کرتا ہے۔ لیکن ”منشی بھڑ“ انتہا پسند کم ہونے کی بجائے پھیلنے جا رہے ہیں۔ امریکہ شہ پر بھارت حملہ کر کے دیکھ لے انشاء اللہ سولہ کروڑ کو اپنے خلاف ”انتہا پسند“ پائے گا۔ اور اس جنگ کے ریفری کو اس خطے میں سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔ اگر یہی قومی خود مختاری ہے تو پھر قوم نے آزادی حاصل کر کے شدید غلطی کر ڈالی۔ پاک بھارت جنگ اس قوم کیلئے کوئی نئی بات نہیں لیکن میرے جلی غنوار مجھے لڑے بغیر شکست تسلیم کرنے پر مجبور کر رہے ہیں۔ میں زندہ ہوں لیکن میرے معالج مجھے مردہ ڈیکلیر کر کے مجھے گدھوں کے آگے ڈالنا چاہتے ہیں۔ میرے اپنے محافظ اور مسیحا غیر ملکیوں کے ساتھ ملے

گدہ منڈلا رہے ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ یہ ”مردار“ اچانک عقاب بن کر جھپٹ بھی پڑتا ہے!

گئے ہیں۔ گدہ منڈلا رہے ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ یہ ”مردار“ اچانک عقاب بن کر جھپٹ بھی پڑتا ہے!

کیا میں نے مرنے کے قریب آ گیا ہوں؟ کیا میرے سانس اکھڑنا شروع ہو گئے ہیں؟ کیا میرا چہرہ زرد پڑ رہا ہے؟ کیا میرے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں خود بخود میڑھی ہو رہی ہیں؟ چھو کر دیکھو کہیں میرے وجود کا گوشت میرے استخوانی ڈھانچے کو چھوڑ تو نہیں رہا؟ سو گھڑ کر دیکھو میرے منہ سے موت کی بدبو تو نہیں آ رہی؟ کیا میری آنکھوں کی پتلیاں ایک جگہ ٹھہر گئی ہیں۔ یا لوگوں نے میری آخری ہنگامی کی آواز سن لی ہے؟ کیا ہو گیا دنیا والوں کو! سب مجھے مردہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ دوست دفنانے کی تیاریوں میں ہیں تو دشمن ٹھنڈے مار رہے ہیں۔ جو آتا ہے چار طمانچے مار کر چلا جاتا ہے۔ کالی دیوی کو ٹڈی آنی اور نوکیلی ایڑی کے نیچے میرے ہاتھ مسلط رہی۔ اس کی نگاہوں میں خون اتر ا ہوا تھا پھنکارتی ہوئی چلی گئی۔ ممکن مکالمہ کرتے ہوئے آیا اور میرے جڑوں پر گھونٹے مار کر چلا گیا۔ کیری آیا اور مجھے کچا چائے جانے کے انجام سے ڈراتا رہا۔ براؤن ہر طرح کی بدتمیزی کرتا رہا۔ میرے محافظوں کو دھمکا تا رہا، میرے رہبروں کو گڑھ بنا رہا۔ ابھی اور آ رہے ہیں۔ میری موت کو قریب تر لانے کیلئے آستینوں میں خنجر چھپائے غیر ملکی ہمدرد آ رہے ہیں۔ سب کو میری مرگ

حملہ بمبئی میں ہوئے ہیں اور ہاتھ پاؤں ہماری حکومت کے پھولے ہوئے ہیں۔

مفاجات کا انتظار ہے۔ راجہ گدھ کی کمان میں تیز دھار چوٹیوں اور خونی بچوں والے درجنوں گدھ میرے آخری سانس کا انتظار کر رہے تھے۔ مردار کھانے کیلئے منڈلا رہے تھے۔ اچلوکل کر بات کرتا ہوں۔ حملہ بمبئی میں ہوئے ہیں اور ہاتھ پاؤں ہماری حکومت کے پھولے ہوئے ہیں۔ پوری قوم حکومت کو اپنی بلا مشروط حمایت کا یقین دلادلا کر ٹھک گئی ہے۔ لیکن حکمران ہیں کہ ایف آئی آر کاٹنے والے امریکی اور یورپی بد معاشوں کے آگے بچے جا رہے ہیں۔ ان بلیک میلروں کی آمد پر حکمرانوں کی دوڑیں لگ رہی ہیں۔ پاکستان کو عالمی نو سر بازوں نے ”ماسی دا وہیڑا“ سمجھ لیا ہے۔ جسے ٹھیک سے اپنی ناک صاف کرنا نہیں آتی وہ اسلام آباد میں اپنے جسم اور دل کی غلاظتیں دھوئے آنکلتا ہے ہمارے مردان حلوئے اٹھائے سفارتی طہارت خانوں کے باہر بڑے صاحب کے ٹکٹے کے منتظر رہتے ہیں۔ بعض تو ایسے غلام زادے بھی ہیں کہ آگے بڑھ کر زپ بند کرنے کو بھی اعزاز سمجھتے ہیں۔ آپ دہشت گردی کو ختم کر دیں آپ بھارت کو مطمئن کریں آپ کو آئی ایس آئی جمہوری کنٹرول میں لینا ہوگی۔ آپ کا انیم بم محفوظ ہاتھوں میں نہیں۔ آپ ہی دہشت گردی کا مرکز و محور ہیں۔ اسامہ اور ملاں عمر آپ کے پاس ہیں ”جوان کے منہ میں آتا

نماز، کے پکٹ رکھ دیئے تھے۔ یہ شاید اسی نقشبندی روایت کا تسلسل ہے جس کا خوشگوار تجربہ مجھے تاشقند میں ہوا۔ میں نے بخارا کے قریب حضرت بہاؤ الدین نقشبندی علیہ الرحمہ کی مرقدہ و شرفہ کے جوار میں امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار پر بھی حاضری دی۔ لاہور سے روانہ ہوتے وقت میرے والد مرحوم و مغفور نے

تاشقند شرفند، بخارا، اور دو شنبے کا سفر کیا۔ کچھ دن بسر کر کے مجھے انداز ہوا نقشبندی سلسلے کے صوفی بزرگوں کے اس سماج پر اثرات کتنے گہرے اور دیرپا ہیں

جو خود ہمارے خاندان کے دوسرے بزرگوں کے ساتھ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے ایک بزرگ حافظ عبدالکریم (عید گاہ شریف راولپنڈی) کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ مجھے 20 ڈالر دیئے کہ حضرت بہاء الدین کے مزار پر نذرانے کے طور پر پیش کروں وہاں سادہ سی پکی قبر تھی نہ کوئی گنبد نہ خزانے کی صندوقچی جس میں نذرانے کے پیسے ڈالے جاتے۔ میں نے ساتھ مسجد میں ظہر کی نماز کے بعد والد صاحب کی جانب سے 20 ڈالر امام صاحب کی خدمت میں پیش کر دیئے انہوں نے خوش ہو کر والد کیلئے ایک چپہ

میں نے بخارا کے قریب حضرت بہاؤ الدین نقشبندی علیہ الرحمہ کی مرقدہ و شرفہ کے جوار میں امام بخاری علیہ الرحمہ کے مزار پر بھی حاضری دی۔

عنایت کیا۔ اور کہا اے حضرت بہاؤ الدین نقشبندی کا تحفہ سمجھئے اور اپنے والد صاحب کو دیتے گا۔ میں لاہور اپنے گھر واپس آیا تو والد بستر علالت پر تھے۔ انہیں بتایا آپ کیلئے یہ تحفہ لایا ہوں۔ تو ایک دم ان کی تمام توانائی لوٹ آئی۔ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ جبہ زیب تن کیا اس وقت ان کے چہرے پر جو مسرت طاری ہوئی وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ میں نے اگلے روز کی محفل میں پیر کبیر علی شاہ صاحب کو یہ واقعہ سنایا تو بہت محظوظ ہوئے۔ پاس بیٹھے ہوئے شاہد رشید نے کہا ہم نے تو ہمیشہ تمہیں وہابی سمجھا لیکن اندر سے کچھ اور نکلے ہو۔ میں نے جواب دیا تھوڑی وہابیت یقیناً میرے اندر پائی جاتی ہے لیکن میری خاندانی جڑیں نقشبندیوں کے روحانی سر چشمے سے سیراب ہوتی رہی ہیں۔

اطلاعات

درس قرآن

جماعت اہل سنت کے زیر اہتمام ہر ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نماز ظہر درس قرآن کی نشست النساء کلب گلشن چورنگی کراچی میں منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو بزم فیضان مصطفیٰ و جماعت اہلسنت کراچی کے تحت 5/1052 سندھی ہوٹل لیاقت آباد کراچی بعد نماز عشاء منعقد ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر اتوار بعد نماز ظہر درس قرآن جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر بدھ کو بعد نماز ظہر اخوند مسجد کھارادر کراچی میں درس قرآن کی نشست ہوتی ہے۔

درس قرآن

مصطفائی انٹرنیشنل کے زیر اہتمام ماہانہ درس قرآن مجید ہر ماہ کے دوسرے جمعہ المبارک کو بعد نماز مغرب شمس آباد فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

محفل اصلاح عقائد

ماہانہ درس قرآن مجید ختم قادریہ، ہر ماہ کے دوسرے جمعہ المبارک کو بعد نماز مغرب جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد سرگودھا روڈ فیصل آباد میں ہوتا ہے۔

درس قرآن

ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو بعد نماز عشاء ممتاز اسکالر علامہ سید مظفر حسین شاہ صاحب پی آئی اے آئی یوریم نزد حسن اسکور کراچی میں درس دیتے ہیں بعد محفل لنگر کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔

محفل ذکر

ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ جامع مسجد آرام باغ کراچی میں نماز عصر تک محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ختم قادریہ

ہر اتوار بعد نماز مغرب آستانہ صدیقیہ نقشبندیہ IB/93 بلاک نمبر 13 نزد جوہر چورنگی کراچی میں ہوتی ہے

شہر کراچی میں نور قرآن کی بہانہ نصیب چمکائے

ہر اتوار کو بعد نماز عصر تا مغرب جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی میں ختم قادریہ کی محفل منعقد ہوتی ہے۔

نور قرآن سے منور ہو جائیں، آسان ترجمہ ملنی میڈیا پروجیکٹر استعمال، مدلل تفسیر ہر جمعہ المبارک، نور قرآن نشست 11:30 تا 9:30 جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی۔

سنتوں بھرا اجتماع

دعوت اسلامی کے زیر اہتمام ہر جمعرات بعد نماز مغرب فیضان مدینہ محلہ سوداگراں پرانی سبزی منڈی کراچی میں اجتماع منعقد ہوتا ہے۔

مسائل اور ان کا حل

روزانہ بعد نماز ظہر مولانا محمد بشیر فاروقی سیلانی ویلفیئر سینٹر بہادر آباد کراچی میں عوام الناس سے ملاقات کرتے ہیں۔

ماہانہ نشست: معاشرتی برائیاں اور ہم

ہر ماہ کی پہلی بدھ 11:55 تا 9:45 شہزادہ لان نزد چیل چورنگی، کراچی منعقد ہوتی ہے جس میں علماء کرام کا خصوصی خطاب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر ہفتہ ختم قادریہ برائے خواتین دوپہر 4:30 تا 2:30 ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا

34

12 ربیع الاول.....جان رحمت کی تشریف آوری کا دن.....

سرتوں.....بہاروں.....معاذوں کا دن.....11 اپریل 2006ء کو

نکتر پارک کراچی میں دشمنان میلاد پاک نے علامہ مصطفیٰ کو خون سے نہلا دیا.....

آج تک.....مجرم آزاد.....قائدین ذی وقار مصلحت پسند،

ذمہ داران لاپرواہ، فرض فراموش.....جماعتیں، تنظیمیں، ادارے خاموش.....

عوام اہل اہلسنت.....بے بس، تصویر حیرت و مایوس.....آخر تک؟

درس رضائے مصطفیٰ

لاہور میں سرکارِ تاج بخش علی ججویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر سایہ

انشاء اللہ العزیز 30 صفر المظفر بمطابق 26 فروری 2009

بروز جمعرات بعد نماز عشاء

اہلسنت کے بین الاقوامی محبوب ترجمان ماہنامہ ”رضائے مصطفیٰ“ کی گولڈن جوبلی کے سلسلہ میں عظیم الشان درس رضائے مصطفیٰ کی تقریب سعید نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوگی، جس کی صدارت نامور بزرگ عالم و روحانی پیشوا، یادگار اسلاف علامہ مفتی ابوداؤد محمد صادق صاحب فرمائیں گے۔ جبکہ مقتدر علماء کرام، مشائخ عظام، دانشور حضرات، قومی رہنما اور سنی تنظیموں کے قائدین خطاب فرمائیں گے۔

ع.....صلائے عام ہے یارانِ نکتہ واں کیلئے

منجانب

رضوی برادران لاہور



خواتین کا صفحہ

کام کے ٹوٹکے

- ☆ اگر دودھ کے پھنسنے کا خدشہ ہو تو اس کو ابالنے سے قبل اس میں چکنی بھر میٹھا سوڈا ڈالیں۔
- ☆ غسل کرنے سے پہلے اگر پاؤں کے آنکھوشوں پر سروس کا تیل ملا جائے تو نظر کمزور نہیں ہوتی۔
- ☆ کتابوں کو الماری میں پودے یا نیم کے پتے رکھیں، اگر پھر بھی سلین کی زیادتی سے کتابوں کو کیڑا لگے تو فینا کل کی گولیاں رکھیں، کتابیں ہمیشہ نئی اور خوبصورت رہیں گی۔
- ☆ اگر باسٹی کو کیڑے سے بچانا مقصود ہو تو ایک من چاولوں میں ایک، ڈیڑھ کلو باریک نمک چھان کر ملا دیں، چاول محفوظ رہیں گے۔
- ☆ منہ کے چھالوں کیلئے سبز دھنیا لیں، اس کا عرق نکال لیں۔ دن میں دو تین مرتبہ لگائیں آرام آ جائے گا۔
- ☆ ہتھیلی کے کچھ پتے لیجئے اور انہیں پانی میں ابال کر نہار منہ اس سے غرارے کریں دانتوں کے کیڑے ختم ہو جائیں گے۔
- ☆ سروس کے تیل کے چند قطرے آنکھوں پر لگا کر ہر روز رات کو مالش کیجئے، اس طرح نہ تو کبھی نظر کمزور ہوگی اور نہ کبھی آنکھوں کی بیماریاں لاحق ہوں گی۔
- ☆ ہاتھوں پر زیتون کا تیل یا ٹائمر کے ٹکڑے ملنے اس سے ہاتھ نرم اور ملائم ہو جائیں گے۔
- ☆ کالی مرچ لیں اور اسے صندل کی مانند رگڑ کر چہرے پر یہ لپ مل لیں، دو چار روز ایسا کرنے سے چہرے سے دانے ختم ہو جائیں گے۔
- ☆ دیکھتے ہوئے کو نکلوں پر ذرا سی چینی ڈال لیں اور اسے سو گھنٹیں، اس دھوئیں سے آپ کا زکام اور سردی دھیک ہو جائے گا۔
- ☆ سونف اور مصری برابر مقدار میں پیس لیں اور دن میں دو تین مرتبہ آدھا چمچ کھالیں اس سے حلقے بھی ختم ہو جائیں گے اور نظر بھی تیز ہوگی۔
- ☆ اورک کو آپ اگر شہد کے ساتھ ملا کر چائیں تو اس سے سردی والی کھانسی سے حیرت انگیز طور پر نجات ملتی ہے۔
- ☆ اگر کپڑے پر چھوٹا چمک جائے تو اس جگہ پر برف کا ٹکڑا رگڑیں اتر جائے گی۔

اتار کر ٹھنڈا کر کے پیسی ہوئی چینی، ناریل اور کھویا اچھی طرح ملائیں۔ ایک ٹرے میں ذرا سی چکنائی بگا کر ملوہ پھیلا دیں۔ چوکور ٹکڑے کاٹ کر پیسے، بادام سے سجادیں۔

مزیدار چاکلیٹ کیک

اجزاء:
مکھن ایک کپ
چینی ایک کپ
انڈا ایک عدد
میدہ ڈیڑھ پاؤ
کوکو پاؤڈر دو تین کھانے کے چمچ
بیکنگ پاؤڈر تین چائے کے چمچ
وینلا ایسنس دو تین کھانے کے چمچ

ترکیب:

مکھن کو استعمال سے پہلے دس منٹ روٹ نمپر پچر پر چھوڑ دیں تاکہ وہ نرم ہو جائے۔ باول میں مکھن ڈال کر پھینٹیں کہ وہ کریمی ہو جائے۔ اب چینی لے لیں، چینی کو باریک کر لیں، مکھن میں چینی ملا کر پھینٹیں کہ یکجان ہو جائے اب ایک بڑے انڈے کو پھیٹ کر اس آمیزے میں ملا کر اچھی طرح پھینٹیں کہ انڈہ اس سارے آمیزے میں یکجان ہو جائے اور کہیں الگ سے نظر نہ آئے۔ اب وینلا ایسنس اور بالائی کو شامل کر کے ملا دیں۔ ایک علیحدہ پیالے میں دو مرتبہ میدہ لازمی چھان لیں۔ اس میں بیکنگ پاؤڈر اور کوکو پاؤڈر ملا دیں کہ کوکو پاؤڈر کو زیادہ یا کم اپنے ذائقے کے مطابق کیا جاسکتا ہے۔ اس خشک مکسچر کو اچھی طرح سے ملا لیں۔ اب اسے آہستہ آہستہ مکھن اور انڈے والے آمیزے میں ڈالیں اور ساتھ ساتھ مکس کرتے جائیں۔ لکڑی کا چمچ بہتر رہے گا۔ یہ کافی سخت سا آمیزہ بنے گا۔ اسے اتنا ہی ہلاتا ہے کہ خشک اجزاء الگ سے نظر نہ آئیں۔ آٹھ انچ کا بیکنگ ٹن لے کر چکنا کر لیں اور اس میں یہ مکسچر ڈالیں اور کم از کم آدھے گھنٹے پہلے سے گرم ادون میں بیک کر لیں۔ تقریباً بیس پچیس منٹ میں بیک ہو جائے گا۔ بہت مزیدار کیک تیار ہو جائے گا۔

(مراسلہ: عینی عقاب، گلبرگ کراچی)

قیمہ بھرے آلو

اجزاء:
قیمہ ایک کلو
نمک مرچ حسب خواہش
انار دانہ ایک چمچ
بیسن چھ چمچ
آلو ڈیڑھ کلو
پیاز ایک عدد
کوکنگ آئل حسب ضرورت

ترکیب:

آلوؤں کو اوپر سے تراش لیں، اب چاقوں سے اندر کا گود اس طرح نکالیں کہ موٹی دیوار باقی رہے، قیمہ ابال کر بھون لیں، تمام مصالحہ جات اس میں شامل کر دیں، اور ٹھنڈا کر کے کھوکھلے آلوؤں میں بھر دیں۔ بیسن تھوڑا سخت گھول لیں اور آلو کے منہ پر لگا دیں کہ قیمہ نہ نکل سکے۔ کڑا ہی میں تیل ڈال کر آلو ڈیپ فرائی کر لیں۔ سرخ ہونے پر تیار ہیں۔ کچپ کے ساتھ تناول فرمائیں۔

سوچی کی برفی

اجزاء:
سوچی ایک کپ
پیسی چینی ایک کپ
کھویا آدھا کپ
سبز لالچی 5 عدد
ناریل آدھا کپ
پیسے بادام حسب ذائقہ
کوکنگ آئل دو کھانے کے چمچ

ترکیب:

کڑا ہی میں کوکنگ آئل گرم کر لیں، پھر اس میں لالچی ڈال دیں، جب خوشبو آنے لگے تو سوچی بھون لیں۔ پھر



بچوں کا صفحہ

یارے بچو! مصطفائی نیوز آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ بھی ہمیں لکھیں، اور یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ آپ کی تحریر مختصر اور صاف صاف لکھی ہوئی ہوگی چاہیے۔ انشاء اللہ ہم آپ کے خطوط اور تحریریں آپ کے نام سے انہی صفحات میں شامل کریں گے۔ (ادارہ)

نئے اسلامی سال

وقت کی اہمیت

دوستی

دوستی..... پاک اور مقدس رشتے کا نام ہے، بچی دوستی خوش نصیبیوں کو ملتی ہے، وہ لوگ قابل ستائش ہیں جو اس کی قدر و قیمت جانتے ہیں۔ جس کا کوئی دوست نہیں ہوتا، وہ تنہا ہے یا رُودادگار اس اور غیر مطمئن رہتا ہے۔

☆ اچھا دوست، قدرت کا بہترین تحفہ ہے۔

☆ دوستی کو بھانا اتنا ہی مشکل ہے، جتنا کسی آئے ہوئے طوفان کو روکنا ہے

☆ ہر بچوں کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں۔ مگر دوستی وہ پھول ہے، جس کے ساتھ کانٹے نہیں ہوتے۔

☆ دوست کی پہچان آزمائش یا مصیبت میں ہوتی ہے

☆ دوستی کو اہل علم کے ساتھ اور کام آؤ خلوص کے ساتھ۔

☆ بچی دوستی بھانے کیلئے بہت کچھ کھونا پڑتا ہے

☆ دوستی کی مٹھا کو صرف ایک دفعہ کی رنجش ہمیشہ کیلئے زہر آلودہ کر دیتی ہے۔

کا تحفہ

میں نے بارہا سوچا کہ اپنے دوستوں کو اس نئے اسلامی سال کے موقع پر کیا تحفہ دوں۔

وہی عام رکی سا تحفہ؟ وشنک کارڈ، پرنیوم، یا پھر خوبصورت کتابوں کا تحفہ،

لیکن نہیں! یہ سب تو عام رکی سے چیزیں ہیں، میں تو تمہیں ان سے بالکل مختلف اور منفرد چیز دینا چاہوں گا۔

تو سنو دوستو! یہ تحفے تمہارے تو دنیاوی رسمیں ہیں۔ ان رسوں کو چھوڑ کر تمہیں وہ تحفہ دینا چاہتا ہوں جو میری نظر میں سب سے زیادہ قیمتی ہے۔ میں اس سال نور پر یہ دعا کرتا ہوں کہ خدا تمہیں ہمیشہ سائے عافیت کی ٹھنڈی چھاؤں میں رکھے، دعا سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں میری نظر میں۔ اللہ ہم سب کو اچھے اور والدین کا احترام کرنے والے انسان بنائے۔

وقت کی اہمیت سے نکار نہیں کیا جاسکتا، وہی قومیں ترقی کرتی ہیں جو وقت کو ضائع کرنے کے بجائے اس کے ساتھ چلتے ہوئے ترقی کی منازل طے کرتی ہیں۔ وقت تو ایک بھنور ہے جو ہم جیسے انسانوں کو روکنے کیلئے گردش میں رہتا ہے۔ ہمارے اختیار میں سوائے اس کے کچھ نہیں ہوتا کہ اس کی کشش سے نکلنے کیلئے ہاتھ پاؤں مارتے رہیں۔ زندگی رہنے کی کوشش میں بلکان ہوتے رہے اور اپنے حوصلوں سے کان لے کر وقت کو اپنی مرضی میں قید کر کے اس کے ہر لمحے سے مستفید ہوتے رہے۔ ہم وقت کی قدر و قیمت کو ذہن میں رکھ کر اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے ملک و قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہم وقت گزارے چلے جاتے ہیں پھر ایک دن ایسا آتا ہے کہ فرشتہ ہمارے کان میں آ کر کہتا ہے کہ..... وقت ختم ہو گیا..... جب یہ راز منکشف ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہے، مسافر کا وقت ختم ہو جاتا ہے لیکن اس کا سفر ختم نہیں ہوتا..... آخرت کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔

Muslehuddin
mcii
Computer Institute

Muslehuddin
Computer Institute

Admission Open Information Technology

Ms Office
MS Word
MS Excel
MS Power Point
Internet

Graphics
Photoshop
Freehand 10.0
Corel Draw
Inpage

Web Designing
Flash
Dreamweaver
web katib
Photoshop RGB

400/- Only (PER MONTH)

Contact us:

0322-2270707, 0322-2488038, 0300-2803219

Darul Kutub Hanfia 3rd, Floor, Hanfia Chowk, Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000

تنگ و تنگ

عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتیں مزید کم، عوام کو کوئی ریلیف نہ مل سکا!

عوامی حکومت
غریب نوازی

ٹرانسپورٹرز نے کرایوں میں کمی سے انکار کر دیا، حکومت بھی عوام کو نچوڑنے میں مصروف، اس وقت پٹرول 27، ڈیزل 15 روپے لیٹر حکومت منافع لے رہی ہے حکومت کو پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی نہ کرنے کا مشورہ شوکت ترین نے دیا، ذرائع

ہونے کی وجہ سے مہنگائی میں اضافہ جاری ہے۔ ٹرانسپورٹرز نے بھی کرایوں میں کمی سے انکار کر دیا ہے۔ گزشتہ 2 ماہ سے پٹرول کی 22 جبکہ ڈیزل کی قیمتوں میں 15 سے 18 روپے فی لیٹر کمی گئی۔ جبکہ ٹرانسپورٹرز نے کرایوں میں نہ ہونے کے برابر کمی ہے۔ حکومت اس وقت عالمی مارکیٹ کے مطابق تیل خرید رہی ہے جبکہ فروخت اپنی مرضی سے کر رہی ہے۔ پٹرولیم مصنوعات میں کمی کی ساری حکومت نے منظور نہیں کی۔

بیر حبیب الرحمن لاٹانی نے تمام زندگی دین اسلام کے فروغ کیلئے کام کیا، بیر نقیب الرحمن

راولپنڈی (مصطفائی نیوز) آستانہ عالیہ عید گاہ شریف معروف روحانی چشوا الحاج الحافظ حضرت بیر حبیب الرحمن لاٹانی کے سالانہ یوم پر منعقدہ روحانی اجتماع میں مقررین نے کہا کہ برصغیر پاک و ہند میں وجود مسلم اولیاء کرام اور صوفیاء عظام کی کوششوں کا مرہون منت ہے۔ اولیاء کرام کے آستانے رشد و ہدایت اور عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرچشمے ہیں۔ جہاں سے انسانیت کو محبت اخوت اور امن آشتی کا پیغام دیا جاتا ہے۔ اجتماع کی صدارت سجادہ نشین عید گاہ شریف بیر نقیب الرحمن نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ میرے پیر و مرشد حضرت بیر لاٹانی سرکار علیہ الرحمہ کی تعلیمات اور مذہبی ملی اور روحانی خدمات ہمارے لئے شعل راہ ہیں۔ ہم آپ کی ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اور دلوں کو عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور کر کے ہی دنیاوی ترقی اور آخرت کی نجات کا سامان کر سکتے ہیں۔ بیر لاٹانی مخلوق خدا کو دین حق سے روشناس کرایا انہوں نے کہا کہ اتحاد بین المسلمین وقت کا اہم ترین تقاضا ہے ہم اتحاد امت کے ذریعے درپیش چیلنجوں اور مسائل و مشکلات کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ بیر نقیب الرحمن نے محفل کے اختتام پر عالم اسلام کے اتحاد ملی سلامتی و استحکام ترقی و خوشحالی کشمیر اور فلسطین کی آزادی کیلئے خصوصی طور پر دعا کی۔

لیٹر منافع حاصل کر رہی ہے۔ اور عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں کمی کے باوجود عوام کو خاطر خواہ ریلیف نہ مل سکا۔ صرف یکم جنوری تک حکومت نے چھ ارب روپے حاصل کئے۔ ذرائع کے مطابق شوکت ترین نے مالی بحران کے پیش نظر حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی نہ کرے اور گیس اور ایل پی جی قیمتوں میں ٹیکس لگا کر اضافہ کر دے تاکہ ملک کا ریونیو بڑھایا جاسکے دوسری طرف پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی نہ

اسلام آباد (مصطفائی نیوز) عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتوں میں ریکارڈ کمی کے باوجود پاکستان میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم نہ ہو سکیں۔ اس وقت عالمی مارکیٹ میں تیل کی قیمتیں 33 ڈالر فی بیرل ہو چکی ہیں یہ قیمت 1991 میں تھی۔ اور اس وقت پاکستان میں پٹرول کی قیمت 31 روپے فی لیٹر تھی۔ اب 75.66 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے حکومت اب بھی پٹرول پر 27 روپے فی لیٹر جبکہ ڈیزل پر 15 روپے فی

حکومت کے استحقاق کی نافرمانی کا سبب عوام دشمنی پالیسیا ہیں قاری محمد زوار

18 فروری کے مینڈیٹ کی جس طرح مٹی پلید کی گئی اس کی پارلیمانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی اسلامی ممالک کے سربراہان کی اسرائیلی جارحیت پر مجرمانہ خاموشی امت مسلمہ کیلئے سوالیہ نشان بن گئی ہے

جناب ہال انک میں منعقدہ ”فکر امام الشاہ احمد نورانی سیمینار“ سے سیکریٹری جنرل جے یو پی اور دیگر کا خطاب

کا خاتمہ کر کے صحیح معنوں میں گلے کے نام پر حاصل کئے جانے والے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے ان خیالات کا اظہار ”فکر امام الشاہ احمد نورانی سیمینار“ میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے کیا ہے۔ مقررین نے کہا کہ 60 سال سے زائد اسلامی ممالک کے سربراہان کی اسرائیلی جنگی جارحیت اور مجرمانہ خاموشی امت مسلمہ کے لئے سوالیہ نشان بن گئی ہے اور امریکہ نے ایک بار پھر اسرائیل کی حمایت کر کے دنیا میں از سر نو دہشت گردی کی بنیاد رکھ دی ہے۔ اسرائیل امریکہ بھارت اور دیگر اسلام دشمن ممالک جو فصل بورہ ہیں وہ انہیں ضرور کاٹنی پڑے گی۔ حکمرانوں کی بھارتی دھمکیوں کے جواب میں خاموشی اور گھٹنے میکنے کے عمل نے جذبہ شہادت سے سرشار قوم کے سرشرم سے جھکا دیئے۔

انک (مصطفائی نیوز) مرکزی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان قاری محمد زوار بہادر نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کی پہلی ترجیح عوامی مسائل کے حل کی بجائے اپنی مدت اقتدار 5 سال پوری کرنا ہے۔ موجودہ حکومت جن اتحادیوں کی بیساکھیوں کے سبب اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھی ہے اس سے یہ تمام اتحادی حکومت کی عوام دشمن پالیسیوں کی بناء پر اس سے ناخوش ہے۔ جس کا اظہار اب کھلے عام کیا جا رہا ہے۔ 18 فروری کے مینڈیٹ کی حکومت نے جس طرح مٹی پلید کی ہے اس کی پاکستان کی پارلیمانی تاریخ میں مثال نہیں ملتی، قائد ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی کے افکار کو آگے بڑھانے کا سب سے بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ملک میں نظام مصطفیٰ کا نفاذ، امن بھائی چارے، محبت و اخوت اور رواداری کا فروغ اور لسانی، مذہبی علاقائی نفرتوں

پروفیسر
رزاق مین

4 برس کے کرپٹیشن میں آئے، لیکن زلزلہ کی شدت کیلئے ہونگی

اسلام آباد پشاور میں
شدت کا زلزلہ آ سکتا ہے

پیشگوئی کے حوالے سے کوئی نظام آلات ہیں نہ ہی ریسرچ ہو رہی ہے، حکمرانوں سمیت عوام سوئے ہوئے ہیں،

فیصل مسجد سے ملحق پہاڑ فالٹ لائن پر ہیں، امریکہ میں میرے بنائے ہوئے 77 سب ٹیشن کام کر رہے ہیں، چین جاپان، یورپ میرے پروگرام پر چل رہے ہیں

ریاست سائل میں آتا ہے تو ایک آدمی بھی نہیں مارتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر حفاظتی تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ بنیاد سینٹ کی بنائی جاتی ہے اور اوپر سارا کام کھڑی کا ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں بلڈنگ لاز کی خلاف ورزی کی جاتی ہے کراچی میں عمارتیں بلند اور قریب قریب بنائی گئی ہیں۔ گراؤنڈ نہ رکھنے کی وجہ سے سینکڑوں میں سارا شہر تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے بڑے شہروں میں سب ٹیشن بنائے جائیں جہاں پر جدید ترین آلات رکھے جائیں۔ ٹلٹ میٹرز، ایکسرو میٹرز، میٹرز، سیس میٹرز، ٹیکسٹ میٹرز اور دوسرے آلات لگائے جائیں تاکہ کم از کم اس قدر قیامت آفت سے لوگ بچ جائیں۔ احتیاطی تدابیر کے بارے میں انہوں نے کہا کہ گھروں کی بنیادیں مضبوط بنائی جائیں گھروں میں الماریوں کے اوپر وزنی سامان نہ رکھا جائے۔ وزنی سامان کو زمین پر رکھیں۔ گیس کے فوراً بند کر دیا جائے۔ زلزلہ کھڑکی کی وجہ سے آتا ہے پہلا شاک وارننگ شاک ہوتا ہے۔ اگر کچے گھروں میں رہے ہیں تو فوراً باہر نکل جائیں پھر بڑا زلزلہ آتا ہے۔ اور اس کے بعد آفر شاک آتے ہیں۔

ہے کل وہ دیگر اسلامی ممالک پر بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ہم روز اول سے دہشت گردی کی مذمت کرتے آ رہے ہیں۔ لیکن آج فلسطینیوں پر اسرائیلی دہشت گردی پر بعض ممالک خاموش ہی نہیں بلکہ اسرائیلی سرپرستی کر رہے ہیں۔ پھر محمد حقیق الرحمن نے کہا کہ تمام اسلامی ممالک کو متحد ہو کر اسلامک بلاک قائم کرنا چاہیے۔ وہ اسلامک بلاک دنیا میں سپر پاور کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے پھر محمد حقیق الرحمن برطانیہ میں قیام کے دوران مختلف شہروں کا دورہ کریں گے۔ اور 3 فروری کو واپس پاکستان جائیں گے۔

سخت تحریک کے زیر اہتمام خواتین اور بچوں
نے احتجاجی ریلی نکالی

فیصل آباد (مصطفائی نیوز) سختی تحریک خواتین و بچوں کے زیر اہتمام خواتین اور بچوں کی کثیر تعداد نے فلسطین پر اسرائیلی جارحیت کے خلاف ضلع کونسل چوک تاپریس کلب تک احتجاجی ریلی نکالی اور احتجاجی مظاہرہ کیا۔

احتیاط کے حوالے سے مختلف لوگوں کو ملا کر کسی نے میری نہ سنی، امریکہ میں اس وقت میرے تیار کردہ 77 سب ٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔ برقی محتاطیسی پروجیکٹ سے زلزلے کی تین ہفتوں پہلے پیش گوئی کی جاسکتی ہے زلزلہ کے مریضوں کی بیماری کی طرح معاملات ہوتے ہیں۔ جس طرح مرض کا پتہ چل جاتا ہے اسی طرح زلزلہ آنے سے پہلے حالات کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ کتا ملی 40 کلور ہٹس، بندر 33 کلور ہٹس چگاڈر 85 کلور ہٹس سے زلزلہ کی شدت کو محسوس کر لیتے ہیں۔ ہالیوڈ کے گروہ بننے والے ممالک کو خطرہ ہے جبکہ جنوبی پنجاب زلزلے سے محفوظ ہے وہاں پر زلزلہ آ سکتا ہے مگر اس کی شدت بہت کم ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ۴۳ سال سے پاکستان میں کام کر رہا ہوں مگر کوئی مثبت جواب نہیں مل رہا ہے۔ ۲۰ پیش گوئیاں کی ہیں جو سو فیصد درست ثابت ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں 7.6 کا زلزلہ آتا ہے تو 73 ہزار افراد مارے جاتے ہیں یہی زلزلہ ترکی میں آتا ہے تو 17 ہزار افراد جاں بحق ہوتے ہیں۔ اور اسی شد کا زلزلہ امریکی

اسلام آباد (نمائندہ) آزاد کشمیر اور بلوچستان میں زلزلوں کی پیش گوئی کرنے والے سائنسدان پروفیسر انجینئر ڈاکٹر عبدالرزاق مین نے کہا کہ 2009ء میں اسلام آباد اور پشاور میں شدت کا زلزلہ آ سکتا ہے جبکہ کراچی میں مدر آف ارتھ کو ٹیک ۳ سے ۴ سال بعد آئے گا جس کی شدت 9.2 ہوگی۔ جبکہ اسلام آباد اور پشاور میں 8 ریکٹر سکیل کا زلزلہ آنے والا ہے۔ پاکستان نوابوں کا ملک ہے اور حکمرانوں سمیت سب سوئے ہوئے ہیں۔ جنہیں آہستہ آہستہ جگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پاکستان میں زلزلہ کی پیش گوئی کے حوالے سے کوئی نظام نہیں ہے کسی قسم کے آلات نہیں اور نہ ہی کوئی ریسرچ ہو رہی ہے۔ فیصل مسجد کے ساتھ تمام پہاڑ فالٹ لائن پر واقع ہیں۔ 5 بڑے شہروں کو سندھ، پشاور، اسلام آباد، کراچی اور لاہور زلزلوں کی زد میں ہیں۔ لاہور کو خطرہ کم ہے عمارتوں کی بنیادوں کو مضبوط بنایا جائے تو کم نقصان ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانچ سال تک کیلیفورنیا میں زلزلوں پر کام کیا 2005ء میں پتہ چلا تھا کہ ہمارے شمالی پاکستان انرجی جمع ہو گئی ہے۔ 2005ء میں رقم خرچ کر کے وطن واپس آ گیا تھا

عراق کے صحافی منتظر الزیدی کا جوتا امریکہ کے نئے صدر کیلئے لمحہ فکریہ ہے

کراچی (مصطفائی نیوز) حکمران عراق کے صحافی منتظر الزیدی کی تعہد کریں اور امریکہ کی غلامی کا طوق گلے سے اتار کر مدینے والے کی غلامی اپنائیں۔ حکومت جہادی اور دینی تنظیموں پر عائد پابندیاں ختم کرے۔ ان کا خیالات کا اظہار مصطفائی فرسٹ انٹرنیشنل کے چیئر میں محمد عقیقیت مندوں سے خطاب کرتے ہوئے فلسطینی عوام پر اسرائیلی مظالم کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ۱۵۶ اسلامی ممالک، او آئی سی اور ساری امت مسلمہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے فلسطینی بھائیوں کی مدد کیلئے اٹھ کھڑے ہوں جو اسلحہ آج فلسطینیوں پر داغ جا رہا ہے۔

اسرائیلی مظالم قابل مذمت ہیں مسلمانوں کو اپنا اسلام لایا تشکیل دیں پیر عتیق الرحمن

عقیدت مندوں سے خطاب کرتے ہوئے فلسطینی عوام پر اسرائیلی مظالم کی سخت مذمت کی اور کہا کہ ۱۵۶ اسلامی ممالک، او آئی سی اور ساری امت مسلمہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے فلسطینی بھائیوں کی مدد کیلئے اٹھ کھڑے ہوں جو اسلحہ آج فلسطینیوں پر داغ جا رہا ہے۔

ماچسٹر (پ) جمعیت علماء جموں و کشمیر کے صدر و مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کی سپریم کونسل کے چیئر میں آستانہ عالیہ فیض پور شریف کے سجادہ نشین پیر محمد عتیق الرحمن ایم ایل اے نے برطانیہ کے دو ہفتہ کے دورہ ماچسٹر پہنچنے کے بعد

ابوالخیر

مسلم لیگ امریکی جہاد بندیوں پر عیا میں مہم کا

بش عراق پر امریکی قبضے کا اعتراف کر چکے، ادبامافوجیں واپس بلائیں، یہ غلبہ اسلام کی صدی ہے

لاہور (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے امریکی صدر ادبامافوجیں واپس بلائیں، افغانستان کی عوام کو آزادی سے جینے کا حق دیا جائے۔ کشمیری اور فلسطینی عوام کو آزادی و خود مختاری کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی آزادی کیلئے جہاد کرنا دہشت گردی نہیں بلکہ حریت پسندی ہے اور مسلمان آزادی کی جنگ آخری سانس تک لڑنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالم کفر کفر ہی سازشیں اور مظالم کر لے وہ اسلام کی حقانیت کے راستے کو نہیں روک سکتے۔ یہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ انشاء اللہ دنیا میں اسلام کا پرچم لہرائے گا۔

لاہور (مصطفائی نیوز) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے امریکی صدر ادبامافوجیں واپس بلائیں، افغانستان کی عوام کو آزادی سے جینے کا حق دیا جائے۔ کشمیری اور فلسطینی عوام کو آزادی و خود مختاری کا حق دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اپنی آزادی کیلئے جہاد کرنا دہشت گردی نہیں بلکہ حریت پسندی ہے اور مسلمان آزادی کی جنگ آخری سانس تک لڑنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالم کفر کفر ہی سازشیں اور مظالم کر لے وہ اسلام کی حقانیت کے راستے کو نہیں روک سکتے۔ یہ صدی غلبہ اسلام کی صدی ہے۔ انشاء اللہ دنیا میں اسلام کا پرچم لہرائے گا۔

شاہد غوری

دونوں سندھ ہائی کورٹ بار کونسل کے صدر رشید رضوی، کراچی بار کے صدر محمد علی عباسی، جنرل سیکرٹری فیض قریشی، سے ملاقات کے موقع پر کہی، انہوں نے سنی تحریک کے سربراہ ثروت قادری کا کا پیغام اور لانگ مارچ میں توسیع کا خصوصی خط بھی پہنچایا۔

سکراچی (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے مرکزی رہنما محمد شاہد غوری نے کہا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی اہمیت نظر انداز کر کے کوئی بھی پروگرام یا جشن کا میاب نہیں بنا جاسکتا۔ یہ بات انہوں نے گزشتہ



سنی تحریک کے مرکزی رہنما شاہد غوری، سندھ ہائی کورٹ بار کے صدر رشید رضوی کو پیغام سربراہی تحریک ثروت قادری کا خصوصی خط دیتے ہوئے۔

بھارت نے محمد گیارہ تہجد فرض ہوجائے گا علماء اہل سنت

تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا۔ اس لئے مسلسل پاکستان کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی سازشوں میں مصروف رہتا ہے۔ ان حالات میں پاکستانی حکومت اور سیاسی جماعتوں کے قائدین کا یہ فرض ہے کہ وہ قوم میں ملکی استحکام کے حوالے سے دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے جذبہ پیدا کریں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکمرانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر پاکستان قائم رہے گا تو وہ صدارت یا وزارت عظمیٰ کے عہدوں پر فائز رہ سکتے ہیں۔

لاہور (مصطفائی نیوز) تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام جامعہ نعیمیہ میں منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس میں علماء کرام نے فتویٰ دیا ہے کہ بھارتی حملے کی صورت میں پاکستانی قوم پر جہاد فرض ہوگا مقررین نے کہا کہ امریکہ، بھارت اور اسرائیل کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ اسلامی ممالک اقوام متحدہ کا بائیکاٹ کریں۔ آل پارٹیز کانفرنس کے آرگنائزر جامعہ نعیمیہ کے مہتمم ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ بھارت نے ابھی

حکومت امریکہ کا اتحاد چھوڑ کر اسلامی سربراہی کانفرنس بلائے علماء اہل سنت

لاہور (مصطفائی نیوز) اسرائیل اور امریکی دہشت گردی کیخلاف تحفظ ناموس رسالت محاذ، انجمن فدائیان مصطفیٰ، تحریک منہاج القرآن، جمعیت علماء پاکستان نیازی، اور دی لاہور اسکول نے احتجاجی ریلیاں اور اجتماعات منعقد کئے۔ تحفظ ناموس رسالت محاذ کے زیر اہتمام اسرائیلی اور امریکی دہشت گردی کیخلاف داتا دربار سے مسجد شہداء تک احتجاجی ریلی نکالی گئی جس میں مقررین نے کہا کہ حکومت امریکہ کا اتحاد چھوڑ کر اسلامی سربراہی کانفرنس بلائے۔ ریلی میں ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مرکزی رہنما منیر احمد یوسفی، محمد ضیاء الحق نقشبندی، مولانا طاہر قسیم، علامہ سید اطہر القادری، اور دیگر انجمن فدائیان مصطفیٰ، صاحب محمد شاہ ہاشمی، حافظ محمد اکبر جتوئی، علامہ پروفیسر غلام نصیر الدین شبلی، اور سینکڑوں بچوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ بشپ سمویل غدرایا نے نیپتے اور معصوم فلسطینیوں پر اسرائیل کی جانب سے ڈھائے جانے والے مظالم کی شدید مذمت کی ہے جمعیت علماء پاکستان نیازی کے صدر سید سیدانص حیدر شاہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی مظالم کیخلاف آؤ آئی سی کا اجلاس بلا کر مشترکہ لائحہ عمل اختیار کیا جائے۔

کوئی تو خریدار ہو

شمارے ملک کے شہریوں کے

ریاست لٹھویا کے شہریوں کی روسی ارب پتی سے درخواست

ریگا (اے پی پی) بالٹک ریاست لٹھویا کے 400 سے زائد شہریوں نے روس کے ارب پتی تاجر رومان ابر و موج سے درخواست کی ہے کہ وہ ان کا ملک خرید لیں۔ گزشتہ دنوں لٹھویا کی معروف ویب سائٹ پر روسی ارب پتی کے نام جاری ایک خط میں لٹھویا کے شہریوں نے کہا کہ معزز رومان ابر و موج جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارا ملک دیوالیہ ہو چکا ہے۔ حکومت نے ملک بیچنے کیلئے آئی ایم ایف حکام سے بات چیت شروع کر رکھی ہے۔ توقع ہے کہ 10.7 ارب ڈالر پر سودا ہوا جائے گا۔ شہریوں نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمارے ملک کو خرید لیں کیونکہ ہمارے عوام نہایت محنتی اور پر امن ہیں۔ ماحول آلودگی سے مکمل صاف ہے۔

مسلمان حکمرانوں کو اپنی سرپرستی والوں کو ان کے لیے کھانا بنانے کے لیے چاہیے کہ ان کے لیے کھانا بنائیں۔ (میں فادق مصطفائی)

امریکہ اور اسرائیل مل کر دہشت گردی کر رہے ہیں، اقوام متحدہ کو نوٹس لینا چاہئے

راولپنڈی (مصطفائی نیوز) مصطفائی تحریک پاکستان کے امیر میاں فاروق مصطفائی نے کہا ہے کہ امت مسلمہ کا المیہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے فلسطین میں بچوں اور خواتین سمیت بے گناہ شہریوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا رہا ہے۔ لیکن مسلمان حکمرانوں کے کانوں پر

جوں تک نہیں رینگ سکی۔ انہوں نے مصطفائی مرکز میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امت مسلمہ کا فرض ہے کہ وہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف احتجاج کر کے پوری دنیا پر واضح کر دے کہ اسرائیل ایک ناجائز ریاست ہے جس نے فلسطین پر زبردستی قبضہ جما رکھا ہے اور امریکہ اس کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ اس طرح

امریکہ اور اسرائیل دونوں مل کر دنیاں میں سب سے بڑی دہشت گردی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فلسطین میں عوام طیاروں اور بمبوں کا پھروں سے بمباری اور ٹینکوں سے گولہ باری پر پوری دنیا کے انسانوں کو احتجاج کرنا چاہئے تاکہ یہ ظلم بند ہو اور فلسطینی عوام کو آزادی اور خود مختاری کا صل مل سکے۔

مکہ اجلاس: اسلامی بینکاری اور ٹی وی چینل کیلئے تھنک ٹینک بنانے کا فیصلہ

تھنک ٹینک میں دنیا بھر کے جید علماء، اسکا لرز اور ماہر اقتصادیات شامل کئے جائیں گے، سودی نظام، میڈیا سے یہودی تسلط کے خاتمہ میں مدد ملے گی

یہودی بینکوں میں جمع مسلمانوں کی رقم اممہ کخلاف استعمال کی جا رہی ہے، دنیا بھر میں اسلامک فورم قائم، بینکاری و اسلامی ٹی وی چینل کیلئے ہر جنگ لڑیں گے، اعلامیہ

مکہ مکرمہ (آن لائن) اسلامی بینکاری اور اسلامی میڈیا کے فروغ کیلئے دنیا بھر کے جید علماء دینی اسکالرز اور ماہر اقتصادیات پر مشتمل اسلامی تحکک ٹینک بلانے کا فیصلہ کیا گیا ہے، جس سے بینکوں میں سودی نظام اور میڈیا سے یہودی تسلط ختم کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ اعلان مکہ مکرمہ میں ”اسلامی بینکاری اور میڈیا کی اہمیت“ کے بارے میں 3 روزہ اجلاس کے اعلامیہ میں کیا گیا ہے۔ اجلاس میں دنیا بھر سے ماہر اقتصادیات اور علماء کرام کی آنے والی تہاویز پر غور کیا گیا اور ان کی روشنی میں اسلامی بینکاری اور ٹی وی چینل کے لئے گائیڈ لائنز مقرر کی گئیں۔ پوری دنیا میں مالیاتی بحران کی وجہ بینکوں اور میڈیا پر یہودی لابی کا تسلط ہے۔ اب حالات اور وقت کا تقاضا ہے کہ بینکوں کے مالیاتی نظام اور میڈیا کو اسلامی سانچے میں ڈھالا جائے۔ مقررین نے کہا کہ پوری دنیا کو یہودیوں کے پھیلائے ہوئے سودی نظام نے جکڑا ہوا ہے اور میڈیا پر مسلمانوں کیخلاف تبلیغ جاری ہے۔ یہودی بینکوں میں مسلمانوں کی رقم ہے۔ جو مسلمانوں کیخلاف استعمال کی جا رہی ہے۔ اب مسلم امہ کے ماہر اقتصادیات، علماء دین اور علماء شریعت پر یہ فرض ہو گیا کہ وہ امت مسلمہ کی رہنمائی کریں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے پاس بہترین معاشی اور جدید ترین بینکاری نظام ہے۔ علماء قرآن و سنت کی روشنی میں مسلم امہ کو اسلامی بینکاری اور میڈیا کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کریں ورنہ وہ 21 ویں صدی کے چینلجوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حرم کعبہ کے سائے تلے بیٹھ کر عزم کیا ہے کہ اسلامی بینکاری اور اسلامی ٹی وی چینل کیلئے ہر جنگ لڑیں گے۔ عرب اور یورپی ممالک سمیت پوری دنیا میں اسلامک فورم قائم کریں گے۔ جبکہ ٹی وی چینل بھی عربی اردو اور انگریزی سمیت کئی زبانوں میں نشریات پیش کرے گا۔

امراٹیل دانت چاڑھ ملک بھر کی اقوام متحدہ نے 7 سو بار مذمت کی: محقق رپورٹ

امریکہ نے 120 سے زائد مرتبہ ویٹو کا حق استعمال کر کے اسے عالمی پابندیوں سے بچایا
اس صیہونی ریاست میں ہر سال ساٹھ ہزار سے زائد لوگوں کو قتل کر دیا جاتا ہے، یہاں قتل عام کی قانونی درجہ حاصل ہے

پرہال میں سناٹا چھا گیا

خواہش تھی کہ دستخط جسٹس افتخار چوہدری کی موجودگی میں کرتی، روایت انہوں نے ہی ڈالی تھی

عبدالحمید ڈوگر ہمارے چیف جسٹس تھے، ہیں نہ ہوں گے، میڈیا سے گلزار بیگم کی گفتگو

فروری ۲۰۰۹ء (27) مصطفیٰ مبینہ

2009ء کو ”سدا سلامت پاکستان“ کے نام سے
منائیں گے

تحریک کا آغاز کنونشن سے ہوگا، پیر امین الحسنات شاہ

لاہور (بیورو چیف) پاکستان مسلم لیگ (ن) حلقہ
مشائخ دنگ 2009ء کو ”سدا سلامت پاکستان“ کے نام سے
منائے گی۔ ان خیالات کا اظہار علماء و مشائخ مرکزی صدر پیر امین
الحسنات شاہ نے گزشتہ دنوں جنس افتخار محمد چوہدری کے لاہور
میں استقبال کے موقع پر بتائی۔ انہوں نے کہا کہ سدا سلامت
پاکستان تحریک کا آغاز اسلام آباد سے فردری میں کنونشن سے کیا
جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز
شریف جلد ہی کنونشن کا اعلان پریس کانفرنس میں کریں گے
۔ انہوں نے بتایا کہ مسلم لیگ (ن) 9 مارچ کو لاگ مارچ میں
بھرپور شرکت کرے گی۔

جماعت اہلسنت حلقہ نقشبندیہ کے اجلاس میں
مولانا شفیق امیر منتخب ہو گئے۔

منظر آباد (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت حلقہ
نقشبندیہ کے سالانہ اجلاس میں مولانا محمد شفیق تبسم امیر، جبکہ مولانا
مقبول الرحمن، مولانا عبدالقیوم، مولانا خورشید احمد، قاری عبد
الرحمن نائب امیر منتخب ہو گئے۔ عبدالرحیم ضیا ناظم اعلیٰ، قاضی طاہر
الرحمن نائب ناظم اعلیٰ صاحبزادہ ظفر اقبال چیف آرگنائزر اور
حافظ افضل ڈپٹی آرگنائزر الطاف اعوان ناظم مالیات مولانا عبد
الغفور معاون ناظم مالیات، قاری واجد احمد چشتی کو سیکرٹری حلقہ
گراں منتخب ہو گئے۔



چیرمین انتظامی کمیٹی شریح فاؤنڈیشن، سعید انبی خان،
مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی نائب امیر محمد عابد نیانی کو
داتا گنج بخش کانفرنس کا دعوت نامہ پیش کرتے ہوئے۔

مصطفائی تحریک نے سال 2009 کو محبت پاکستان سال کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے، فاروق مصطفائی

ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت ہے کہ محبت پاکستان کے جذبے کو
عشق پاکستان کے جذبہ دروں میں سمو دیا جائے۔ اس کیلئے
مصطفائی تحریک نے اس سال کو محبت پاکستان سال کے طور پر
منانے کا پروگرام ترتیب دیا ہے۔ مصطفائی تحریک عوام خاص طور
پر طلبہ اور نوجوانوں کو تحریک پاکستان کے حقیقی پس منظر دو قومی
نظریہ اور اکابرین تحریک پاکستان کی شخصیت و اسباب سے
روشناس کرانے کے لئے تمام شہروں اور تعلیمی اداروں میں محبت
پاکستان، تعمیر پاکستان، سدا سلامت پاکستان، اور اکابرین پاکستان
کے عنوانات پر کنونشن، سیمینارز اور تقریری و تحریری مقابلے منعقد
کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جتنے بڑے بڑے فتنے جتنے بڑے
خطرے اس پاک وطن کو درپیش ہیں ان کا تقاضا ہے کہ اب ہر بیرو
جواں، مردوزن، امیر و غریب، قائد و کارکن، محبت پاکستان کی زبانی
دعویٰ کی بجائے عشق پاکستان کی عملی تصویر بن جائے عشق
پاکستان ہی ہماری بقاء ہے، عشق پاکستان ہی سے پاکستان کا استحکا
م ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصطفائی رضا کار اور مصطفائی برادری
کی تمام تنظیمیں ادارے، جماعتیں اس موقع پر علمی، سماجی اور ثقافتی
تقریبات کا اہتمام کریں گی۔ تاکہ نئی نسل میں تحریک پاکستان کا
جذبہ پیدا کرتے ہوئے ان کو وطن عزیز کو لاحق سنگین خطرات کا
مقابلہ کرنے کیلئے تیار کیا جاسکے۔ انہوں نے اس موقع پر ذرائع
ابلاغ پر زور دیا کہ وہ عشق پاکستان کی اس تحریک میں ہمارا ساتھ
دیں۔ ہم سب کا استحکام پاکستان کے استحکام میں مضمر ہے۔

راولپنڈی (مصطفائی نیوز) پاکستان کی موجودہ
نازک صورتحال میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی معرکہ
آرائیاں جاری ہیں عوام پس رہے ہیں لڑائی اس وجہ سے نہیں
ہوتی کہ حزب اختلاف چاہتی ہے کہ کرپشن، لوٹ کھسوٹ، دھوکہ
فریب اور ظلم و ستم کا نظام بدلا جائے بلکہ ان کی ساری کد کاوش
اس لئے ہوتی ہے کہ اقتدار والے نکل جائیں اور پھر ہم خود اپنے
ہاتھوں کرپشن کریں، دھاندلی کریں ظلم کریں زیادتی کریں، جتنے
دکھ اقتدار والوں نے ہمیں دیئے ہیں ان سے زیادہ ہم انہیں
دیں۔ جس قدر قومی دولت لوٹ کر حکومت والوں نے جو بنایا ہے
اس سے زیادہ ہم بنائیں۔ اس طرح ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ
جاری ہے۔ عوام بھی ہاپنے کا بچنے اپنے لیڈروں ہی کے پیچھے چلے
جارہ ہیں۔ سازشوں میں گھرا ہوا پاکستان، مسائل میں پھنسا ہو
پاکستان ہر ایک کو پکارتا ہے مگر کسی کے پاس سننے کی فرصت نہیں۔
اس بات کا اعلان مصطفائی تحریک پاکستان کے مرکزی امیر میاں
فاروق مصطفائی نے ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے بات چیت
کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے مزید کہ ستم ظریفی یہ ہے کہ ہم اپنے
کرتوتوں اور اپنے گناہوں کا بوجھ بھی پیارے پاکستان کے سر
تھوپ دیتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک تاریخی حقیقت
ہے کہ مدینہ منورہ کی اولین اسلامی ریاست کے بعد پاکستان واحد
ریاست ہے جو اسلام کی بنیاد پر حاصل کی گئی۔ اس حوالے سے
مملکت پاکستان کو مملکت مدینہ کی روحانی و معنوی اولاد کہا جاسکتا

اہلسنت کے تمام گروپوں کے نظام مصطفیٰ کے نفاذ کیلئے متحد ہونے کا اعلان

امام بننے کی ضرورت ہے، سرفراز نعیمی، صاحبزادہ فضل کریم، اور دیگر علماء کا سیمینار سے خطاب

پاکستان کے حاجی فضل کریم، جماعت اہلسنت کے ناظم اعلیٰ سید
ریاض حسین شاہ، بے یو آئی کے سیکرٹری جنرل قاری زوار بہادر
، تنظیم المدارس کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر سرفراز نعیمی، عالمی تنظیم اہلسنت
کے امیر پیر افضل قادری، نظام مصطفیٰ پارٹی کے سربراہ حاجی حنیف
طیب، بحیرہ شریف کے سجاد نفیس پیر امن الحسنات شاہ، پیر اعجاز
ہاشمی، مفتی محمد خان قادری، ڈاکٹر اشرف جلالی، نے اپنے خطاب
میں کہا کہ امت مسلمہ اور پاکستان قیادت کے بحران کا شکار ہے
نظام بدلنے کی ضرورت ہے۔

لاہور (بیورو چیف) اہل سنت کے تمام سیاسی
و مذہبی گروپوں کے رہنماؤں نے اسلام دشمن طاقتوں کی سازش
کی مزاحمت، نظام مصطفیٰ کے نفاذ اور حقوق اہلسنت کے تحفظ کیلئے
متحد ہونے اور مشترکہ جدوجہد کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ اعلان
اہلسنت آرگنائزیشن کمیٹی کے زیر اہتمام ہمدرد ہال میں منعقدہ
قومی سیمینار میں کیا گیا۔ عالم اسلام اور پاکستان کو درپیش مسائل
اور اہل سنت کی ذمہ داریوں کے موضوع پر منعقد ہونے والے
سیمینار کی صدارت جماعت اہلسنت کے مرکزی امیر صاحبزادہ
منظہر سعید کاظمی، نے کی جبکہ مقررین میں مرکزی جمعیت علماء

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر وکلاء لانگ مارچ موخر کر دیں، شاہ تراب الحق

جماعت اہل سنت کے تحت میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں درس قرآن اور کانفرنسیں ہونگی، پریس کانفرنس

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر وکلاء لانگ مارچ موخر کر دیں۔ یہ بات انہوں نے جماعت اہل سنت کراچی کے دفتر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ ربیع الاول شریف کی استقبالہ محافل کا بھرپور آغاز اتوار یکم فروری کو ”محفل درس قرآن“ سے ہوگا۔ اس موقع پر علامہ ابرار احمد رحمانی، قاضی نور الاسلام شمس، مولانا خلیل الرحمن چشتی، محمد احمد صدیقی، موجود تھے



علامہ شاہ تراب الحق اور دیگر مقررین عرس منہوم سمنانی کے سلسلے میں اجتماع سے خطاب کر رہے ہیں (فر)

صوفیاء کرام کی زندگی اللہ کی عبادت و بندگی سے عبارت ہے، سید شاہ تراب الحق قادری

حضرت اشرف جہانگیر نے سمنان کی بادشاہت چھوڑ کر تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیا، عرس سے خطاب

عرس کی محفل کو برائے راست پوری دنیا میں www.mustafai.com پر سماعت کیا گیا

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہل سنت کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا ہے کہ دین کی تعلیمات کو فراموش کر کے انسان رغبت دنیا اور خواہش مال میں پھنستا جا رہا ہے۔ ان کو دنیا کی رغبت نے آخرت سے غافل کر دیا ہے۔ صوفیاء کرام نے اللہ کی عبادت و بندگی میں زندگی گزاری، انہوں نے کہا کہ برصغیر کے عظیم بزرگ حضرت سید اشرف جہانگیر علیہ الرحمہ نے اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے سلطنت سمنان کی بادشاہت کو ترک کر کے ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ



درگاہ عالیہ اشرفیہ میں عرس کے موقع پر سجادہ نشین ڈاکٹر سید شاہ محمد اشرف جیلانی علامہ سید ارشد سعید کاظمی، سید محبوب اشرف، مولانا ناصر احمد رحمانی، مولانا قمر الدین بیانوی، شاہدین اشرفی، حنیف، حبیب، مفتی، مسلم، شمس، سید اشرف جیلانی اور دیگر مقررین سے خطاب کر رہے ہیں (فر)

صوفیاء کرام نے معاشرے میں امن کے فروغ کیلئے کام کیا، پیر فضیل قاسمی،

کراچی (مصطفائی نیوز) اتحاد المشائخ پاکستان کے صدر اور جماعت اہل سنت پاکستان کے مرکزی نائب امیر ڈاکٹر پیر فضیل عیاض قاسمی نے ڈرگ روڈ گلزار مدینہ مسجد میں عرس خواجگان موہڑہ شریف سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوفیائے کرام نے ہر دو میں اسلام کی سر بلندی کیلئے عملی طور پر انقلابی معاشرے میں امن، بھائی چارے، کوفروغ دیا۔ آج بھی پوری دنیا میں اسلام کی اشاعت کیلئے صوفیائے کرام مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دنیا کے ہر انسان کو محبت کا پیغام دیتا ہے۔ اور نفرتوں کو مٹاتا ہے۔ حضور ﷺ کی تعلیمات ہر دور کے انسانوں کیلئے ہیں۔ آپ ﷺ کی پاکیزہ زندگی ہر زمانے میں انسانیت کیلئے مینارۂ نور ہے۔ اس موقع پر خلیفہ قادری غلام مرتضیٰ زاہدی، خلیفہ پیر سید ظہور شاہ قاسمی، قاری محمد شرف قاسمی، اور علامہ مقصود علی شاہ نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں پیر موہڑہ شریف نے کراچی کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے وفود سے ملاقات کی۔

تحریک پاکستان میں خانوادہ اشرفیہ نے اہم

کردار ادا کیا۔ علامہ ارشد سعید کاظمی

کراچی (بانی سلسلہ اشرفیہ سید اشرف جہانگیر سمنانی کا عرس درگاہ اشرفیہ آبد فردوس کالونی میں ہوا جس کی پہلی نشست سے خطاب کرتے ہوئے ممتاز عالم دین اور جامعہ اسلامیہ انوار العلوم ملتان کے شیخ الحدیث علامہ سید ارشد سعید کاظمی نے کہا کہ حضرت مخدوم سمنانی کا بابر اولیاء اللہ میں سے تھے۔ انہوں نے پوری زندگی اسلام کی ترویج و اشاعت میں گزاری۔ انہوں نے کہا کہ خانوادہ اشرفیہ کے بزرگوں نے تحریک پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ جماعت اہل سنت کے نائب امیر علامہ ابرار رحمانی نے کہا کہ سلسلہ اشرفیہ کا یہ امتیاز ہے کہ کثرت سے علماء و مشائخ اس سے وابستہ ہیں۔ اور اس سلسلے کا فیض جاری ہے۔ مولانا شاہدین اشرفی نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں اس سلسلہ سے وابستہ ہوں۔ اور میں نے اس سلسلے کے مشائخ کی زیارت کی ہے۔ مفتی، مسلم، شمس، سید اشرف جیلانی نے کہا کہ حضرت مخدوم سمنانی کے ماننے والے اور ان کے سلسلہ اشرفیہ سے منسلک افراد پوری دنیا میں موجود ہیں۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ کے سجادہ نشین ڈاکٹر سید شاہ محمد اشرف جیلانی نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج حضرت مخدوم سمنانی کے وصال کو سات سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے لیکن ان کا فیضان اسی طرح جاری رہے گا۔

اس کی تمام تر باتوں کی وضاحت اور اس کی حقیقت کو اجاگر کرنا ہمارا مقصد ہے۔ ہمارے ہر شمارے میں اس کی وضاحت کی جائے گی۔
 اس کی تمام تر باتوں کی وضاحت اور اس کی حقیقت کو اجاگر کرنا ہمارا مقصد ہے۔ ہمارے ہر شمارے میں اس کی وضاحت کی جائے گی۔



Mustafai News

مصطفائی

فروری 2009



ایک شہید کی تصویر اور اس کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ وہ ایک شہید ہے۔
 ایک شہید کی تصویر اور اس کے ساتھ لکھا ہوا ہے کہ وہ ایک شہید ہے۔
ہم شہداء اے فلسطین کو
 سلام پیش کرتے ہیں۔ ان کی جدت و جہاد کو
 یاد رکھیں اور ان کے لئے جہاد میں شامل رہیں۔
مصطفائی
 کے لئے داران کو چاہیے کہ تمام سیاسی جماعتیں اور مذاہب
 و فریقوں سے علیحدہ ہو کر ایک نئی جدت و جہاد
 میں شامل ہو جائیں اور جہاد کو جاری رکھیں۔



اسلام و پیغمبر و انبیاء
 میں شدت کا رویہ آج کا ہے
 یہ ہے سچا کلمہ حق کا

حج 2008
 کیسا رہا

”میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر کبھی ایسا وقت آجائے کہ پاکستان کی حفاظت کیلئے لڑنا پڑے، تو کبھی بھی ہتھیار نہ ڈالیں۔ پہاڑوں، میدانوں اور سمندروں میں جنگ جاری رکھیں، جب تک کہ میرے جسم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے۔ پاکستان کی حفاظت کیلئے میں اکھٹا ہوں گا“

فرمان قائد



Mustafai News

ماہنامہ
مصطفائی
نیوز
کینیڈا

Reg # SO.1297

فروری 2009

انجمن طلباء اسلام کو چلانے والی کوئی روحانی قوت ہے ذمہ داران نہیں جانتے بلکہ نبی ﷺ کی بواہ راست نگاہ
عنایت سے انجمن کا قافلہ رواں دواں ہے۔

ہم شہدائے فلسطین کو

سلام پیش کرتے ہیں۔ ان کے جذبہ جہاد اور
استقامت کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں۔

مصطفائی تحریک

کے ذمہ داران کو چاہیے کہ تمام سیاسی، مذہبی اور سماجی
وابستگیوں سے علیحدہ ہو کر ایک نکاتی ایجنڈے یعنی
سابقین کو منظم کرنا شروع کر دیں۔



سید راشد علی گردیزی
مرکزی صدر انجمن طلباء اسلام، تحریک طلباء اسلامی پاکستان

اسلام، پشاور، کراچی
میں شدت کا زلزلہ آسکتا ہے
پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق میمن



حج 2008
کیسا رہا